شرائطِ چلّہ



سیّد علی حُسین شاہ

شرائطِ چلّہ

سیّد علی حسین شاہ

بلال بک کمپنی

37- ستارپارک، راجگڑھ لاہور-فون 7112181

نام کتاب	....	شرائط چلہ
مصنف	....	سید علی حسین شاہ
ناشر	....	بلال بک کمپنی لاہور
پرنٹرز	....	گنج شکر پرنٹرز' لاہور
سنِ اشاعت	....	2000ء
قیمت	....	50/= روپے

ملنے کا پتہ

علم و عرفان پبلشرز

7C-ماتھر سٹریٹ لوئر مال روڈ' لاہور فون 7352332

فہرست

پیش لفظ

یہ کتاب بھی اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک منفرد کتاب ہے۔ اور اس شعبہ سے تعلق رکھنے والے ہر مرد و عورت کیلئے ایک کوزے میں بند دریا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور عام افراد جو اس لائن میں صرف دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کیلئے اس کتاب میں ایسی نشانیاں درج کر دی ہیں۔ جو ایک عام آدمی کو بھی اتنا شعور دیں گی۔ اور ایسی باتوں سے روشناس کروائیں گی جو وہ پہلے نہیں جانتا ہوگا۔ اس کتاب میں درج چلے سے متعلق ہر اس چیز کا تفصیل وار ذکر کیا ہے۔ جو اس شعبے سے تعلق رکھنا چاہتا ہے لیکن اس کو کہیں بھی صحیح ہدایت نہیں مل رہی تو ایسی صورت میں کوئی بھی کتاب ہذا کا اچھی طرح مطالعہ کرے اور اس کے ایک ایک لفظ پر دھیان سے غور کرے اور پھر کسی بھی چلے کو کرنے کیلئے اپنی کمر باندھے وہ افراد اپنے اس مقصد میں بہت جلد کامیاب ہونگے جو اس کتاب کی ہر بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر کے اس پر عمل کریں گے۔ یہ کتاب بے شک اس راستے پر چلنے والوں کو کامیابی کے دروازے پر ضرور پہنچائے گی جو اپنے دل کو پاک کر کے بغیر اپنے کسی بھی استاد کے کتاب کی باتوں پر عمل کر کے اس کتاب کو اپنے استاد یا اپنے پیر کا درجہ دیں گے۔ اور یہ اسی صورت میں ہوگا جب کسی کو کوئی صحیح ہدایت نہ کرنے والا ہو یا ہدایت تو کرنے والا ہو اور اس کے پاس ہدایت نہ ہو تو ایسی صورت میں اللہ کا نام لیکر اچھی طرح کتاب کا مطالعہ کریں اور اس پر عمل کریں آپ اللہ کے فضل و کرم سے ضرور اس عمل کے عامل بنیں گے۔ جس کی آپ کو خواہش ہے اور آپ جلد از جلد اس میں کامیاب ہونگے۔ کیونکہ دنیاداری سے لیکر اس شعبے تک اور اس شعبے سے لیکر دنیا کے ہر شعبے تک اگر اصول اور صداقت نہ ہو تو پھر سب کچھ بیکار ہے۔ اور اگر اصولوں میں طاقت اور جان ہے۔ تو ہر بے جان شے جاندار ہے کتاب ہذا کا مطالعہ کرنے والے افراد کامیاب ہونے کیلئے ان دو باتوں پر ضرور غور کریں اگر یہ اصول بن گیا تو پھر کامیابی ان کے ہاتھ میں ہے۔ اور ہر عمل کے یہ عامل ہیں۔

سید علی حسین شاہ سجادہ نشین حضرت پیر السید محمد شاہ

غور طلب

اسی کتاب کے حوالے سے اس میں ان تمام رازوں سے واقفیت دلوائی جارہی ہے۔ جو آج اللہ کے حکم سے کسی کو بھی صحیح معلوم نہیں ہونگے۔ یاان کو بتانے میں اتنی باتیں اپنے پاس سے لگادی جائیں گی۔ جن کی حیثیت بچوں کی کہانی پڑھنے کے مترادف ہے۔ یاسرے سے ہی کسی کی سمجھ سے بالاتر ہونگی۔ اور ہر کسی کے نسخے کو آزمانے پر ہر کوئی فرد اس عمل کو ناکامیاب ہی پائے گا۔ اس کی ایک یہی سب سے بڑی وجہ ہے، کہ عمل تو بالکل ٹھیک ہوگا۔ لیکن اس کے کرنے کا طریقہ کسی کو صحیح معلوم نہیں ہوگا۔ اور اس عمل کو کرنے والے افراد ان عملیات کو ایک فرضی کہانی سمجھ کر پھر صحیح بتانے والے فرد کی بات پر بھی ہنسیں گے۔ اس لئے اگر کسی فرد کو اس کا صحیح طریقہ معلوم بھی ہوگا۔ تو وہ بغیر اپنی کسی غرض یا لالچ کے کسی دوسرے کو نہیں بتائے گا۔ لیکن اللہ کے حکم اور اس کی مدد سے میں اس بات پر زیادہ یقین رکھتا ہوں۔ اور اس حوالے سے اس بات کا ماننے والا ہوں۔ کہ جتنا علم و فہم کسی کو معلوم ہو۔ وہ اللہ و رسول ﷺ کو حاضر و ناظر جان کر سب کو اس کا صحیح اور ٹھیک طریقہ بتادے۔ کسی بھی بات کو کسی طور نہ چھپائے اور نہ ہی اس میں کسی بخل سے کام لے۔ کیونکہ جو شخص کسی خاص ریاضت کرنے کا ارادہ رکھے گا۔ وہ اسی طریقہ پر عمل کرے گا۔ جو طریقہ اس کو صحیح یا غلط بتایا جائے گا۔ تو وہ بیچارہ اپنی اس لگن میں عمل کرتا رہے گا۔ اور اگر طریقہ غلط ہوگا۔ تو سوائے وقت اور محنت کو بالکل بیکار کرنے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ میری نظر میں یہ اس فرد سے زندگی کی سب سے بڑی زیادتی ہی کہلائے گی۔ اس لئے عمل کرنے کے طریقے کو اگر صحیح بیان کیا جائے اور اس پر محنت بھی دل سے کی جائے تو کوئی ایسی وجہ نہیں کہ کوئی بھی کام یا مقصد پورا نہ ہو۔ اس لئے میری یہ کتاب تمام ان باتوں سے پاک ہے۔ جو ایک نقل یا من گھڑت کہانی کی حیثیت رکھتی ہے۔ بلکہ یہ میری وہ کتاب ہے۔ جس پر کوئی بھی عمل کر کے اللہ کے حکم سے کامیاب ہی ہوگا۔

(1) چلہ کیا ہے؟

چلہ ایک اعتکاف کا نام ہے۔ جس طرح رمضان میں آخری دس روزوں میں لوگ مساجد میں (دنیاداری) کے ہر فرض سے جان چھڑوا کر صرف اللہ کے فرائض کو ادا کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ اور حضور نبی کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کا عہد اور اقرار کرتے ہیں۔ مسجد میں سوتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اور اللہ کے گھر میں ان تمام اشیاء سے مکمل پرہیز کرتے ہیں۔ جو اللہ کے نزدیک بری ہیں اور گناہ کی طرف مائل کرتی ہیں۔ اسی طرح جب یہ اعتکاف سے اٹھتے ہیں۔ تو اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم نے جیسا وقت اس مسجد میں اللہ کی بندگی کر کے گذارا ہے۔ ہم گھر جاکر اور دنیاداری سے متعلق ہر اس بات کے پابند رہیں گے جو اللہ کے نزدیک گناہ ہے۔ مگر افسوس کہ اس پابندی پر پابند شاید ہی کوئی ہو۔ اور مسجد میں دس دن گذارنے کے عوض جو حاصل ہوتا ہے۔ اسے اندر چھوڑ کر واپس آتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ دنیاوی رنگ رنگینیوں میں غرق ہو جاتے ہیں۔ لیکن رمضان میں دس دن والے اعتکاف اور (40) سے (41) دن والے چلے کے اعتکاف میں ہر عمل سے متعلق بعض اوقات تھوڑا اور بعض اوقات بہت زیادہ فرق ہوتا ہے۔ اس لئے میں رمضان کے اعتکاف اور چلہ کرنے کو ایک ہی چیز نہیں سمجھتا مثلاً رمضان میں صرف اعتکاف میں بیٹھنے والوں نے صرف مسجد میں بیٹھنا ہے۔ اور پانچ وقت کی نمازوں کے ساتھ نوافل، چاشت، اشراق، کی نمازیں بھی ضرور پڑھنی ہوتی ہیں اور آرام بھی کرنا ہوتا ہے۔ اور ان فرائض کی ادائیگی کے بعد اگر کچھ وقت مل جائے تو اس میں قرآن کی تلاوت بھی کرنی ہوتی ہے۔ لیکن چلے میں مختلف، عزیمتیں، نقوش، اور تمام قسم کی آیات کی زکات کو ادا کرنے سے متعلق صرف (۴۰) دنوں میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کرنی ہوتی ہے۔ اس میں چاہے نماز کی صحیح ادائیگی ہو یا نہ ہو قرآن کی تلاوت کی جائے یا نہ کی جائے یہ ضروری نہیں سمجھا جاتا صرف کسی بھی طرح چالیس دنوں کے اندر اندر سوا لاکھ کی تعداد کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ جس کی خاطر چالیس دنوں کا چلہ کیا جاتا ہے۔ پھر اس میں

کھانے پینے کی خاص پرہیز کی جاتی ہے۔جو رمضان کے اعتکاف میں نہیں ہوتی کوئی بھی روزہ افطار اور سحری کے وقت کچھ بھی کھا کر سحری رکھ سکتا ہے اور کچھ بھی کھا کر افطاری کر سکتا ہے۔ مگر چلے کے اعتکاف میں باراں گھنٹوں تک صرف ایک جو کی روٹی کھانی پڑتی ہے۔وہ بھی اس صورت میں کہ اگر کسی نے آیات قرآنی،اسم الٰہی،یا ان دونوں کو ملا کر ایک عزیمت کی شکل میں چلہ کرنا ہو۔ورنہ مختلف قسم کی پرہیزیں ہر پڑھائی اور ہر عمل کی بنیاد پر کی جاتی ہیں۔کیونکہ چلے کی ایک قسم نہیں ہوتی یہ بہت ساری شکلوں میں موجود ہے۔اور آگے انسان جس طرح کی محنت کریگا اس کو اسی طرح کا پھل ملنا اس کا حق ہے۔لیکن میں اس معاملے کو اللہ پر چھوڑتا ہوں۔یعنی جو ہر وقت اللہ کی یاد میں مستغرق رہتا ہے۔اور وہی کام کرتا ہے۔جن کے کرنے کا اللہ نے فرمایا ہے۔اور ان کاموں سے منع رہتا ہے۔جن کاموں کے کرنے کا اللہ نے حکم نہیں دیا تو اس شخص کو اللہ کے انعامات کا ملنا اور خوشخبری ہونی چاہئے اور اس کا میٹھا پھل بھی اس کو اللہ کی طرف سے ملنا چاہئے لیکن چلے میں اگر کوئی اس بات کا قصد کرلیتا ہے کہ میں فلاں قسم کا چلہ کر رہا ہوں اور اس کا پھل مجھے مل کے ہی رہے گا۔ تو میرے نزدیک یہ ضروری نہیں ہے۔کیونکہ اس کو کسی بھی قسم کے چلے کرنے کا اللہ نے حکم نہیں دیا بلکہ یہ دنیا میں رہنے کیلئے اپنے آپ کو منوانے کیلئے اور صرف دنیاداری کمانے کیلئے ہی چلہ کرنے کا ارتکاب کر رہا ہے۔جو کہ بعض حالتوں میں اور بہت مشکل سے چند افراد ہی اس پر مکمل عبور پا سکتے ہیں۔پھر دوسرے افراد کو ان کی مشکلات سے نکالنے کا تمام روحانی نظام یہ افراد چلاتے ہیں۔جو اس نیت سے چلہ کاٹ کر اس میں کامیاب ہو جائیگا تو اس کا معیار روحانی نظام میں صرف ایک (عامل) کا گنا جائیگا۔کامل کا نہیں کیونکہ پیر عامل اور پیر کامل میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔اور اس کی تشریح کرنے کا میری اس کتاب کا موضوع نہیں مگر بہت افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے۔کہ میں نے ایسے بہت سے افراد دیکھے ہیں جن کو (عامل) اور (کامل) کے فرق کا سرے سے ہی پتہ نہیں اور اپنے پاس سے من گھڑت کہانیوں کی طرح جو اپنے آپ کو اچھا لگتا ہے۔اسی پر ضد کا نشانہ بنیں رہتے ہیں۔ان

افراد کی اصلاح کیلئے اس بات کو ضرور یاد رکھیں اور تجرباتی طور پر خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ جو تعویذ دھاگوں سے متعلق لوگوں کا کوئی بھی کام کرتے ہیں اور چلے کے ہر فن سے مکمل واقفیت رکھتے ہیں تو ان کے اندر اتنی طاقت ہوتی ہے کہ یہ دنیاداری سے متعلق ہر قسم کا کام کر سکتے ہیں۔کیونکہ یہ جو بھی چلہ کرتے ہیں۔اس کے اثر میں سو قسم کی مرادیں حاصل ہوتی ہیں۔مثلاً کسی رشتہ دار نے اپنے کسی رشتہ دار کو سفلی علم کے ذریعے ایسا علم کروادیا ہے۔جس کے ہاں اولاد نہیں ہو رہی،کوئی بھی دوا اثر نہیں کر رہی،گھریلو اور کاروباری نظام بری طرح متاثر ہو رہا ہے،وغیرہ وغیرہ تو صاحب چلہ اس علم کو ختم کرنے کی پوری طاقت رکھتے ہیں۔اور ان کو ان کی تمام مشکلات سے چھڑوا سکتے ہیں۔کیونکہ چلہ کرنے کے عوض میں ان کو جو طاقت عطا ہوتی ہے وہ صرف دنیاداری کے تمام نظام کو چلانے والی ہوتی ہے۔اور اس کے برعکس اگر کوئی پیر کامل ہو یا پیر کامل بننے کا چلہ کر رہا ہو تو اس پر اللہ کی خاص عنایت ہوتی اور یہ دنیاداری سے لیکر روحانی تمام نظام کے بادشاہ ہوتے ہیں اور کوئی بھی عامل ان کی ایک نظر کی توجہ برداشت نہیں کر سکتا اور اگر عامل ان پر ایک ہزار نظریں کرے تو سب خطا اور بیکار ہے۔حقیقت میں درجہ اولیائی کی عطا اللہ کی طرف سے بچپن میں ہی ہوتی ہے۔اور ویسے اچھے اچھے کام کر کے اگر کوئی اس مقام پر فائض ہو جائے تو یہ سب اللہ کے معاملے ہیں کیونکہ بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے۔پھر اگر کسی کے ہاں اولاد نہ ہو رہی ہو تو عامل کوئی تعویذ وغیرہ دیں گے یا کوئی عمل بتائیں گے تو اپنے اس مقصد میں عمل کر کے کامیاب ہونا اپنی اپنی قسمت ہے۔مگر اولیاء اللہ کی زبان سے اگر یہ لفظ نکل جائے کہ اللہ اولاد ضرور دیگا تو قسمت کے رحم و کرم کی بجائے اس کے ہاں اولاد ہو کر رہے گی جن کے ہاں اولاد نہیں بہر حال اس بات کو ضرور یاد رکھیئے کہ

پیر عامل اور پیر کامل میں زمین اور آسمان جتنا فرق ہوتا ہے۔

(2) قرآنی آیات والے چلے میں ڈر جانا

چلے میں ڈرنے والے افراد کی کثرت بھی ہمارے ہاں پائی جاتی ہے۔اس کی پہلی وجہ کہ

یہ صرف کتاب کے اندر سے کوئی عمل ڈھونڈ کر اس کو جب کرتے ہیں۔ تو ان کو اس میں کامیابی نہیں ہوتی اور یہ پھر کتاب کی ہدایت کے مطابق اس کو مسلسل کرتے رہتے ہیں۔ اور ایک دن پتہ چلتا ہے کہ یہ دیواروں سے باتیں کر رہے ہیں۔ یا اپنے آپ سے مصروف گفتگو ہیں۔ یا گھر کے دوسرے افراد کو گندی گالیوں سے مخاطب کر رہے ہیں اب ایک بات تو واضح طور پر سامنے آرہی ہے کہ جب یہ مسلسل محنت کے بغیر اس عمل کو کر رہے تھے۔ تو ان کو ناکامیابی نصیب ہو رہی تھی اور جب انہوں نے مسلسل محنت کی تو یہ دیوانے اور پاگل بن گئے تو جوابا طور پر عمل میں تو طاقت تھی مگر یہی طاقت ان پر وبال کی شکل میں آئی اور ان کو پیروں کے انگوٹھے سے لیکر سر کے بالوں تک اپنی لپیٹ میں ایسا لیا ہے۔ کہ ان کو کوئی اس مصیبت اور وبال سے چھڑوا نہیں سکتا اسکی کئی وجوہات ہیں ۔(پہلی) مرشد کامل کا نہ ہونا۔(دوسری) غسل کی شرائط کا پتہ نہ ہونا۔(تیسری) عمل کو آزمانے کے طور پر کرنا۔(چوتھی) حلال کمائی کا حاصل نہ ہونا۔(پانچویں) مخفی اسرار سے مکمل واقفیت نہ ہونا۔(چھٹی) عمل کرنے کیلئے جگہ کا صحیح انتخاب نہ کرنا(ساتویں) چلہ کرنے سے پہلے اپنے مخالفین دوستوں اور عزیزواقارب کو چلے کی طاقت سے نقصان پہنچانا اور ان کو نشانہ بنانا(آٹھویں) والدین کا نافرمان ہونا۔(نویں) شریعت سے مکمل واقفیت نہ ہونا(دسویں) کسی بزرگانہ سلسلے سے تعلق نہ ہونا (گیارہویں) اپنی جھوٹی انا کو قائم کرنے کیلئے چلہ کرنا(بارہویں) چلہ کرنے سے پہلے اپنے تمام دوستوں اور عزیزواقارب کو پہلے سے آگاہ کرنا۔ اور(تیرہویں) استاد سے باقائدہ اس فن کو نہ سیکھنا یعنی چلے میں ڈر جانے کی کل (۱۳) وجوہات ہو سکتی ہیں اور اس کے علاوہ اور بھی کیونکہ یہ مذاق نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ کوئی بچوں کا کھیل ہے۔ ظاہری بات ہے کہ اگر کوئی کسی عملیاتی کتاب سے قرآنی آیات سے اپنے آپ کو پابند کر کے کسی سے پوچھے بغیر خود ہی کریگا تو ان (۱۳) وجوہات میں سے اس کا تعلق اگر نہیں ہوگا تو ضرور کامیابی ان کو ہوگی ورنہ یہ ڈریں گے بھی اور ساری زندگی کیلئے دوسروں کیلئے وبال بھی بن کر رہیں گے۔ اور ان کا علاج سوائے پیر کامل کے دنیا کا کوئی بھی عامل نہیں کر سکے گا۔ اب

اگر کسی فرد نے قرآنی آیات کا چلہ کرنا ہو تو باجازت اس کے کرنے کی ترکیب اور اسکا مکمل ہونے کا ثبوت آپ آئیندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

(3) چلے میں اگر پرہیز نہ کی جائے۔

اگر کوئی صاحب چلہ کسی قسم کی بدپرہیزی کر بیٹھیں تو بھی ان کیلئے باعث خطرہ ہوگا۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ ان کی باعث ڈر یا کسی اور طور پر ہلاکت ہو جائے کیونکہ ابھی تک جن باتوں پر سب سے زیادہ زور دیا جارہا ہے۔ وہ ہے یکسوئی اور (۴۰) دنوں کیلئے اس پروگرام کو بنانا جس کو شروع کر کے مکمل پابندی کے ساتھ پورا کرنا ہے نہ کہ دس دنوں تک اس پر عمل کر کے باقی کے دنوں میں اپنی من مانی شروع کر دی جائے اگر ایسا کیا جائے تو نتیجہ یا تو نکلے گا ہی نہیں اور اگر کوئی نتیجہ نکلے گا بھی تو ایسی شکل میں ان کے سامنے آئیگا۔ کہ ساری زندگی پھر ان کا سامنا ہوتا رہے گا۔ اور یہ زندگی کے ہر کامیابی والے میدان میں بھی ہارتے رہیں گے۔ مثلاً میں ایسے اکثر افراد کی داد فریاد سن چکا ہوں جو کہ ایک دور میں کاروباری مقام پر ایسے فائز تھے۔ کہ ان کا کاروبار بھی خوب چلتا تھا۔ اور یہ گھریلو زندگی میں بھی کامیاب تھے۔ مگر ان کو چلہ کرنے جنات کی مخلوق کو دیکھنے، اپنا ہمزاد قابو کرنے، دوسروں کو جادو سے بچانے، اور اپنے آپ کو پیر منوانے کا صرف شوق تھا۔ اس شوق کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کیلئے انہوں نے جب چلہ کیا تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کا اچھا بھلا چلتا ہوا کاروبار مندے کا شکار ہو گیا اور گھریلو زندگی میں ان کے اہل و عیال ایسی سختی میں آئے کہ ان کو ان مصیبتوں سے نکالنے کیلئے اب تک ان کے روحانی علاج کئے جارہے ہیں۔ لیکن افراد کا شوق بھی پورا نہیں ہو سکا اور انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی کو خود ہی جہنم بھی بناڈالا اس کی بھی دو وجوہات ہیں پہلی کہ ان کو کسی نے کوئی حرف بتایا تھا یا انہوں نے کسی کتاب سے دیکھ کر اس عمل کا انتخاب کیا تھا۔ اور ان دونوں صورتوں میں ان کو کامیابی حاصل نہیں ہو سکی کیونکہ کہ ان کے کرنے میں کوتاہی تھی۔

(4) چلہ کرنے میں آخو ایسا کیوں ہوا۔

اصل میں جب ایسے افراد اچھے بھلے اپنی زندگی خوشگوار گذار رہے ہوتے ہیں۔اور اس دوران چلے کے کرنے کا قصد ان کا اپنے حق میں بھلائی کی خاطر ہوتا ہے۔ تو یہ جس آیت قرآنی سورۃ شریف یا کسی اسم الٰہی کو چالیس دنوں میں سوالاکھ کی تعداد تک پورا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ تو اس کا تعلق صرف اور صرف عبادت پر ہی ہوتا ہے۔اور شیطان خاص طور پر ان افراد کے پاس آپہنچتا ہے۔جو ایسا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔اور ان کی ریاضت کے دوران ان کی کمزوریوں والی ٹوہ میں لگا رہتا ہے۔چونکہ تعداد نے چالیس دنوں میں پورا ہونا ہوتا ہے۔اسلئے اگر صاحب چلہ پانچ دنوں تک اپنے آپ پر قابو پا کر اپنے ورد میں شروع رہتے ہیں۔ تو شیطان بھی اسی دن سے لیکر آئیندہ دنوں تک ان کی ہر چھوٹی کمزوری کو اتنا بڑا کر کے پیش کرتا ہے کہ صاحب چلہ کا اس کے مکر و فریب کا بھر پور شکار ہو کر ایسا مغلوب ہوتا ہے۔کہ پھر اس پر شیطان کی مرضی چلتی ہے۔اور جس نیت کی خاطر چلہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کلام کے روحانی نورانی موکل اس شخص کو سزا دیتے ہیں۔اور سزا کسی بھی صورت میں ہو سکتی ہے۔اور پھر یہ دعا کرنے اور اس کو کامیابی کے دروازے تک پہنچانے کی بجائے اس کے حق میں بد دعا کر کے رخصت ہو جاتے ہیں۔اور اپنے جانے کی ایسی نشانی صاحب چلہ پر عیاں کرتے ہیں۔کہ پھر ساری زندگی صاحب چلہ ڈرتے ڈرتے یا مرتے مرتے گذار دیتا ہے۔کیونکہ شیطان نہیں چاہتا کہ نسل آدم میں کوئی بھی شخص اللہ کے نزدیک ہو اور اس کی مخلوق کے روحانی طور پر کام آسکے لیکن اس کے ساتھ اللہ نے بھی ہمیں اس کے شر سے بچنے کی ھدایات فرمائی ہیں اور اللہ کا کہنا ماننا ہم سب پر سب سے پہلے فرض ہے۔جب روحانی فرشتے صاحب چلہ کے حق میں بد دعا کر کے چلے جاتے ہیں۔ تو یہ دن بدن مصیبتوں کا شکار بنتے چلے جاتے ہیں۔کیونکہ یہ اپنے نفس کو زیر کرنے والے اوصاف سے واقف نہیں ہوتے اور اپنے اسی نفس کے ہاتھوں ذلیل ہوتے ہوئے بجائے اپنے آپ کو شر شیطان سے بچانے کے اپنے آپ کو خود اس کے حوالے کر دیتے ہیں۔اور پھر شیطان ان

سے ایسا کھیلتا ہے۔کہ ساری زندگی یہ کھیل جاری رہتا ہے۔اس لئے ہدایت کے طور پر جو افراد کاروبار کر رہے ہوں یا اپنی گھریلو زندگی میں بہت اچھی طرح سے کام کر رہے ہوں ان کو چاہئے کہ محض اپنے آپ کو اوپر بیان کی وجوہات کی بنا پر ایسے کام کا ارتکاب نہ کریں بلکہ خاص الخاص ان کاموں کو اپنی زندگی میں زیادہ ترجیح دیں۔جو اللہ اور اس کے رسول کے فرمان ہیں کہ اگر یہ اپنی مصروف زندگی میں سے اللہ کو یاد کریں۔اور جھوٹ بھی نہ بولیں اور اپنے کاروبار میں کمائی کو ناجائز نہ کریں تو بھی اللہ تعالیٰ ایسے افراد سے خوش ہوتا ہے۔اور زیادہ سے زیادہ رحمت برساتا ہے۔

(5) چلے میں کھانے اور پینے کی پرہیز کیوں ؟

چلے میں کھانے پینے کی پرہیز اس لئے کی جاتی ہے۔کہ زبان سے نکلنے والے حروف روحانیت میں پوری طاقت سے ادا ہوتے ہیں۔اور منہ سے نور کی روشنی کی طرح خارج ہوتے ہیں۔اور یہی چلے میں کامیاب ہونے کیلئے یہی امور زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔اور کامل پرہیز کرنے کی صورت میں جلد از جلد کامیابی دلواتے ہیں۔اور ایسی کوئی بھی چیز نہیں کھاتے جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہو۔مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔کہ کوئی بھی بدبودار شے کو کھا کر مسجد میں نہ آئے اس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔اس حدیث سے میری مراد پیاز اور لہسن ہے۔اب آپ ﷺ نے ان اشیاء کو استعمال کر کے مسجد میں آنے سے منع کیا ہے۔ تو کسی بھی امور پر کئے جانے والے روحانی چلے کا بھی اللہ اور رسول سے گہرا رشتہ ہے۔اس لئے ایسی چیزوں سے پرہیز لازمی ہے۔بلکہ ایسی سخت خوراک کھاتے ہیں۔جس کے استعمال سے نیند کا غلبہ کم ہو اور محنت زیادہ ہو سکے اس لئے کہ گندم کھانے سے جسم میں زیادہ خماری پیدا ہوتی ہے۔اس لئے گندم کو چلے میں کم استعمال کرتے ہیں۔کیونکہ اس سے معدہ میں بھی بدبو پیدا ہوتی ہے۔چونکہ چلے میں مخصوص پرہیز کرنے کے ساتھ ساتھ ان تمام امورات کو روکنے کیلئے جن کا مقصد خلل پذیری سے ہو نہیں کیا جاتا اس لئے (جو کا آٹا) استعمال کیا ہے۔اس کے خواص یہ ہیں کہ چلے میں یا عام زندگی میں جو کا آٹا استعمال کرنے

سے جسم میں خماری نہیں پیدا ہوتی اور دماغ بھی چست رہتا ہے۔اس لئے چلے میں جو کے آٹے کی روٹی کھانے کی اجازت ہے۔عام گندم کو کھانے سے سختی سے ممانعت ہے۔اور سالن کے ساتھ اس روٹی کو استعمال کرنے کیلئے صرف (ابلے ہوئے کدو) کو استعمال کرنا ہوگا۔روٹی اور سالن خود اپنے ہاتھ سے پکانا ہوگا۔سحری بھی اسی خوراک کی کی جائے گی اور افطاری بھی اور پینے کا پانی دریا یا نہر سے صاف جگہ کا لا کر اس کو استعمال کیا جائیگا اور اس پر عمل کرنے سے کم از کم (۱۵) دنوں کے بعد سے انسان اپنے جسم میں ایسی کمزوری محسوس کرتا ہے۔کہ زبان کسی بھی چیز کے پڑھنے کا ساتھ نہیں دیتی اور جو کچھ بھی پڑھنا ہوتا ہے۔اس کو پڑھنے سے زبان لڑکھڑاتی ہے۔اور ان الفاظ کو صحیح بیان نہیں کرتی جن کو پڑھا جاتا ہے۔دوسرے افراد کے نزدیک یہ باتیں بہت مشکل ہیں لیکن چلے میں کامیاب ہونے کیلئے یہی وہ امور ہیں جس سے نفس سو فیصد زیر رہتا ہے۔اور کسی بھی بات کی خواہش پیدا نہیں ہوتی اور آخر اس پر عمل کر کے کامیاب ہونا ہی ہوتا ہے۔اس پرہیز سے نفس زیادہ مغلوب ہوتا ہے۔اور انسان اپنی منزل پر جلد از جلد پہنچتا ہے۔

(6) استخارے میں اشارے

اگر کوئی بھی فرد کسی اسم الٰہی، آیات قرآنی، یا کسی سورۃ شریف کا چلہ کرنا چاہے تو سب سے پہلے حدیث شریف کے مطابق اس عمل یا چلے کو کرنے سے پہلے استخارہ کرے یہ ان افراد کیلئے نہایت ضروری ہے۔جو چلے کو کسی بھی طور پر کرنا چاہتے ہیں۔اس کے بے شمار فوائد ہیں۔مثلاً ان کو اشارے میں پہلے ہی اس عمل کے کرنے یا نہ کرنے کا بتایا جائیگا۔اور پھر یہ اس کے مطابق اپنے استاد یا اپنے پیر کی غیر موجودگی میں خود استخارہ کر کے اشارے کے مطابق عمل یا چلہ کریں۔اللہ کے فضل و کرم سے ضرور کامیاب ہونگے۔کیونکہ استخارے میں تمام قسم کے اشارے صرف اللہ کی ذات سے منسوب ہیں۔اس میں ہر فرد کو پہلے سے ہی اللہ تعالیٰ مطلع کرتے ہیں۔جس کے کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں۔اور وہ ضرور کامیاب ہوگا۔جو یہ عمل کریگا۔

(1) خادثہ ۔ اگر صاحب استخارہ یا چلہ کرنے والا اپنے خواب میں کسی بھی قسم کا حادثہ دیکھے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ چلے کو شروع کر کے درمیان میں چھوڑنے کا یہ ارادہ رکھتے ہیں۔اور اس طرح کرنے سے ان کو سزا ضرور ملے گی۔اور اگر یہ اس نصیحت اور اشارے کو سمجھ کر اپنی اس خامی کو درست کرلیں تو پھر کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ ضرور کامیاب ہونگے۔آگے اس پر عمل کرنا صاحب چلہ کے اختیار میں ہے۔

(2) جانور ۔ اگر صاحب استخارہ ببر شیر کے علاوہ کسی اور دوسرے جانور کو دیکھے تو اس کا مطلب ہے۔کہ یہ چلے سے پہلے اور بعد میں بھی اپنی جنسی قوت کو استعمال کرنے کے متعلق سوچتے ہیں۔اس لئے اپنی صحیح طرح سے اصلاح کریں۔اور اگر صرف ببر شیر کو دیکھیں تو یہ ہر طرح سے سو فیصدی کامیابی کا نشان ہے۔یعنی یہ تمام شرائط کو اپنے اوپر لاگو کر کے چلہ کر سکتے ہیں۔

(3) پرندے ۔اگر صاحب استخارہ اپنے اشارے میں عقاب کو چھوڑ کر کسی اور پرندوں کو دیکھیں تو یہ تصورات کی دنیا میں زیادہ رہنے والے ہوتے ہیں۔اور ان کا چلہ کرنے کا مقصد سب سے پہلے اپنی امیدیں اور مرادیں پوری ہونے کا ہے۔اور ان پر خواہشات کا غلبہ بہت زیادہ ہے۔اس لئے یہ چلے کے بعد بھی اپنی ان حرکات سے منع نہیں ہونگے۔اس لئے یہ چلہ کرنے سے پہلے اپنی ٹھیک طرح سے اصلاح کریں۔اور پھر قرآنی آیات میں سے ایک آیت کا چلہ کرنے کا پروگرام بنائیں۔

(4) پیدائش ۔ اگر صاحب استخارہ اشارے میں اپنی پیدائش کے علاوہ کسی اور کی پیدائش ہوتے دیکھیں۔تو یہ چلہ کرنے کے علاوہ اپنی نجی زندگی میں بھی ہر کام میں غلطی کرتے ہیں۔اور ان سے غلطی کرنے کی عادت کبھی ختم نہیں ہوگی۔اور نہ ہی یہ کسی ایک کام کی طرف زیادہ دیر تک توجہ دے سکتے ہیں۔بس عارضی طور پر ایک لہر ان کے جسم میں کرنٹ کی طرح دوڑتی ہے۔اور بہت جلد ختم ہو جاتی ہے۔اس لئے یہ بھی اپنی اصلاح درست کریں اور اگر یہ اپنی پیدائش ہوتی دیکھیں تو سو فیصدی کامیاب چلہ ہوگا۔اور ایسا کرنا ان کے بس میں ہوگا۔

(5) ترازو ۔ اگر صاحب استخارہ اشارے میں ترازو دیکھیں تو یہ کسی لڑکی سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔اور ان کے چلہ کرنے کا مقصد بھی صرف اس کو حاصل کرنے کا ہے۔اور اپنی محبت کے درمیان ہر حائل رکاوٹ اور دوری کا دور کرنا ہے۔یہ اس لڑکی سے جنسی عمل کرنا چاہتے ہیں۔اور اس چلے کے ذریعے اسے اپنے قابو میں کرنا چاہتے ہیں۔اس لئے کوئی بھی چلہ کرنا ان کے بس میں نہیں ہے۔یہ صحیح معنوں میں اپنی اصلاح کریں۔اور پھر استخارہ کریں پھر جو جواب بھی موصول ہو گا۔اس کے مطابق عمل کریں۔

(6) پل ۔اگر صاحب استخارہ کو پل کا اشارہ ہو تو اگر پل دو حصوں میں بٹا دیکھیں تو یہ چلہ ان کو کچھ فائدہ نہیں دیگا۔اور نہ ہی یہ پایہ تکمیل تک پہنچ سکیں گے۔اور اگر پل ان کو مکمل نظر آئے اور اس پر سے یہ آسانی سے گزر جائیں۔تو یہ چلہ کر بھی سکتے ہیں اور ایسا کرنا ان کے بس میں بھی ہے۔

(7) مسجد۔ اگر صاحب استخارہ اشارے میں مسجد دیکھیں اور مسجد میں اپنے آپ کو عبادت کرتے ہوئے دیکھیں۔تو یہ اس چلے کو مسجد میں کریں اور یہ ضرور کامیاب ہونگے۔

(8) پیچھا کرنا۔ اگر ان کو اشارہ کسی مرد صالح ہونے کا ہو تو یہ اس چلے کو شروع کرنے سے پہلے صاحب عمل سے اس کی اجازت ضرور لیں اور پھر چلہ کو کرنے کا ارادہ کریں کیونکہ اشارے میں ان کو اجازت کی تنبیہ کی جارہی ہے۔اور اگر یہ اشارے میں کسی عورت کا پیچھا کریں تو یہ ان کے حق میں ٹھیک نہیں ہے۔اور یہ چلہ صرف دنیاداری کی غرض اور لالچ کو پورا کرنے کیلئے کر رہے ہیں۔اور چلہ کرنے کے بعد بھی یہ اپنی انہی عادات پر ڈٹیں رہیں گے۔اس لئے سوچ سمجھ کر چلے کو کرنے کا ارادہ کریں۔

(9) ناچ ۔اگر استخارے میں ان کو کسی ناچ گانے کی محفل کا اشارہ ہو تو یہ جنسی اختلاط میں مبتلا ہیں۔اور چلے کے بعد بھی جنسی اختلاط میں ہی مبتلا رہیں گے۔اس لئے یہ اپنی اچھی طرح سے اصلاح

کریں۔اور پھر چلے کو کرنے کا ارادہ کریں۔تو کامیاب ہونگے۔کیونکہ ناچ اور رنگ رنگینیوں کی محفلیں دیکھنا اسی بات پر دلالت کرتا ہے۔کہ یہ صرف دنیاداری کے حصول کیلئے چلہ کرنا چاہتے ہیں۔

(10) گرنا ۔اگر صاحب استخارہ اشارے میں اپنے آپ کو کسی اونچائی سے گرتا ہوئے دیکھے۔تو اس کی کئی تشریحات ہیں۔لیکن اس موضوع کے حوالے سے یہ کسی عورت کے زلفوں کے اسیر بن چکے ہیں۔اور یہ اس عورت سے اپنی جنسی خواہشات کو پورا کرنے چاہتے ہیں۔اور ان کا اس چلے کو کرنے کا خاص مقصد بھی یہی ہے۔اگر یہ اپنے اس ارادے کو ترک کر دیں۔اور اپنی اچھی طرح سے اصلاح کریں۔تو یہ ضرور کامیاب ہونگے۔اس کا ایک نظریہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔کہ اگر یہ اپنے چلے کو کامیابی کے ساتھ پورا کر لیتے ہیں۔تو یہ زیادہ عورتوں ہی کی طرف زیادہ رجحان رکھیں گے۔اس لئے یہ چلے سے پہلے اور بعد میں اپنی اصلاح کرتے رہیں۔تو کامیابی ان کے ساتھ رہے گی

(11) پرواز۔اگر صاحب استخارہ کو اس بات کا اشارہ ہو۔کہ یہ ہواؤں میں اڑ رہیں ہیں۔تو ان میں آگے بڑھنے کی لگن اور خواہش دونوں بہت زیادہ ہیں۔یہ اب پہلے سے زیادہ محنت کریں۔ان کی منزل ان کے بہت قریب آچکی ہے۔اور اپنے استاد و پیر مرشد کی باتوں پر عمل کریں۔اور اگر یہ پرواز کرتے ہوئے گر جائیں۔تو ان کو دوران چلہ کوئی بیماری ہو جائیگی۔اور یہ مشکل سے کامیاب ہونگے۔

(12) آگ ۔اگر صاحب استخارہ بھڑکتی اور دہکتی ہوئی آگ دیکھیں۔تو ان پر خواہش نفسانی کا غلبہ بہت زیادہ رہے گا۔اور سلسلہ چلے کے شروع سے لے کر آخر تک جاری رہے گا۔اور اگر یہ آگ کو اپنے منہ میں ڈال کر کھائیں۔تو یہ ان کیلئے بہت فائدہ مند ہے۔اور یہ اس چلے کو ضرور کریں۔

(13) موٹاپا ۔اگر یہ اشارے میں اپنے آپ کو بہت موٹا دیکھیں۔تو حقیقت میں بھی یہ موٹے ہی ہوئے۔تو یہ ان کیلئے فائدہ مند نہیں ہے۔اور اگر یہ حقیقت میں کمزور ہیں۔تو اپنے آپ کو موٹا دیکھیں تو ان کیلئے یہ فائدہ مند ہے۔اور اگر یہ کسی خاتون کو یا اپنی شریک حیات کو موٹاپے کی حالت

میں دیکھیں۔ تو ان کی شریک حیات حاملہ حالت میں ہے۔اور عنقریب ان کے ہاں ولادت ہوگی۔اس لئے فی الحال یہ کسی بھی قسم کے چلے کو کرنے کا ارادہ نہ کریں۔اور کچھ عرصہ کیلئے ایسی تمام باتوں سے پرہیز کریں۔جو چلے سے متعلق ہیں۔اللہ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کریں۔

(14) کھیل ۔اگر ان کو استخارے میں کھیل کھیلتے ہوئے دیکھنے کا اشارہ ہو۔تو فی الحال یہ اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔یہ اس صورت میں ہوگا۔جب کہ انہوں نے کھیل ادھورا کھیلا ہے۔اور اگر یہ اپنے کسی بھی کھیل کو کامیابی کے ساتھ مکمل کر لیتے ہیں۔تو یہ کسی بھی چلے میں ضرور کامیاب ہونگے۔اور اگر کھیل کھیلتے ہوئے یہ زخمی ہو جائیں۔تو ان کا چلہ ہر گز کامیاب نہیں ہوگا۔اور یہ کامیاب ہونے کی بجائے الٹا نقصان سے دوچار ہونگے۔اس لئے اپنا اچھی طرح سے اصلاح کریں۔

(15) دروازہ ۔اگر یہ استخارے میں خوبصورت دروازے کو دیکھیں۔اور پھر یہ اس میں سے گزر کر اندر کی طرف داخل ہو جائیں۔تو یہ چلہ ان کے حق میں کامیاب ثابت ہوگا۔اور اگر یہ دروازے میں سے گزر نہ سکیں تو یہ ان کے حق میں ٹھیک ثابت نہیں ہوگا۔اور یہ سب ان چیزوں کے حصول کی علامت ہے۔جن کا تعلق سراسر دنیاوی کاموں سے ہے۔اور ان کی دن بدن حد سے زیادہ اس سلسلے میں کوشش جاری ہے۔یہ اپنی ان عادات کو ترک کرنے کیلئے۔اپنی اصلاح کر کے پھر استخارہ کریں

(16) بھوت ۔اگر یہ استخارے میں کسی بد صورت اور بھیانک بھوت کو اپنے آپ سے مقابلہ کرتے ہوئے دیکھیں۔تو یہ صاف صاف سمجھ جائیں۔کہ یہ بھوت کے روپ میں ان کے اندر کا انسان ان کو بالکل ظاہری حالت میں نظر آیا ہے۔اب آگے یہ خود سمجھداری سے کام لیں۔کہ ان کا روپ اتنا بھیانک ہے۔تو ظاہری روپ میں یہ کیا نیت رکھتے ہوں گے۔

(17) ناری مخلوق ۔اگر کوئی استخارے میں یہ دیکھے کہ ناری مخلوق ان کا نقصان کر رہی ہے۔تو یہ افراد جنات،اور بھوت، پریت، وغیرہ کو قابو میں کرنے والے چلے سے پرہیز کریں۔اور اگر یہ ناری مخلوق کو اپنا ساتھ دیتے ہوئے دیکھیں۔تو پھر یہ اس مخلوق کو اپنے تابع و فرمانبردار کر سکتے ہیں۔لیکن

اس مخلوق کا نقصان کرنا سراسر اپنے دینی و دنیاوی نظام کو تباہ و برباد کر دینے کی علامت ہے۔

(18) بیماری ۔اگر استخارے میں اپنے آپ کو بہت زیادہ بیماری میں مبتلا دیکھیں۔تو یہ مجرمانہ عادتوں کو اپنانے والے اور دوسروں میں شر پھیلانے کا عزم رکھتے ہیں۔اور ان کا چلہ کرنے کا مقصد بھی اللہ کے نیک بندوں کے راستے میں کانٹے بکھیرنے سے ہے۔اور یہ اس چلے کی بدولت اپنے نفس کی خواہشات کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔یہ اچھی طرح سے اپنی اصلاح اپنے نفس کو اپنے قابو میں رکھنے کی کوشش کریں۔اور پھر دوبارہ سے استخارہ کریں۔اور دیکھیں اب کیا اشارہ ملتا ہے۔

(19) چابی ۔اگر یہ استخارے مین چابی دیکھیں۔تو اس کا مطلب ہے۔کہ جو چابی ان کے پاس ہے۔اس سے ہر تالہ کھلتا ہی جارہا ہے۔تو یہ ان کے حق میں بہت بہتر ہے۔اور اگر ان کے ہاتھ میں ایسی چابی ہے۔جس سے کوئی بھی تالہ نہیں کھلتا اور یہ ہر حساب سے بیکار چابی ہے۔تو ان کا چلہ کرنا ان کو کچھ فائدہ نہیں دے گا۔اس لئے یہ کسی اور چلے کو کرنے کا ارادہ کریں۔اور پھر استخارہ کر کے دیکھیں۔کہ اب ان کے حق میں چلہ کرنا کیسا رہے گا۔

(20) سیڑھی۔اگر یہ اشارے میں ایسی سیڑھی پر چڑھ رہے ہوں۔جس کی لمبائی آسمان کو چھوتی ہے۔اور یہ اس سیڑھی کے ذریعے چڑھتے چڑھتے آسمان سے پار نکل گئے ہیں۔تو یہ ان کے حق میں بہت اچھا ہے۔اور اگر یہ سیڑھی پر چڑھ رہے ہوں۔اور اوپر جاتے ہوئے گر جائیں۔تو یہ حالت ان کے حق میں کامیابی لانے والی نہیں ہے۔یہ چلہ ان کی وسعت سے باہر ہے۔اس لئے یہ اپنی اچھی طرح سے اصلاح کریں۔اور جلدی سے سیڑھی پر چڑھ کر پار نکلنے والے اعمال کریں۔

(21) نور کی روشنی ۔اگر یہ استخارے میں کسی بھی نور کی روشنی کو دیکھیں۔تو یہ ہر لحاظ سے بہت اچھا اشارہ ہے۔ان کا یہ چلہ کامیاب بھی ہوگا۔اور یہ خلق خدا کی بھی بہت خدمت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔یہ اللہ کا نام لیکر اس پر عمل شروع کر دیں۔انشاء اللہ کامیاب ہونگے۔

(22) پہاڑ ۔اگر استخارے میں یہ پہاڑ ہی پہاڑ دیکھیں۔تو ان کے راستے میں رکاوٹیں ہی رکاوٹیں

ہیں۔ یہ جس چلے کے کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ ان کی پہنچ سے باہر ہے۔ کیونکہ ان پر اپنے اہل و عیال اور عزیزوں کی بہت سی ذمہ داریاں ہیں۔ جن کا اٹھائے رکھنا ان کی پہلی ذمہ داری ہے۔ اس لئے تمام چلوں کا ارادہ ترک کر کے سب سے پہلے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنے اوپر پہلے سے پڑے ہوئے وزن کو کم کر کے اس طرف کا رخ کریں۔

(23) الو ۔ اگر یہ استخارے میں خاص طور پر الو دیکھیں۔ تو یہ چلہ کرنے کی بجائے سب سے پہلے کسی نیک اور صالح مرد سے اپنا روحانی علاج و معالجہ کروائیں۔ اور پھر کسی چلے کو کرنے کا ارادہ کریں۔ کیونکہ یہ پہلے سے ہی جادو میں مبتلا ہیں۔ اس کا توڑ ہر لحاظ سے پہلے کرنا بہت ضروری ہے۔ اور ان پر کسی مردہ کا سایہ ہے۔ جو ہر گھڑی ان پر سوار رہتا ہے۔ اور اس کیفیت سے ان کا ذھن اکثر ماؤف رہتا ہے۔ اور ان کو بار بار چلہ کرنے کی ہی سوجھتی ہے۔

(24) پودے ۔ اگر استخارے میں یہ سرسبز اور لہراتے ہوئے پودے اور درختوں کو دیکھیں۔ تو ان کیلئے یہ بہت اچھا اشارہ ہے۔ کیونکہ سرسبز پودے ان کے اندرونی جسم کا ظاہری نمونہ بن کے سامنے آئے ہیں۔ اور اگر یہ اس کے الٹ پودوں کو سڑے اور مرجھائے ہوئے دیکھیں۔ تو یہ بھی ان کے اندرونی جسم کا حال نمونے کی شکل میں ان کے سامنے آیا ہے۔ اس لئے ان کی اصلاح بھی بہت ضروری ہے۔ اور یہ کوشش کریں۔ کہ ان کو پودے اشارے میں سرسبز ہی دکھائی دیں۔

(25) سواری ۔ اگر یہ استخارے میں گھوڑے پر اپنے آپ کو سوار فتح مندی کی حالت میں دیکھیں۔ تو ان کی چلے کے کرنے میں فتح مندی کا ثبوت ہے۔ اور اگر یہ موٹر کار کی سواری میں اپنے آپ کو سوار دیکھیں۔ تو مطلب ان کی اپنی اصلاح پر مبنی ہے۔ اور اس کا ایک اور مطلب یہ ہے۔ کہ یہ جنسی خواہشات میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور چلہ کرنے کا ارادہ بھی ان کی اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل کیلئے ہے۔ اس لئے چلہ کرنے کیلئے بہر سمجھداری سے کام لیں۔ اور اپنی ان عادات کو ترک کریں۔

(26) دریا ۔ اگر استخارے میں یہ چلتا ہوا دریا اور اس میں صاف پانی کو دیکھیں۔ تو یہ چلے کو کرنے

کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور اس سے دوسرے افراد کو نفع پہنچائیں گے۔ اور اگر دریا میں صاف پانی کو رکا اور ٹھہرا ہوا دیکھیں۔ تو اگر ان کے پیرومرشد زندہ ہیں۔ تو ان کا فیض پیچھے سے بند ہو چکا ہے۔ اور اگر یہ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ تو بھی ان کا فیض بند ہو چکا ہے۔ اس لئے یہ اپنے اس سلسلے میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے۔ کسی نئے فیض کا بندوبست کریں۔ اور اپنی محنت اور لگن پر ثابت قدم رہیں۔ اور اگر دریا کا پانی گدلا اور میل سے بھرا ہوا دیکھیں۔ تو یہ چلہ ان کیلئے فائدہ مند ثابت نہیں ہوگا۔ ان کے درمیان چلہ کرتا ہوئے۔ کوئی ایسا خلل ضرور واقع ہوگا۔ جو ان کا صرف نقصان ہی کرے گا۔ اور فائدہ کسی بھی طور ان کا نہیں ہوگا۔ اس لئے اپنی اصلاح کی تدبیر اپنے طریقے سے کریں۔

(27) جائز جنسی مجامعت ۔ اگر یہ استخارے میں اپنی شریک حیات سے مجامعت کرتے ہوئے دیکھیں۔ تو ان کا چلہ ضرور کامیاب ہوگا۔ اور اگر یہی مجامعت یہ کسی غیر عورت سے کرتے ہوں۔ تو یہ نشانی ان کیلئے صحیح نہیں ہے۔ اور اگر جنسی عمل مرد سے مرد کا کرتے دیکھیں۔ تو زیادہ سے زیادہ توبہ واستغفار کریں۔ اور اللہ سے اس کی رحمت کے طلبگار بنیں۔ اور اپنی اصلاح بھی کریں۔

(28) طوفان ۔ اگر استخارے میں تیز آندھی اور طوفان کو دیکھیں۔ تو اس میں اگر طوفان میں زیادہ سرخی پائی جائے۔ تو ان کو روحانیت کی طرف سے غضب و غصے کی علامت ہے۔ اور اگر یہ طوفان کو صرف طوفان کی شکل میں دیکھیں۔ تو پھر بھی ان کے مشکلات میں گرفتار ہونے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ تیز آندھی اور طوفان صحیح اشارے کی دلیل نہیں ہے۔ اس لئے اچھی طرح سے سوچ سمجھ کر اس میدان میں قدم رکھیں۔

(29) سورج ۔ اگر استخارے میں یہ سورج کو بہت تیز روشنی میں دیکھیں۔ تو یہ علامت کامیابی کی ہے۔ اور سورج کو گرہن لگا دیکھیں۔ تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اور اچھی طرح سوچنے کے بعد چلہ کشی کرنے کا ارادہ کریں۔

(30) دانت ۔اگر استخارے میں یہ اپنے دانت گرے ہوئے دیکھیں۔ تو ان کا چلہ کامیاب ہوگا۔لیکن بڑھاپے میں ان کا برا حال ہوگا۔اور اگر دانتوں کو قائم و دائم دیکھیں۔ تو ہر طرح سے خیریت ہے۔یہ چلے کو کریں۔ ضرور کامیاب ہونگے۔

(31) جنگ ۔اگر استخارے میں خود کو جنگ کے میدان میں دیکھیں تو یہ جنگ ان کے اندرونی جسم کی ظاہری علامت ہے۔یعنی ان کے اندر ایک کشمکش اور ہلچل مچی ہوئی ہے۔ جس کو ایک جنگ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اس لئے اگر جنگ میں صرف تلواروں کی آوازیں سنیں اور کسی کو نہ دیکھیں۔ تو ہر طرح سے خیر اور عافیت ہے۔اور جنگ کو اشارے میں دیکھ کر اپنی اچھی طرح سے اصلاح کریں۔

(32) ہتھیار ۔اگر استخارے میں اپنے آپ کو ہتھیاروں سے لیس دیکھیں۔ تو یہ چلے کو دوسروں کو مغلوب کرنے کی خاطر کرنا چاہتے ہیں۔اور یہ بہت مشکل سے اس چلے میں کامیاب ہونگے۔اور اگر ہتھیاروں کو دوسروں پر چلاتے ہوئے دیکھیں۔ تو ان پر جنسی خواہشات کا غلبہ بہت زیادہ رہتا ہے۔اور یہ غلبہ ان کو چلہ کرنے کے علاوہ دوسری تمام چیزوں سے بھی محروم کردے گا۔اس لئے یہ اپنی اصلاح کریں۔اور پھر نئے سرے سے چلے کو کرنے کا ارادہ کریں۔کامیاب ہونگے۔

(33) پہیہ ۔اگر استخارے میں پہیہ جام حالت میں دیکھیں۔ تو یہ اشارہ ان کے حق میں صحیح نہیں ہے۔اور اگر پہیے کو چلتا ہوا دیکھیں۔ تو چلتے ہوئے پہیے کی طرح ان کا کام بھی صحیح چلے گا۔اس مثال کو سمجھتے ہوئے دیکھ کر کوئی بھی عمل کریں۔کامیاب ہونگے۔

(34) سفر ۔اگر یہ سفر دور دراز کا کرتے ہوئے دیکھیں۔ تو یہ چلہ ان کو ایک مرتبہ کی بجائے کئی مرتبہ کرنا پڑے گا۔اور اگر یہ اشارے میں سفر شروع کرتے ہی منزل پر بھی بہت جلد پہنچ جائیں۔ تو ان کو کامیابی بھی بہت جلد ہوگی۔اور یہ اس میں کامیاب ضرور ہونگے۔اور اگر سفر کرتے ہوئے ان کو رات کا وقت ہو جائے۔اور یہ اپنے ارد گرد اندھیرا ہی اندھیرا دیکھیں۔ تو ہو سکتا ہے۔کہ چلہ کرتے ہوئے یہ ڈر جائیں۔اور ان کا قلب ہی بند ہو جائے۔اور یہ اپنی زندگی کا آخری سفر بھی کر سکتے

ہیں۔اس لئے تمام باتوں کو اچھی طرح سے سمجھ کر کوئی بھی عمل کریں۔

(35) عریانیت ۔اگر یہ استخارے میں ہر جگہ عریانیت کو ظاہری طور پر دیکھیں۔ تو انہوں نے اپنے نفس کو ظاہری طور پر عریانیت کی حالت میں دیکھا ہے۔جو ان کیلئے ٹھیک اور صحیح نہیں ہے۔اور نہ ہی کسی قرآنی آیات کا چلہ کرنا ان کے بس میں ہے۔یہ فی الحال یا تو اپنے نفس کو اچھی طرح سے مطمئن کریں۔یا صرف اور صرف نیک کاموں کو زیادہ مقدار میں کریں۔کیونکہ اگر یہ چلے کو کرنے کا ارادہ کریں گے۔ تو یہ دوسری خواتین کیلئے وبال بن جائینگے۔اور مردوں سے ملنے کی بجائے۔زیادہ ترجیح عورتوں کو دیں گے۔اس لئے یہ چلے سے پرہیز کریں۔

(36) آزمائش ۔اگر ان کو استخارے میں اپنے آپ کو کسی آزمائش میں مبتلا دیکھیں۔ تو ان کو اس بات کا اشارہ ہے۔کہ یہ چلے کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔لیکن ان میں خود اعتمادی کی کمی بہت زیادہ ہے۔اس لئے یہ اپنی اس کمی کو پورا کریں۔اور پھر چلے کو کرنے کا پورا ارادہ کریں۔

(37) زمین ۔اگر یہ استخارے میں بالکل صاف زمین دیکھیں۔ تو ان کو کسی عورت کی دلیل جا رہی ہے۔ان کو چلہ کے دوران اور چلے کے بعد کسی ایک ایسی عورت سے واسطہ پڑے گا۔جو ان کو آئیندہ زندگی کیلئے۔نیست و نابود کردے گی۔اور یہ عورتوں میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔اور اگر یہ زمین پر گند کو دیکھیں۔ تو ان کے گرد عورتوں کے جھرمٹ کی دلیل ہے۔اس لئے یہ اپنی تمام ایسی عادات پر قابو پاکر پھر کسی چلے کو کرنے کا مکمل ارادہ کریں۔کامیاب ہونگے۔

(7) ہدایت میں ہدایت

تمام افراد کسی بھی چلے کو کرنے سے پہلے اچھی طرح پاک اور باوضو حالت میں وضو کر کے استخارہ ضرور کریں۔اور ان نشانیوں میں سے دیکھ کر پھر کوئی عمل وغیرہ کرنے کا ارادہ کریں۔اور دیکھیں۔کہ ان کو ان کے چلے کرنے سے متعلق کیا اشارہ ہوتا ہے۔اور ان کو آئیندہ وقت میں یہ چلہ کیا دے گا۔اور ان کے حق میں ایسا کرنا بہتر ہے۔یا غلط یہ آپ سب کو استخارے کے ذریعے بالکل صحیح

اور ٹھیک طرح سے معلوم ہو جائے گا۔ اور اگر پھر بھی ان نشانیوں سے نصیحت نہ حاصل کر کے بھی یہ اپنی چلہ کرنے کی خواہش پر ڈٹے رہیں گے۔ تو ان کو کسی بھی فائدے کی بجائے یقیناً الٹا نقصان ہو کر رہے گا۔ کیونکہ یہ سب نصیحت آموز باتیں چلہ کرنے والے افراد کیلئے بہت ضروری ہیں۔ پھر اس سے متعلق اور بھی بہت سی ہدایات آپ کو اس کتاب میں ایسی ملیں گی۔ جو آج سے پہلے کسی کو معلوم نہیں ہو نگی۔ اور جس کو چلہ کرنے کے حوالے سے ان پر عمل کرنا زبردست کامیابی کو حاصل کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے تمام باتوں کو بغور اچھی طرح سے پہلے مطالعہ کریں۔ اور پھر ہر بات کے ظاہری اور مخفی پہلو پر دھیان سے سوچ کر اس پر عمل کریں۔ اللہ کے حکم سے جو افراد بھی اس کتاب سے استفادہ کریں گے۔ وہ ضرور اللہ کے حکم سے کامیاب ہو نگے۔ اس لئے تمام افراد میری اس کتاب کے ذریعے کامیاب ہونے کیلئے۔ اور صحیح پیر یا استاد نہ ہونے کی صورت میں اس کتاب کو اپنا پیر و مرشد بنا کر اس کے ذریعے تمام پیغامات پر عمل کریں۔ اور پھر خود دیکھیں کہ ان کو کامیابی کس طرح اور کس طریقے سے ملتی ہے۔ شائق فن عملیات کیلئے یہ کتاب کسی پیر یا استاد سے کم نہیں ہے۔ اب کامیاب وہی ہو گا۔ جو اس پر صحیح اور ٹھیک طرح سے عمل کرے گا۔ وہ اللہ کے حکم سے اس کتاب میں تمام باتوں کو صحیح اور درست پائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(8) پچھلے اوراق میں استخارے کے اشارے

اوپر مذکورہ بات پر اسی صورت میں عمل کیا جائے گا۔ جب پیر و مرشد یا استاد صحیح ہدایت کرنے والا نہ ہو۔ اور کسی فرد کو یا کئی افراد کو چلہ کرنے کا دل سے شوق اور لگن بھی ہو۔ تو یہ کتاب ان تمام افراد کو کامل پیر کی طرح سے صحیح ہدایت والی ملے گی۔ اور اگر کسی کا پیر و مرشد یا استاد زندہ ہو تو پھر ان کی ہر بات کے متعلق مکمل یقین کریں۔ اور وہ جیسی ان کو ہدایت کریں۔ وہ بالکل ایسا ہی کریں۔ اور اگر کوئی اپنے حقیقی پیر و مرشد یا استاد کے ہوتے ہوئے بھی ان کی کسی بھی بات کو اہمیت نہ دے۔ اور چلہ کرنے کی غرض سے اپنی من مانی کرے۔ تو یہ ان افراد کے حق میں صحیح اور ٹھیک

نہیں ہو گا۔ اور یہ دوران چلہ رجعت و استقامت کے یقیناً شکار ہو نگے۔ اور یہ دونوں الفاظ ان کی زندگی کو بالکل جام اور بیکار بنا دیں گے۔ اور الٹا نقصان ان کی زندگی میں گاہے بگاہے ہوتے رہیں گے۔ اس لئے ان تمام باتوں سے بچیں اور اپنے پیر یا استاد کی باتوں کو اہمیت دیں۔ اس کے علاوہ یہ کتاب ان افراد کو ضرور نفع دے گی۔ جن کو صحیح پیر یا استاد نہ ملتا ہو۔ اور یہ اس کتاب کے تمام مخفی اشارات کو سمجھتے ہوئے عمل، چلہ، ریاضت، یا کوئی اور وظائف کریں۔ تو ان کو ضرور کامیابی ہو گی۔ اور اگر ان تمام باتوں کو کوئی صحیح طور پر نہ سمجھے تو پھر بازاروں کی گلیاں اور گھر کی دیواریں ہو نگی۔ اور ان کا اکیلا دم انہی در و دیواروں میں گھومے گا۔ اور دنیا کا کوئی بھی علاج ان پر کارگر نہیں ہو گا۔

(9) اکل حلال اور صدق مقال کی اہمیت

چلہ کشی کرنے کیلئے۔ سب سے پہلے اپنے رزق کی فراہمی کا سلسلہ دیکھیں کہ یہ ایسا کون سا حلال کام کرتے ہیں۔ جس کے عوض ان کو دو وقت کی روٹی ملتی ہے۔ کیونکہ اگر ان کا ذریعہ معاش حلال ہو گا۔ تو ان کو اس سلسلے میں نفع بھی بہت حاصل ہو گا۔ اور کسی کی کمائی کا ذریعہ جائز نہیں ہو گا۔ تو یہ افراد کسی بھی روحانی چلے کو کرنے کا ارادہ ترک کر دیں۔ اس کے علاوہ یہ جھوٹ کبھی نہ بولیں۔ کیونکہ جھوٹ بولنے سے زبان کی تاثیر ضائع ہوتی ہے۔ اس لئے زیادہ یا کم جھوٹ بھی مت بولنے کی عادت بنائیں۔ اور ہر سچی بات کو بولنے اور کہنے کو ترجیح دیں۔ پھر چاہے ان کا کتنا بھی نقصان ہو جائے۔ اسی طرح اس موضوع کے حوالے سے ایک حدیث ﷺ (کہ حرام کا ایک لقمہ کسی کے پیٹ میں جاتا ہے۔ تو اس کی چالیس دنوں تک کوئی دعا قبول نہیں ہوتی اور دل میں کدورت آجاتی ہے) اب اسی حدیث کی تشریح و تفسیر یہ بھی بنتی ہے۔ کہ اگر ایسی روزی کا لقمہ کھایا جائے۔ جس کے حصول کا کچھ پتہ نہ ہو۔ یا ایسے ذریعے سے حاصل کی گئی ہو۔ جو شریعت میں ناجائز ہیں۔ اور گناہ کے ساتھ منسلک ہیں۔ تو ایسی حالت میں کبھی بھی چلہ کشی کا ازادہ نہ کیا جائے۔ بلکہ ایسا کوئی کام یا

کاروبار کرے۔ جس کی کمائی محنت کے ذریعے حاصل ہو۔اور معاشرے میں حلال کمائی کی حیثیت رکھتی ہو۔اور اس کاروبار کے گاہکوں سے ناجائز کمائی بھی نہ کی جائے۔بس اپنا جائز معاوضہ وصول کیا جائے۔ پھر ہر صورت میں کامیابی ضرور ہوگی۔اور اگر اس کے الٹ کیا جائے گا۔ تو بجائے فائدے کے الٹا نقصان ہی ہوگا۔اور اس عمل یا چلے کے علاوہ دنیاوی معاملات میں بھی رجعت میں گرفتار ہونے کا مکمل اندیشہ ہے۔رجعت ہر معاملے میں ایک ٹھہراؤ کا نام ہے۔جس طرح اچھی بھلی گاڑی جام ہو جاتی ہے۔ان کا ہر بنتا اور سنورتا ہوا کام خود بخود رک جائے گا۔اور یہ بجائے دن بدن ترقی کرنے کے زیادہ پستی میں مغلوب ہوتے ہی جائیں گے۔اور یہ تمام باتیں ان کی سمجھ سے بالاتر ہوتی جائیں گی۔کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔اس لئے نقصان چاہے چھوٹا ہو یا بڑا نقصان ہر طرح سے نقصان ہی کہلائے گا۔اور اس کا خمیازہ ہر صورت میں بھگتنا ہی پڑے گا۔وہ چاہے زید ہو یا بکر اس لئے کامیاب چلہ کشی کرنے کیلئے۔زیادہ سے زیادہ حلال کمائی کی طرف زیادہ لگن اور شوق کے ساتھ ان باتوں پر غور سے عمل کریں۔اور پھر اپنے کسی بھی مقصد یا نیت کی خاطر چلہ کشی کریں۔اللہ رب العزت ضرور ان افراد کو اس محنت کے بدلے میٹھا پھل عطاء کرے گا۔اور یہ کامیابی سے ضرور ہمکنار ہونگے۔

(10) دوران چلہ خشوع وخضوع کا غالب ہونا

ان دو الفاظ سے ایک ایسا کامیاب جملہ بنتا ہے۔جو ہر کسی کے سمجھنے میں مشکل اور کرنے میں اتنا ہی آسان ہے۔اس جملے کا مطلب یہ ہے۔کہ جب کسی پڑھائی، وظیفے، یا چلے کا ارادہ ہو تو جب تک خشوع وخضوع کو یہ اپنے اوپر غالب نہیں کریں گے۔تو ان کو کسی بھی مقصد میں کامیابی نہیں ہوگی۔اور نہ ہی کوئی فائدہ اور چلہ کرنے والے حضرات اپنی طرف سے پوری محنت ہی کر رہے ہونگے۔اور اس کا حصول انہیں جس شکل میں ملے گا۔یہ اس شکل کی اپنی طرف سے انکاری کر کے اس عمل کو ہی غلط قرار دیں گے۔جس کیلئے انہوں نے بہت دنوں تک محنت کی ہے۔اس کی سب

سے بڑی وجہ کہ دوران چلہ خشوع وخضوع کا نہ پایا جانا اور نتیجہ زیرو اس لفظ کو صحیح معنوں میں سمجھنے کیلئے۔جب کوئی سورۃ یا آیت وغیرہ پڑھیں تو اپنے آپ کو دنیا سے بالکل الگ سمجھے صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مکمل تصور باندھے اور سوائے ان دو ہستیوں کے کسی تیسرے کو درمیان میں مخل نہ کرے۔اور دوران ریاضت جس آیت یا سورۃ شریف کو پڑھا جا رہا ہو۔تو اس کا طریقہ اس طرح ہونا چاہیئے کہ جو آنکھیں دیکھ رہی ہوں یہ زبان پر خوبصورت الفاظ کے ساتھ آئے اور جس خوبصورتی سے یہ کلام پاک زبان پر ورد کی شکل میں ہو رہا ہو۔یہ سب دل پر اسی خوبصورتی سے نقش ہوتا جائے۔اور اتنا سکون واطمینان ملے۔کہ اس مزے میں ہمیشہ ہی رہنے کو دل کرتا رہے۔اور جب سورۃ تلاوت کی جارہی ہو۔تو اس کا یہ عالم ہر طرف سمایا ہوا نظر آئے۔یعنی قرآنی حروف کا نور کی شکل میں منہ سے باہر نکلنا اور اللہ تعالیٰ کا اس بندے کو اپنی رحمت اور شفقت کی نگاہ سے دیکھنا اور اپنے تصور میں اس بات کو سمایا جائے کہ یہ جس خوبصورتی کے ساتھ اللہ کی اس پاک کلام کو تلاوت کر رہا ہے اللہ اس سے خوش ہو رہا ہے۔اور اس شخص کی اس عبادت کے بدلے میں اپنی رحمت برسا رہا ہے۔اس کے علاوہ جو افراد اس پر صحیح طریقے سے عمل کریں گے۔ان کو کرنے میں بہت ہی آسانی معلوم ہوگی۔اور یہ ضروری نہیں ہے۔کہ صرف خشوع وخضوع کو کسی خاص پڑھائی یا چلہ کرنے کی خاطر ہی پڑھا جائے بلکہ نماز میں اور اللہ کی تمام عبادات میں اس کا ہونا کامیابی کی دلیل ہے۔اور اللہ کے اس پاک ذکر کو اپنے دل پر نقش کرنے کی طرح کامل ہے۔یہ الفاظ صرف چلے سے ہی منسوب نہیں ہیں۔بلکہ نماز میں بھی اگر خشوع وخضوع سے کام لیا جائے۔تو نماز پڑھنے میں ایک علیحدہ ہی سرور پیدا ہوگا۔اسی طرح اگر اللہ کی فرض عبادت میں اتنا سرور پیدا ہے۔تو خود اس بات کو سمجھ لیں کہ اگر جب خاص ریاضت، یا چلے میں اس کو شامل کیا جائے گا۔تو سو فیصدی کامیابی ہی کامیابی ہوگی۔جب خشوع وخضوع پر عمل کیا جائے گا۔تو نیک نیتی بھی خود ہی اس کے اثر سے پیدا ہوگی۔اور دل زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت کرنے کو کرے گا۔اور خشوع وخضوع کے ساتھ

پڑھائی، ریاضت، یا چلہ کشی، کے علاوہ بھی اگر کوئی اور جائز کام بھی کیا جائے گا۔ تو اللہ کے حکم سے اس میں ہر حال میں اثر ائل ہوگا۔ اس لئے تمام افراد چلہ کشی کرنے سے پہلے ان الفاظ پر سب سے زیادہ توجہ اور دھیان دیں۔ کیونکہ ان افراد کو ضرور کامیابی ہوگی۔ جو اس لفظ پر عمل کرکے کوئی بھی ریاضت یا چلہ کشی کرنے کا کامل ارادہ رکھتے ہیں۔ اور اللہ کے حکم سے ان کو کسی بھی صورت میں ناکامیابی نہیں ہوگی۔ انشاء اللہ انہی الفاظ میں تمام عملیات کے راز ہیں۔ اب جو کوئی بھی ان تمام نکات پر عمل کرے گا۔ اس کی محنت ضائع نہیں ہوگی۔ چلے میں روزہ دار رہنا ضروری ہے۔ چلہ کرنے کیلئے چالیس دنوں تک اپنے آپ کو روزے کی حالت میں کرنا بھی کامیابی کا ایک اہم جزو ہے۔ اور اس پابندی پر اپنے مقررہ دنوں کے پورا ہونے تک پابند ہی رہیں۔ لیکن یہ روزے رمضان شریف کے دنوں سے ہٹ کر ہیں۔ اور ان میں خاص پرہیز کی ضرورت ہی کامیابی دلوائے گی۔ ایک جو کے آٹے کی روٹی سحری کے وقت اور افطاری کے وقت اپنے ہی ہاتھ سے پکا کر کھانی پڑے گی۔ اور پینے والا پانی بھی پاک ہی ہونا چاہئے پانی تو ویسے بھی پاک ہی ہوتا ہے۔ لیکن چلے میں خصوصا اس پانی کو استعمال کریں۔ جس میں کسی گندے برتن، یا کسی ناپاک چھینٹ کی قطعی ذرہ برابر بھی گنجائش نہ ہو۔ ہر وقت روزے سے رہیں اور فرض نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ توبہ واستغفار کو بھی کثرت سے پڑھیں۔ اور اپنی پڑھائی اور چلے کو اس کی تعداد کے مطابق خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھیں۔ اصل میں چلہ کشی کرنے والے افراد کیلئے روزہ رکھنا اس لئے ضرور اور اہم ہوتا ہے۔ کہ اس سے بار بار پاخانہ اور پیشاب کی حاجت نہیں ہوتی اور جو عام دنیاداری کے لحاظ سے جتنا وقت ان کاموں میں لگتا ہے۔ وہ چلہ کشی کرنے میں اللہ کی عبادت زائد تعداد میں کرنے کا موجب بنتا ہے۔ زیادہ کھانے سے معدہ ضعیف ہو جاتا ہے۔ اور روحانیت کم ہوتی ہے۔ اور زیادہ کھانے اور بدپرہیزی کرنے سے معدے میں بدبو بھی پیدا ہوتی ہے۔ جس سے چلہ کشی کرنے میں خلل یقیناً واقع ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اور اگر روزہ نہیں رکھا ہو گا۔ تو بار بار کھانے کی خواہش پیدا ہوگی۔ اور بار بار بیت الخلاء میں جانا پڑے گا۔ اور یہ

دونوں کام ہی چلہ کشی کرنے والے افراد کیلئے ایک زہر قاتل کی مانند ہے۔ اور چلہ کشی کرنے والے افراد کو اس پریشانی سے بھی دوچار ہونا پڑے گا۔ کہ جس مقصد کی خاطر یہ اس چلے کو کررہیں ہیں۔ اس سے متعلق صاحب روحانی ان کے پاس نہیں آئینگے۔ جبکہ یہ اس روحانیت کو حاصل کرنے کی خاطر ہی اس چلہ کو کررہیں ہیں۔ اس لئے صاحب روحانیت کو پریشان نہ کرنے کیلئے۔ روزے سے رہنا بھی ضروری ہے۔ اور روزہ دار کی کوئی بھی دعا اللہ کے نزدیک رد نہیں ہوتی

(11) چلے سے قبل اور بعد میں صدقہ دینا ضروری ہے۔

کوئی بھی چلہ کرنے سے پہلے یا بعد میں یا دوسرے دنیاسی امور میں زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنا چاہئے۔ کیونکہ صدقہ اور خیرات بلاؤں اور مصیبتوں کو کھا جاتا ہے۔ اور صدقہ دینے والا اللہ کی ذات کے نزدیک محبوب اور مقرب بن جاتا ہے۔ اللہ اس شخص کو بہت پسند کرتا ہے۔ جو دوسروں کی مدد کا وسیلہ بنتا ہے۔ اور اللہ کی مخلوق کی مدد کرتا ہے۔ اور چلہ ایک خاص ریاضت کا نام ہے۔ اس لئے صاحب چلہ افراد کوئی نہ کوئی ضرور صدقہ و خیرات کریں۔ خواہ اس چلے میں کامیابی ہو یا نہ ہو صدقہ دینا بہت ضرور ہے۔ اس عمل سے صاحب چلہ افراد دوسرے تمام نقصانات والے امورات سے محفوظ ہونگے۔ اور اگر ان پر کسی بھی قسم کی کوئی سختی ہوگی۔ تو اللہ کی مدد سے صدقہ دینے سے اس کا بھی خاتمہ ہوگا۔ اور اس سے مسلسل اللہ کی خوشنودگی حاصل ہوتی رہے گی۔ اور ان کے پاس آنے والے سائلوں کے کام اللہ کی مدد سے ضرور ہو جایا کریں گے۔ انشاء اللہ

(12) چلے میں زیادہ سونے پر بھی پابندی ہے۔

شائق چلہ افراد اس بات کو بھی اچھی طرح سے اپنے ذہن نشین رکھیں۔ کہ دوران چلہ یا خاص ریاضت کے دوران سستی و کاہلی کا مظاہرہ ہرگز ہرگز نہ کریں۔ اور زیادہ سونا تو ایک علیحدہ بات ہے۔ پڑھائی پڑھنے میں خشوع وخضوع کے ساتھ اس میں اونگھ بھی نہ آنے پائے۔ اس کا یہ نقصان ہوگا۔ کہ خشوع وخضوع کے خاتمے کے ساتھ ساتھ یکسوئی کا بھی خاتمہ ہوگا۔ اگر پڑھائی یا چلے کے

دوران اس بات کا خلل پیدا ہوا تو محنت ضائع کرنے کے ساتھ وقت علیحدہ سے برباد ہوگا۔اور کچھ ہاتھ نہیں آئیگا۔اس لئے چلے میں اپنے آپ کو پابند کر کے کم سے کم سوئیں اور زیادہ سے زیادہ چستی و چالاکی کا مظاہرہ کریں۔اور اپنی بیٹھنے والی جگہ پر خوب جم کر بیٹھیں اور اپنی آنکھیں کھول کر چست ہو کر بیٹھیں اور پڑھنے والے حروف والفاظ پر غور و توجہ ضرور کریں۔اور خشوع و خضوع کا دامن اپنے ہاتھ سے مت چھوڑیں۔ورنہ کامیابی کے علاوہ ناکامی آپ کا مقدر بن جائے گی۔

(13) طہارت بدن

چلے کے علاوہ نماز میں اور دوسرے امورات میں بھی پاک وصاف رہنے کیلئے۔بدن کا پاک ہونا بھی ضروری ہے۔اس لئے کہ اگر بدن پاک ہوگا۔تو اچھے نتائج جلد برآمد ہونگے۔اور اگر کسی کو غسل کے فرائض یا وضو وغیرہ کا ہی پتہ نہ ہو۔تو ایک مسلمان ہونا بھی محال ہے۔یہ سب ہماری زندگی میں بہت ہی ضروری ہے۔کہ اللہ کے کامل دین کا کلمہ اور دین کے تمام فرائض سے مکمل واقفیت ہو۔یہ سب سے پہلے اور سب سے زیادہ ضروری ہے۔کیونکہ چلے میں بیٹھنے سے لیکر روزانہ تازہ وضو یا غسل تو ضرور ہی کرنا پڑے گا۔اس لئے ان مسائل کے متعلق پوری معلومات ہونی چاہئیں۔پھر اپنے لباس کو صاف ستھرا رکھیں۔یا عمل کے مزاج کے مطابق سفید کپڑے یا چڈی استعمال کریں۔اور عطر وغیرہ سے ہر وقت اپنے آپ کو مہکائے رکھیں۔بدبو نہ تو کپڑوں سے آئے اور نہ ہی جسم سے اور اپنے اس عمل میں پہننے والے کپڑوں کی حفاظت کریں۔انہیں دوران ریاضت پہنا کریں۔اور پھر اتار کر ان کو محفوظ جگہ پر رکھ دیا کریں۔اور ان کو پہن کر کوئی بھی ایسا کام نہ کریں۔جس سے یہ کپڑے میلے ہوں۔اور جب آپ کا چلہ یا ریاضت پوری ہو جائے تو انہی کپڑوں کو کسی کو صدقے کے طور پر دے دیں۔اور اپنے پاس نہ رکھیں اس عمل میں بھی آپ کو کامیابی ہو یا نہ ہو لیکن کپڑوں کو تقسیم کر دیں۔

(14) گھروں میں کرنے والے چلے

گھروں میں چلہ کرنے سے متعلق جن چلہ جات کو بتایا جائے گا۔تمام افراد اپنے کان کی کھڑکیوں کو کھول کر ان باتوں کو ہر حال میں یاد رکھیں۔کہ بہت کم ایسے مخصوص وظائف ہیں۔جو کوئی بھی اپنے گھر میں کر سکتا ہے۔ورنہ ہر چلہ یا مخصوص عبادت و ریاضت کرنے کیلئے۔مختلف جگہوں پر جا کر ان کو کیا جاتا ہے۔اور ہر عمل سے متعلق مختلف امورات کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔اور گھر میں رہنے کیلئے ان مخصوص وظائف کو گھروں میں نہیں کرتے کیونکہ جہاں ان کو کسی نیکی یا اللہ کی مدد کے حصول کیلئے کیا جاتا ہے۔وہاں شیطان کا پھیرا بھی ضرور اور زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔اس سے بداثرات گھر پر اور گھر کے تمام افراد پر ضرور اپنا اثر چھوڑتے ہیں۔جو آگے تفصیل سے بیان ہونگے۔مثلاً کتاب ھذا میں اب تک پچھلے اوراق میں جو ہدایات چلہ کرنے کے متعلق کی جارہی ہیں۔وہ تمام کی تمام ہدایات اب تک گھروں میں کرنے والے وظائف اور خاص ریاضت کیلئے ہی درج کی جارہی ہیں۔تاکہ تمام افراد باآسانی صرف بتائی گئی ہدایات پر عمل کر کے کماحقہ فائدہ حاصل کر سکیں اور کوئی ایک عمل یا وظیفے کے باآسانی عامل بن جائیں گھر میں اگر کسی سورۃ یا آیت قرآنی کو پڑھنے یا اس کی خاص ریاضت کا چلہ کرنے کا ارادہ ہو۔تو اپنے گھر کے کمروں میں سے کسی ایک ایسے کمرے کا انتخاب کریں۔جہاں سب سے کم کسی دوسرے کا رجحان ہو یا گھر کے تمام افراد کا زیادہ آنا جانا نہ ہو۔کمرہ بالکل علیحدہ ہو۔اسے اچھی طرح سے پاک اور صاف رکھیں۔اور فرض نماز مسجد میں ادا کر کے اس کے علاوہ نفل،اور قرآن مجید کی تلاوت بھی یہیں کریں۔اور پھر آہستہ آہستہ اپنے جسم و روح کو اللہ کی عبادت کرنے کیلئے۔عادی بنائیں اس عادت کو جب آپ صحیح طرح سے اپنانے میں ماہر بن جائیں گے۔تو اس کی نشانی یہ ہوگی۔کہ آپ کہیں بھی چلے جائیں جب تک آپ نفل اور قرآن مجید کی تلاوت کر نہیں لیں گے۔آپ کے جسم اور روح میں ایک عجیب سی ایسی بے چینی پیدا ہوگی۔جس کا علاج صرف اللہ کی عبادت کرنے کے بعد بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔اور اس عادت کو ایک نشے کی

طرح اپنالیں کہ جب آپ اللہ کی یاد سے غافل ہونے لگیں تو یہ نشہ آپ کو اس کی عبادت کے بعد اطمینان بخشے۔ جب آپ کے اندر اللہ کی عبادت کا نشہ اچھی طرح سے رچ بس جائے تو کتاب ھذا میں سے جو عملیات گھر میں کرنے والے ہیں۔ ان کو صحیح طرح سے دیکھ کر ہدایات پر عمل کر کے اپنی حیثیت کے مطابق شروع کرنے کا اہتمام کریں۔ اور تمام کی تمام ہدایتوں کو پھر دوبارہ بغور مطالعہ کر کے متعلقہ عمل شروع کریں۔ اگر اللہ نے چاہا تو کامیابی ان کے حق میں ضرور ہو گی۔ اور بے شک اللہ سب پر رحمت برسانے والا غفور اور رحیم ہے۔ اور کسی کی بھی محنت کو ضائع نہیں کرتا گھر میں صرف سورۃ کی زکات ادا کر کے اس کا عامل بنا جا سکتا ہے۔ یا کسی ایک آیت قرآنی کا یہ دو ایسی چیزیں ہیں۔ کہ اگر سورۃ شریف کوئی بھی ہو۔ تو اس کو سوا لاکھ کی تعداد میں اکیس یا چالیس دنوں تک پڑھ لیں۔ اس سورۃ شریف کی زکات ادا ہو گی۔ اسی طرح اگر آیت قرآنی ہو تو اس کا طریقہ بھی یہی ہے۔ کہ اکیس یا چالیس دنوں میں اس کی سوا لاکھ کی تعداد کو پورا کر لیں۔ ان دونوں صورتوں میں ان کی زکات ادا ہو گی۔ اور کوئی بھی ان کا عامل بن جائے گا۔ پھر اس سورۃ یا آیت کے مخفی اسرار سے مکمل واقفیت ہو گی اور اس کو پھر جس مقصد کی خاطر پڑھا جائے گا۔ وہ چند دنوں میں کامیابی کی صورت میں آپ کو ملے گا۔ لیکن اس بات کو ضرور یاد رکھیں کہ گھر ہو یا کوئی اور جگہ ہر حال میں پرہیز جلالی و جمالی کرنی ہو گی۔ اب پرہیز جلالی و جمالی کیا ہے؟ اس کا آگے تفصیل وار ذکر ہو گا۔ اس بات کو بھی ضرور یاد رکھیں۔ کہ اگر مخصوص پڑھائی پڑھنے کا ارادہ ہو۔ تو ان میں سے کوئی بھی ایسا کام ہرگز مت کریں۔ مثلاً اپنے کسی بھائی، بہن، شریک حیات، یا کسی عزیز کی اس امر پر کوئی ڈیوٹی نہ لگائیں۔ کہ میں پڑھائی پڑھونگا اور تم میرے پاس سو جانا یا میرے پاس بیٹھنا ایسا ہرگز کوئی بھی مت کرے۔ کیونکہ اس نقصان بیان کرنے کی میری اس کتاب میں جگہ بہت کم ہے۔ بلکہ ایسے کاموں کو کرنے کیلئے اپنا دل اور گردہ بڑا رکھنا پڑتا ہے۔ اور یہ چیزیں اگر بڑی ہوں تو کسی خاص عمل یا چلہ کو کریں۔ ورنہ نہ کرنا ہی ان کے حق میں بہت بہتر ہو گا۔ اس طرح کرنے سے صاحب روحانیت یعنی جو موکل یا جنات وغیرہ

اس کلام کے تابع ہوتے ہیں۔ وہ حاضر ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی ایسی حرکت پائی جائے جو ان کے مزاج کے الٹ ہو تو یہ صاحب ریاضت یا چلہ کے حق میں دعا کرنے کے الٹا بد دعا کر کے رخصت ہو جاتے ہیں۔ اور زندگی میں کبھی بھی دوبارہ نہیں آتے چاہے پھر کوئی کچھ بھی کر لے۔ اس کے نتائج بہت جلد وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ اس لئے جو افراد ایسا کر چکے ہونگے۔ انہیں میری یہ بات ان کا گذرا ہوا وقت ضرور یاد دلائے گی۔ اس لئے اپنے گھر میں اپنے کمرے کو بالکل صاف رکھیں۔ اور لئے مخصوص رکھیں اور وہاں پر غیر شرع حرکات سے مکمل پرہیز کریں۔ اور عورت ذات کو اپنے اس کمرے سے بہت دور رکھیں۔ جب تک وہ پاک حالت میں نہ ہو۔ جوتی چاہے اپنی ہو یا کسی کی اس کو اس کمرے سے باہر اتارنے کی عادت بنائیں۔ اور کسی بھی صورت جوتی کو اپنے سمیت اس کمرے میں داخل نہ کریں۔ اور احتیاط کے طور پر اپنے اس کمرے کو اکثر اوقات تالا لگائے رکھیں۔ اور بوقت ضرورت خود اس کو کھول کر اپنے کام سے متعلق کام کریں۔ اپنی پڑھنے والی پڑھائی پڑھیں اور فارغ ہو کر پھر تالا لگا کر اس کو بند کر دیں۔ ان ہدایات پر عمل کرنے کیلئے اس لئے زیادہ زور دیا جا رہا ہے۔ کہ پڑھائی شروع کرنے والے دن سے لیکر آخری دن تک صاحب روحانی موکل جب حاضر ہوں تو ان کو کسی بھی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو۔ بلکہ یہ صاحب عمل سے خوش ہو کر رخصت ہوں۔ اور اللہ کا ذکر کرنے پر خوشی سے پھر حاضر ہوں۔ دوران عمل یا خاص پڑھائی کے یہی ایک ایسا وقت ہوتا ہے۔ جس میں ایک روحانی موکل اور ایک انسان کی روحانیت سے بھرپور ملاقات ہوتی ہے۔ اور ان کی اس مخفی اور روحانی ملاقات میں کسی تیسرے کو مخل نہیں ہونا چاہیے۔ اور اگر ایسا نہیں کیا جائے گا۔ تو سوائے نقصان کے کچھ ہاتھ نہیں آئیگا۔ اس لئے ایک مرتبہ پھر تمام افراد اس بات کو غور سے سن لیں۔ کہ انسان چاہے جتنا بھی ہوشیاری اور چالاکی سے کام لے۔ مگر روحانی طاقت کے کسی بھی فرد کو بیوقوف نہیں بنایا جا سکتا بلکہ صاحب روحانیت کے ہاتھوں انسان کا بیوقوف بننا اور اس کے حوالے اپنے آپ کو کر دینا نہایت ہی آسان ہے۔ اور آج تک اس سلسلے میں بڑے بیوقوف حضرات روز

میرے سامنے چلتے پھرتے رہتے ہیں۔اور دنیاوی کسی بھی معاملے کے علاوہ ثبوت ایک ایسی چیز ہے۔جس کیلئے کسی گواہ کی بھی ضرورت نہیں رہتی وہ خود اپنی آپ بیتی بیان کرتا ہے۔کیونکہ سچا ثبوت اور سچی حقیقت صرف اور صرف سچ ہوتے کے علاوہ کچھ اور نہیں ہوتا

(15) پرہیز جلالی و جمالی بھی ضروری ہے۔

تمام تر چلہ جات خواہ لکھا ہو یا نہ لکھا ہو یہ بات اٹل ہے۔کہ پرہیز جلالی و جمالی نہایت ضروری ہے۔اب اس پرہیز کا نام جلالی و جمالی کیوں ہے۔سب سے پہلے اس سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے۔مثلاً ہر قسم کا گوشت گائے، بکرے، مچھلی، مرغی، اور اس کے علاوہ جو بھی گوشت ہے۔انڈے، شہد، مشک، ہر قسم کا کشتہ، ہر قسم کے مربے، تمام اشیاء کو قطعاً استعمال نہیں کرنا ہوگا۔ان اشیاء کو دوران چلہ کھانے پر استعمال نہیں کیا جائے گا۔کیونکہ ہر قسم کا گوشت کھانے سے خصوصاً بڑا یا چھوٹا جسم میں طاقت تو ضرور آتی ہے۔لیکن صاحب روحانیت یعنی موکلات کو اس شخص سے بدبو آتی ہے۔کیونکہ یہ ایک حلال جانور کو ذبح کرکے اس کے گوشت کھانے سے متعلق ہے۔اسی طرح مچھلی اور اسی طرح مرغی کا گوشت ہے۔اس کے علاوہ اگر کوئی ایسا گوشت بھی استعمال کرتا ہے۔جس کو میں یہاں بیان نہیں کرسکا تو وہ بھی بند ہے۔پھر انڈہ بھی مرغی یعنی حیوان سے منسوب ہے۔اس لئے اس کو بھی نہیں کھایا جائے گا۔اور کسی بھی قسم کا پھل اور تمام قسم کے گوشت کے علاوہ جن چیزوں سے پرہیز لازمی ہے۔وہ سب تفصیل وار اور نام بتا کر بیان کی جائیں گی۔تاکہ اچھی طرح سے ان سے مکمل واقفیت پیدا ہوسکے کہ ان کا ہر حال میں استعمال کرنا ممنوع ہے۔کسی بھی قسم کے چمڑے کا استعمال منع ہے۔مثلاً چمڑے کے جوتے مت پہنیں، چمڑے کے بنے کسی برتن میں پانی نہ پئیں، چمڑے کی پہننے والی کوئی چیز نہ پہنیں، اور چمڑے کی جرابیں استعمال نہ کریں۔اس کے علاوہ جس چیز کے تیار کرنے میں چمڑا استعمال ہوتا ہو۔اس کا مکمل اور سختی سے پرہیز ہے۔اور دوران چلہ ان کو ہاتھ بھی مت لگائیں۔اور اگر دوران حصار کسی چھری سے حصار لگائی ہو۔تو اس بات کو ضرور دھیان

سے دیکھ لیں۔کہ چھری کا دستہ ہاتھی دانت، شیر ماہی، سینگ کا دستہ، یا کسی بھی جانور کی چربی سے اس کا خول بنا کر اس کو چھری پر نہ لگایا ہو۔صرف اور صرف خالص لکڑی کا بنا ہوا دستہ استعمال کریں۔اگر ایسی چھری مل جائے تو اس چھری کو دوران حصار استعمال کرسکتے ہیں۔اس کے علاوہ اپنی شریک حیات سے جائز جماع بالکل نہیں کرنا ہوگا۔جماع کرنا تو دور کی بات ہے۔چلے کے دوران یا اس کی نیت کرکے اپنی شریک حیات کو (۴۰) دنوں تک اگر بھول ہی جائیں تو صاحب چلہ کے حق میں یہ زیادہ بہتر ہوگا۔اور اپنے دل و دماغ کو اس قدر مضبوط کرلیں۔کہ شیطان کہیں اس وسوسے کو ہی ان کے دل میں نہ ڈال دے کہ تھوڑی دیر کیلئے۔اپنی شریک حیات سے جماع کرکے پھر غسل کرکے بیٹھ جائیں گے۔چلہ کرتے ہوئے اگر ایسا ہو جائے تو یہ کسی ہلاکت سے کم نہیں ہوگا۔بلکہ اگر ان کے زیر ناف بال بھی اگر بڑھ جائیں یا بغل کے بال تو ان کو بھی اس حساب سے کاٹیں کہ تھوڑا سا خون بھی نکلنے نہ پائے۔لیکن میرے نزدیک ان دونوں جگہوں کے بال کاٹ لینے چاہئیں ان کے کاٹنے میں خون نکلے یا نہ نکلے یہ ایک علیحدہ بات ہے۔لیکن اس کا خاص تعلق بھی پاکی حاصل کرنا ہے۔اس لئے اس بات کی پرواہ کئے بغیر آپ اپنے ان بالوں کو کاٹ سکتے ہیں۔اس کے علاوہ ہر قسم کا سرکہ لہسن، اور پیاز، کا استعمال بھی بند ہے۔کیونکہ ان کے استعمال کرنے سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے۔اور صاحب روحانیت یعنی موکلات کو بدبو اور بدبو سے تمام متعلقہ اعمال سے سخت نفرت ہے۔اس لئے موکلات سے رابطہ پیدا کرنے کیلئے۔ان کو بھی استعمال نہیں کیا جائے گا۔پھر بدبو والے منہ سے قرآنی آیات کا نکلنا بھی درست نہیں ہے۔اس کے علاوہ اپنے کھانے پینے کے برتن علیحدہ رکھیں۔مثلاً پانی پینے اور جمع کرنے کیلئے۔ایک مٹی کا گھڑا لا کر رکھیں اور اس میں پاک پانی کو ڈال کر مٹی کے پیالے سے اس کو پئیں۔اور اس پیالے کو کسی کو استعمال نہ کرنے دیں۔اور خود بھی اس پیالے کے علاوہ کسی کے برتن میں پانی میں نہ پئیں۔پھر روٹی کھانے اور اس کا اہتمام کرنے کے طور پر اپنا ایک علیحدہ سے چولھا رکھیں۔اور جو کا آٹا اتنی مقدار میں منگوائیں کہ چالیس دنوں تک یہ کم نہ ہو۔پھر اس میں سے اپنے

لئے آٹا نکال کر اس کو خود اپنے ہاتھوں سے گوندھیں اور اپنے ہاتھ سے روٹی پکائیں۔اور رمضان شریف کی طرح سحری کے طور پر نماز فجر کی اذان سے پہلے اس کو کھائیں اور افطاری کیلئے بھی اسی طرح آٹا گوندھا ہوا رکھ لیں۔اور روٹی پکا کر کھائیں یہ افطاری کے طور پر شمار ہو گی۔اور اس آٹے میں نمک لاہوری استعمال کریں۔لیکن اس روٹی کو کھانے کیلئے کسی سالن کو خاص سالن کے علاوہ ہرگز استعمال نہ کریں۔اور یہ خاص سالن صرف کدو ہے۔کدو کو پانی میں ابالیں اور اس میں حسب مقدار لاہوری نمک ڈال کر روٹی کے ساتھ سالن کے طور پر استعمال کریں۔یہ چلے کا سب سے بڑا اور بنیادی نقطہ ہے۔اس کے علاوہ نہ تو صاحب چلہ افراد کسی کے بستر پر خود سوئیں اور نہ ہی کسی کو اپنے بستر پر سونے دیں۔اپنے گھر کے کمرے سے صرف اور صرف ان کا تعلق ہونا چاہئے۔اور کوئی بھی دوسرا افراد ان کے کمرے سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھے۔یہ خود ہی اپنے کمرے کو کھولیں خود ہی اس کو بند کریں اور خود ہی اس کی اپنے ہاتھوں سے صفائی کریں۔اس کے علاوہ جو کچھ بھی کرنا ہے وہ سب یہ اپنے ہاتھوں سے کریں۔ایسا کرنا چلے میں سو فیصدی نتائج لا سکتے ہیں۔

(16) کمرے کا بالکل خالی ہونا بھی ضروری ہے۔

اب جس کمرے میں عمل پڑھنے یا چلہ کرنے کا ارادہ ہو۔تو اس بات کو ضرور یاد رکھیں۔کہ کمرہ بالکل صاف ہو۔صاف اس لحاظ سے بھی کہ مٹی یا کوئی اور گند وغیرہ کمرے میں نہ پڑا ہو۔اور خصوصاً صاف اس لحاظ سے بھی کہ کسی بھی قسم کا کوئی میز، کرسی، الماری، پلنگ، صرف اپنی تصویر، یا کسی بزرگان کی تصویریں، اور کوئی بھی ایسی چیز نہ ہو۔جو استعمال کرنے والی ہو۔اور نہ ہی کسی بھی قسم کی کوئی تصویر ہو۔اس میں کیا مصلحت ہے۔ایسے میں تجرباتی طور پر خود آزما چکا ہوں۔مثلاً بعض اوقات پڑھتے پڑھتے کمرے میں اگر اپنی یا کسی بزرگان دین کی مجموعی تصاویر لگی ہوں۔تو وہ عام اوقات میں کسی اور طرح کی معلوم ہو نگی۔یعنی اگر ان تصاویر میں سنجیدگی ہے۔تو یہ مسکراتی ہوئی نظر آئینگی۔اسی طرح اگر کمرے میں میز، کرسیاں، یا کوئی اور ٹھوس چیز رکھی ہو گی۔تو وہ حرکت

کرتے ہوئے نظر آئینگی۔اور اس لحاظ سے جس طرح کی بھی چیز رکھی ہو گی۔وہ اس وقت ایک ایسی حالت میں نظر آئے گی۔یا ایسی بن جائیگی۔کہ ان کو دیکھ کر یا محسوس کر کے ڈرنا اور اپنی پڑھائی میں خلل واقع ہونا یقینی ہے۔اور اس کا نتیجہ الٹ ہونے کے علاوہ جو بھی نکلتا ہے۔وہ پچھلے اوراق میں تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔اگر پھر بھی کسی فرد کو کوئی شک گذرے تو وہ تجربے کے طور پر اپنے اوپر ان تمام شرائط کو لاگو کرے۔اور خود آزما کر دیکھ لے۔کہ ان باتوں میں کتنی صداقت ہے۔اور تجربہ کر لینے کے بعد اللہ کو اپنا گواہ بنا کر خود ہی اس کا فیصلہ بھی کر لے۔اور ویسے بھی تمام تدبیریں اور ہدایتیں کرنے کا میرا ایک ہی مقصد ہے۔کہ ان تمام خلل انگیز قوتوں سے مکمل طور پر محفوظ ہوا جائے۔جو مخصوص پڑھائی کے دوران خلل بن کر سامنے آتی ہیں۔اور انسان لاچار ہو کر اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیتا ہے۔میرا مقصد ان قوتوں کے آگے جھکنے سے نہیں بلکہ ان کو اپنی قوت کے آگے جھکانا ہے۔اسی لئے ایسی تمام باتوں کو آسان الفاظ میں بیان کیا جا رہا ہے۔جو کسی بھی انسان کو با آسانی کامیابی کے دروازے سے گذار کر اندر داخل کرتی ہیں۔اور اس کے اندر پڑے خزانے سے اگر انہیں کچھ مل بھی جائے۔تو یہ ان کی اپنی ہی محنت کا جائز صلہ ہو گا۔اور اگر محنت کے بغیر صرف باتیں کرنے کا موضوع بنایا جائے۔تو یہ ایک کچی لسی کی مانند ہیں۔جس میں پانی ڈالتے جائیں اور اس کو زیادہ سے زیادہ بڑھاتے جائیں۔اور حقیقت اس کی پھر بھی کچی لسی ہی ہو گی۔خالص دودھ نہیں خالص دودھ یہ تب بنے گا۔جب کوئی سچی لگن اور شوق سے اس علم پر عبور حاصل کرے گا۔اور زیادہ باتیں کرنے کی بجائے زیادہ محنت کرے گا۔پھر اللہ اس کو ضرور اجر دیں گے۔انشاءاللہ

(17) چلے میں کامل یکسوئی بھی ضروری ہے۔

چلہ کرنے میں کامل اور مکمل طور پر اس بات کا ضرور خیال رکھیں۔کہ پڑھائی کے دوران کسی بھی وہم یا وسوسے کو اپنے قریب بھی نہ آنے دیں۔کیونکہ جب جب وسوسے اور خیالات دماغ پر اثر کریں گے۔تب تک پڑھائی میں دل نہیں لگے گا۔اور ذہن کہیں کا کہیں نکل جائے گا۔اور اس کا

نتیجہ بھی ان کے حق میں صحیح برآمد نہیں ہوگا۔ مثلاً ان کو زیادہ سے زیادہ گندے اور فحش خیالات دماغ میں اثر کرنا شروع کریں گے۔ اور آہستہ آہستہ کرتے کرتے یہ خیالات دماغ میں زیادتی اپنا کر احتلام کی شکل میں وارد ہونگے۔ اور چلے میں احتلام کا ہونا بھی بہت برا ہے۔ اور نقصان دہ نتائج کی نشانی ہے۔ کیونکہ تمام کی تمام پرہیزیں اور ہدایتیں صرف اسی لئے ہیں۔ کہ نفسانی خواہشات کو بڑھنا نہیں چاہئے۔ مثلاً کھانے پینے میں مکمل پابندی کے ساتھ آپ اس چیز کو زیادہ مد نظر رکھیں۔ کہ جسم میں تمام گرمائش پیدا کرنے والی اور نفسانی خواہشات کو بڑھکانے والی تمام خوراک اور کھانے پینے پر مکمل پابندی ہے۔ اور اگر پھر بھی ان خوراکوں کو استعمال نہ کر کے اگر نفسانی خواہشات پر پھر بھی قابو نہ رہے۔ تو کیسا ہوگا۔ پھر تو ایسی خوراک میں پرہیز کرنے کی بھی ضرورت نہیں اس لئے تمام خوراک صرف ایک جو کی روٹی ہے۔ جس کا کام معدے کو بدبو سے بچانا اور اس کو ٹھنڈا کرنا ہے۔ اور خوراک کی زیادتی نہ ہو تاکہ کسی بھی طرف سے ایسی کوئی راہ نہ بنے جو ہلکی سی خواہش سے بھی سب محنت کو ضائع کر دے۔ اور پھر روزہ رکھنے کی سختی سے پابندی کہ پیٹ خالی رہے گا۔ اور کم کھانا ہوگا۔ اور کھانے پینے کی زیادتی پر اس لئے پابندی لگائی جاتی ہے۔ کہ ذرہ برابر بھی کسی کوتاہی کی گنجائش ہی نہ رہے۔ اور سب سے زیادہ نفسانی خواہشات میں صرف احتلام پر قابو پانا ہوتا ہے۔ کہ خواہش نفسانی میں جسم کا یہ حصہ مکمل طور پر ٹھنڈا اور ہر نفسانی خواہش سے مطمئن رہے اور اگر اس پر قابو نہ پایا جائے۔ تو پھر تمام پرہیزیں بالکل بیکار ہیں۔ آپ خود ہی سوچیں اور غور سے توجہ کر کے دیکھیں کہ عام طور پر اللہ کی عبادت کرنے میں بھی یکسوئی اگر تمام کی تمام اللہ کی جانب مائل نہ ہو۔ تو یہ عبادت بھی کسی کام کی نہیں رہتی۔ اس لئے دھیان کسی اور طرف ہوتا ہے۔ زبان جلد از جلد قرآنی آیات پڑھنے میں مشغول ہوتی ہے۔ اور دل کسی اور طرف سوچ میں ڈوبا ہوتا ہے۔ اور صرف جلد از جلد نماز یا کوئی اور عبادت کر کے فارغ ہو کر صرف یہ ہے کہ ہم نے نماز بھی پڑھ لی ہے۔ اور اللہ کی کوئی عبادت بھی کر لی ہے۔ اگر اس طرح کی کوئی حالت نماز یا کسی اور عبادت میں پائی جائے۔ تو قرآن

کا فیصلہ ایک تو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اور دوسرا خود قرآن میں موجود ہے۔ (کہ میں ایسی کئی نمازیوں کی نمازیں ان کے منہ پے دے مارتا ہوں) یہ آیت کا ترجمہ ہے۔ جس میں صاف صاف اللہ تعالیٰ نے مطلب بھی کھول کر بیان کر دیا ہے۔ کہ جب تک کامل یکسوئی کے ساتھ اللہ کی عبادت نہ کی جائے۔ تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اسی طرح نماز میں دل کی حضوری کا ہونا اور دوسری ہر اللہ کی عبادت میں دل کی حضوری کا پایا جانا اس بات کی مکمل تصدیق ہے۔ کہ جیسا حدیث شریف میں وارد ہوا۔ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے کہ تم اس کو دیکھتے ہو۔ اس حدیث شریف میں بھی میرے نزدیک ایک جملے میں حضور نبی کریم ﷺ کو اس بات میں مزا آیا ہے۔ اور اسی مزے میں سچی لگن پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا کہ تم اللہ کو دیکھتے ہو۔ کہ نماز اور ہر دوسری عبادت میں اگر زبان اللہ کی کلام کے الفاظ بیان کر رہی ہے۔ تو اس میں دل کا حاضر ہونا اور زبان سے نکلنے والی آیات کا جو لبادل کا گواہی دینا بہت ضروری ہے۔ اور یہی وہ عمل ہے۔ جس سے کوئی بھی اللہ کی عبادت کرتے ہوئے اس کو دیکھ سکتا ہے۔ اور محسوس کر سکتا ہے۔ اور اگر ایسی کیفیت ہو جائے یا کسی فرد کی ایسی کیفیت بن جائے۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص رحمت پائی جائے گی۔ اور وہ خود بخود اللہ کے حکم سے ایسا کوئی کام نہیں کرے گا۔ جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ اور قرآن مجید میں عذاب دینے والی سزاؤں سے مطلع کیا ہے۔ اس کی وجہ اور ثبوت کہ جب نماز میں خالص نیت شمار کر کے اللہ کی عبادت کی جائے۔ اور اس حدیث پر عمل کیا جائے۔ تو پھر جب زبان الحمد للہ رب العلمین پڑھتی ہے۔ تو دل زبان سے نکلنے والی اس گواہی کی تصدیق اللہ کہہ کر دیتا ہے۔ پھر اسی طرح سے جو بھی قرآنی آیات منہ سے نکلتی ہیں۔ دل اللہ اللہ کہہ کر زبان سے نکلنے والی ان گواہیوں کی تصدیق اللہ اللہ پکار کر دیتا ہے۔ پھر اسی نماز یا کسی بھی عبادت میں جب کامل یکسوئی کے ساتھ توجہ کی جائے۔ اور نماز کو نماز سمجھ کر پڑھا جائے۔ اور اللہ سے تمام واقفیت حاصل ہو تو پھر اللہ کی خاص رحمت کا مستحق اور نبی کریم ﷺ کی حدیث کے پہلے الفاظ (کہ تم اللہ کو دیکھتے ہو) یقیناً ممکن بن کر

سامنے اللہ ہی کی رحمت کے ذریعے آجائے گا۔اگر کوئی اتنی کوشش اور لگن سے اس چیز کو حاصل کرنے اور پورے شوق سے اس کو حاصل کرنے میں پوری جدوجہد کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور اپنی رحمت اس شخص پر برسائے گا۔جو اس کو سمجھنے کیلئے۔پوری لگن اور محنت سے کوشش کرے گا۔اور اس کا نتیجہ ہر حال میں سو فیصدی رحمت اور اللہ کے کرم کی صورت میں ضرور نصیب میں ہوگا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کی ذرہ برابر بھی نیکی کو ضائع نہیں کرتا اس لئے میرے نزدیک کامل یکسوئی حاصل کرنا اور اس کا ہر عبادت میں ضرور ہونا سو فیصدی کامیاب نتائج برآمد کرتا ہے۔اس لئے چلہ کشی کرنے کیلئے بھی اس بات پر ضرور اور ضروری دھیان دے کر اس پر عمل کرکے کوئی بھی نخولی کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔اور اپنے تمام مقاصد میں ضرور کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔اس لئے کامل طور پر یکسوئی کو جو بھی اپنی نجی زندگی میں اپنا کر کوئی بھی کام کرے گا۔اس کو ضرور کامیابی ہوگی۔یکسوئی کا کام پوری طرح سے ایک ہی کام کی طرف بھرپور توجہ دینے سے ہے۔اور جس کام میں بھرپور توجہ ہوگی۔اسے کوئی بھی اپنی محنت کے ذریعے کر سکتا ہے۔

(18) چلے میں وقت کی پابندی اور موکلات کی آمد

تمام افراد اس بات کو بھی اچھی طرح سے ذہن نشین رکھیں۔کہ چلہ کرنے کے اعتبار سے پورا پروگرام ترتیب دے کر اور خصوصاً وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے اس میں کبھی تبدیلی کا مظاہرہ نہ کرے۔میں چلے میں جس وقت کے کرنے کا ارتکاب کرتا ہوں۔وہ بعد نماز عشاء وتر پڑھ کر دو نفل چلے کی کسی بھی نیت سے ادا کرکے پھر ساری رات فجر کی نماز سے کچھ دیر ہی پہلے اپنی پڑھائی ختم کریں۔اگر پڑھائی مکمل نہ ہو۔تو پھر فجر کی نماز پڑھ کر اپنی پڑھائی کو مکمل کرکے ختم کریں۔چلہ شروع کرنے سے پہلے دو یا چار نفل چلے کی کامیابی کی نیت سے ادا کریں۔اور فجر کی نماز سے پہلے پھر دو یا چار نفل شکرانے کے ادا کریں۔پھر نماز فجر ادا کریں۔چلہ کرنے میں رات کے وقت کا اس لئے انتخاب کیا جاتا ہے۔کہ ہر طرف تنہائی اور سکون پایا جاتا ہے۔اور دوسرے تمام افراد رات کو سو کر

گزارتے ہیں۔اور اللہ کے دوست اپنے دوست سے ملنے کیلئے اگر تنہائی میں ملیں تو اچھی بات ہے۔اور اپنے دوست کیلئے پورا پروگرام ترتیب دیتے ہیں۔کیونکہ یہ دوست سب سے خاص الخاص اور سب مخلوقات کے پیدا کرنے والا ہے۔اور سب مخلوق کا اکیلا ہی معبود ہے۔اس لئے اس سے ملاقات یا اس کی خاص توجہ حاصل کرنے کیلئے۔خاص طور سے اہتمام کیا جائے۔اور جس طرح با جماعت نماز ادا کرنے کیلئے وقت کی خاص پابندی کی جاتی ہے۔اسی طرح چلے میں بھی خصوصاً وقت کی پابندی کا خاص طور سے خیال رکھا جاتا ہے۔جو کامیابی دلوانے میں آسانی پیدا کرتی ہے۔اور ان تمام خطرات سے ہمیشہ محفوظ رکھنا ہے۔جس میں شر شیطان اور اس کے چیلوں کا ہر وار خطا ہی جاتا ہے۔چونکہ شیطان انسان اور اللہ کے درمیان کسی بھی تعلق کے پیدا ہونے کے خلاف ہے۔اور آدم اور آدم کی تمام اولاد کا ازلی دشمن ہے۔اس لئے یہ ہر انسان کی ٹوہ میں لگا رہتا ہے۔جو منجانب اللہ متوجہ ہونے کا ارادہ کرے۔اور جب شیطان کو کسی انسان کے چلے کے پروگرام کا پتہ چلتا ہے۔تو یہ س شخص کو زیر کرنے اور کبھی بھی اس کو کامیاب نہ ہونے والے ان تمام راستوں کا راستہ دکھاتا ہے۔کہ اگر انسان اس کے کسی بھی راستے پر چل پڑے تو ساری زندگی گمراہی،اور کوچہ بہ کوچہ دیوانوں کی طرح مارے مارے پھرتے رہنے اس ان کو کوئی بھی نہیں بچا سکتا جب تک کہ پھر ان پر اللہ کی مدد غالب نہ ہو۔اور اللہ تعالیٰ خاص طور پر اپنے بندوں کی کوتاہیوں اور غلطیوں کو معاف نہ کر دے۔اور بے شک اللہ ہر کسی کو معاف کرنے والا غفور اور رحیم ہے۔اور ہر حال میں اپنے بندوں پر رحمت برسانے والا ہے۔اب وقت کی غلطی اور اس پر پابندی نہ کرنے سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔وہ آپ غور سے دیکھیں اور پھر خود فیصلہ کریں۔کہ ان باتوں میں کس حد تک سچائی ہے۔کہ جس وقت چلے کا پورا پروگرام بنایا جاتا ہے۔اور اس کو خواہ عشاء کی نماز کے بعد کرنے کا ارادہ کرے۔یا کسی اور وقت سے اس کو شروع اور ختم کرے۔اور جب اسم الٰہی،آیت قرآنی،یا کسی سورۃ شریف کا چلہ کیا جاتا ہے۔تو اس اسم،آیت،یا سورۃ شریف کے متعلقہ روحانی فرشتے یعنی موکل اس اسم الٰہی،قرآنی

آیات، یا سورۃ شریف پر مامور ہوتے ہیں۔ اور اللہ کی طرف سے ان کو اسی بات کا حکم ہوتا ہے۔ کہ جو انسان بھی اللہ کو جس اسم الٰہی، یا قرآنی آیت کے ذریعے پڑھ کر پکارتا ہے۔ تو اس کلام پاک کے ماتحت موکلات اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ اور اس فرد کو مصیبت یا پریشانی سے نکالنے کیلئے کوئی تدبیر کرتے ہیں۔ جس سے وہ شخص جو اللہ کو کسی بھی صفت سے پکار رہا ہوتا ہے۔ اس کا ہر جائز کام مکمل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ موکلات کسی کے پاس ظاہر طور پر آتے ہیں۔ اور کسی کو خواب میں ملتے ہیں۔ اور ان کو ان کی متعلقہ مصیبتوں کے چھٹکارے کا صحیح حل بتاتے ہیں۔ اور پھر رخصت ہو جاتے ہیں۔ اور بعض افراد کے پاس یہ آتے تو ضرور ہیں۔ جو مصیبت میں اللہ کو اس کے صفاتی ناموں سے پکارتے ہیں۔ مگر یہ اس شخص کی ظاہری اور باطنی کیفیت سے مکمل طور پر باخبر ہوتے ہیں۔ اور اس کو کسی بھی طریقے سے کچھ بھی نہیں بتاتے اور نہ ہی ان کو اپنی ظاہری حالت میں ملتے ہیں۔ بلکہ اس شخص کی مشکل اور مصیبت کو دور کر کے خود چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ اس بات سے بھی باخبر ہوتے ہیں۔ کہ اگر یہ کسی انسان کے سامنے آئیں تو ہو سکتا ہے۔ کہ ان کو دیکھ کر کسی کی دل کی دھڑکن ہی بند ہو جائے۔ یا اس کا اپنے ہی ہاتھوں سے کوئی نقصان ہو جائے۔ کیونکہ ان تمام افراد کو چلے کے کرنے سے کوئی لگاؤ نہیں ہوتا بلکہ صرف اپنی مشکل اور مصیبت میں اللہ کو کسی ورد کے ذریعے پکار کر اپنی مصیبت سے بری ہونا ہوتا ہے۔ یعنی اگر کوئی فرد بہت پریشان ہو تو وہ یا تو خود یا کسی سے پوچھ کر کسی اسم الٰہی کا اپنی مصیبت کو رد کرنے کیلئے اس کا وظیفہ کرتا ہے۔ اور اس کا مقصد چلہ کرنا نہیں ہوتا اس سے موکلات نہیں ملتے اور صرف اس کی متعلقہ پریشانی کو حل کر کے رخصت ہو جاتے ہیں۔ اور اس فرد کا بھی ایک ہی مقصد صرف اپنے کام کی تکمیل کیلئے اس کو حل کرنا ہوتا ہے۔ نا کہ ان موکلات کو اپنے تابع و فرمانبردار کرنے سے کیونکہ اس فرد نے اس اسم الٰہی کی تاثیر سے اپنی مشکلات کو ختم کروانا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جو افراد قرآنی آیات یا کسی اسم الٰہی کا چلہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کا سو فیصدی ایک ہی مشن ہوتا ہے۔ کہ ان موکلات کو اپنے قابو میں کیا جائے اور ان سے بوقت ضرورت ہر طرح

کا کام لیا جا سکے ان کاموں کا تعلق خواہ جائز ہو یا ناجائز اس سے ان افراد کو کائی سروکار نہیں ہوتی۔ اور ایسے افراد ہی گھاٹے میں رہتے ہیں۔ کیونکہ میں روحانی نورانی موکلات کا کسی انسان کے بس میں ہونا اور ایک انسان کے تابع و فرمانبردار ہونے سے متفق نہیں اس کی بہت ساری وجوہات ہیں۔ اور یہ تمام وجوہات سچائی اور ثبوت پر مبنی ہیں۔ بہر حال انسان کا موکلات سے رابطہ کرنا اور ان سے نیک کاموں میں مدد چاہنا یہ میرے نزدیک ٹھیک اور جائز ہے۔ پھر کسی اسم الٰہی یا قرآن مجید کی تلاوت سے ان کو بلانا ان کو دعوت دینا اور مشکل کے وقت ان سے راز و نیاز میں باتیں کرنا یہ سب انتھک محنت کے بعد درست ہے۔ اور اس کی کئی وجوہات ہیں۔ مثلاً اگر کوئی فرد روحانی موکل سے رابطہ پیدا کرنے کیلئے۔ کوئی چلہ کرتا ہے۔ اور یہ چلہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو وہ روحانی موکل اس فرد سے مانوس ہو جاتا ہے۔ جس نے (۴۰) دنوں تک اتنی محنت کی ہے۔ جو واقعی محنت کہلاتی ہے۔ اور جس کا واقعی نام محنت ہے۔ تو اس کے ذریعے موکل سے رابطہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور موکل اپنے آنے اور جانے کا مخصوص راز اس فرد پر روشناس کرواتا ہے۔ اور جب وہ فرد کسی مصیبت یا پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو جب اس طریقے کو آزمایا جاتا ہے۔ جو موکل خود بتاتا ہے۔ تو وہ بہت جلد اس فرد کے پاس حاضر ہو جاتا ہے۔ اور اس کے پاس اس کے ہر دکھ اور درد اور مصیبتوں کا حل موجود ہوتا ہے۔ جو سب سچائی پر مبنی ہوتا ہے۔ اور پھر اس روحانی موکل کے بتائے گئے طریقے پر عمل کر کے وہ شخص کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی دوسرا فرد یا دوسرے افراد روحانی موکلات سے رابطہ پیدا کرنے والے افراد سے ملتے ہیں۔ اور اپنی پریشانیوں سے ان کو آگاہ کرتے ہیں۔ تو پھر یہ اسی موکل کا سہارا لیتے ہوئے ان کو بلاتے ہیں۔ ان سے ان افراد کی مشکلات و مصیبتوں میں گھر جانے کی وجوہات بیان کرتے ہیں۔ اور پھر وہ ان مصیبتوں سے نکلنے کا ایک ہی ایسا راستہ بتاتے ہیں۔ جس پر عمل کر کے کوئی بھی ضرور کامیاب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے روحانی فرشتے بھی کسی جھوٹ کا سہارا نہیں لیتے اور نہ ہی جھوٹ بولنا پسند کرتے ہیں۔ اور اگر انسان تحمل سے کام لے اور موکل سے رابطہ بھی اس کا نہ ہو۔ تو

پھر چاہے یہ جھوٹ بولے یا سچ سب ایک برابر ہے۔ کیونکہ میرے نزدیک موکلات سے رابطہ پیدا کرنا صرف اور صرف اللہ کی خاص رحمت اور عنائیت کا نام ہے۔ اور اللہ بے پرواہ ہے۔ وہ جس پر چاہے رحمت برسائے اور جس کو زحمت میں مبتلا کردے۔ جس کو چاہے اس فن میں مکمل عبور بخشے اور جس کو چاہے اس علم کا ایک نقطہ بھی نہ بخشے یہ سب خالق کائنات کے کام ہیں۔ وہ سب کچھ کرنے پر قادر ہے۔ اور انسان ہر لمحہ اس کا اور صرف اسی کا محتاج ہے۔ اور جب تک خاص اللہ کی رحمت نہیں ہو جاتی تو پھر ایک سو ایک چلے کرلیں۔ نتیجہ زیرو ہی نکلے گا۔ مطلب موکلات سے رابطہ کبھی بھی پیدا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر کوئی اللہ کے صفاتی ناموں کو ورد کرے یا اس کی عبادت کرے تو اس کا بدلہ اور اجر اللہ سے نیکیوں اور ثواب کی صورت میں مل کر رہے گا۔ لیکن کسی موکل سے رابطہ نہیں ہوگا۔ اور اپنے موکل سے رابطہ کرنے والے امورات میں ناکامیاب ہی رہے گا۔ صرف اس صورت میں جب تک اللہ کے ہر اس فرمان کی تائیدنہ کی جائے۔ جو اللہ اپنے بندوں سے کروانا چاہتا ہے۔ کیونکہ جو اللہ کے فرمانبردار نہیں ہوگا۔ وہ موکل کو بھی اپنے فرمانبردار نہیں کرسکے گا۔ جو اللہ کے آگے نہیں جھکے گا۔ وہ کسی موکل کو اپنے آگے کیا جھکائے گا۔ اور پڑھنے والے عقلمندوں کیلئے میرے پاس اس مثال سے بڑھ کر کوئی مثال نہیں ہے۔ کہ اللہ وہ ہستی اور مالک حقیقی ہے۔ جس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ وہ سب سے اعلیٰ اور عالیشان ہے۔ اور بے شک وہ بہت بڑا رحیم اور کریم ہے۔ ایک انسان ہی جلد باز اور شکر ادا نہیں کرتا اور اس کی رحمت کو صحیح طرح سے پہچاننے میں خود غلطی کا شکار ہے۔

(19) جو افراد چلے میں وقت کی پابندی نہیں کرتے

جب چلہ کرنے کا پورا پروگرام ترتیب دیا جاتا ہے۔ اور اس وقت اپنے مصلے پر بیٹھ کر اسم الہی یا کسی سورۃ کی تعداد کے لحاظ سے اس کی زکات ادا کی جاتی ہے۔ تو اس کے متعلقہ موکل اس صاحب چلہ افراد کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ ان کے آنے میں خواہ ایک دن لگے یا دس دن اس بات سے متعلق کسی کو سروکار نہیں ہونی چاہئے۔ بلکہ موکل چالیس یا اکیس دنوں میں ضرور حاضر ہوتے

ہیں۔ اور صاحب چلہ کی تمام حرکات وسکنات کو بغور دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اور جو بھی ان کی زبان سے نکلتا ہے۔ اسے بھی یہ سنتے ہیں۔ پھر صاحب چلہ کی محنت اور ریاضت کے متعلق اس کو کسی مقام پر بٹھانے کا سوچتے ہیں۔ اور اللہ کے حکم کا انتظار کرتے ہیں۔ مثلاً یہ اس شخص پر خاص اللہ کی رحمت ہے۔ اور یہ اپنے اس مقصد کی خاطر بہت زیادہ محنت کررہا ہے۔ اور کتنی لگن سے اپنے خالق حقیقی کا نام پکار رہا ہے۔ اور کتنی پاکی کی حالت میں بیٹھا ہوا ہے۔ اور یہ خاص اللہ ہی کی رحمت کا طلبگار ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور پھر یہ روزانہ اس فرد کے متعلقہ وقت کے مطابق اس کے پڑھائی پڑھتے ہوئے۔ اسی وقت حاضر ہو جاتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ اتنے دنوں تک چلتا رہتا ہے۔ جتنے دنوں کا کسی صاحب نے اس کو مکمل کرنے کا ارادہ کیا ہوتا ہے۔ اس صورت میں ہدایت کے طور پر صاحب عمل اپنے وقت مقررہ سے دس منٹ پہلے ہی اپنے مصلے پر تیاری کی حالت میں بیٹھ جائے۔ کیونکہ اگر کوئی صاحب خود وقت کی پابندی نہیں کرے گا۔ تو روحانی موکلات کو اس فرد کا انتظار کرنا پڑے گا۔ جو سرا سر نقصان دہ ہے۔ اس لئے کہ چلہ میں روحانی موکلات نے اس صاحب کی آزمائش کرنی ہوتی ہے۔ کہ یہ کیا کر رہا ہے؟ اور کیوں کر رہا ہے؟ اس لئے افراد بھی چلہ کرنے کا ارادہ کریں۔ وہ اس بات کو بھی ضرور یاد رکھیں۔ کہ ان روحانی موکلات کو کسی بھی صورت میں بیوقوف نہیں بنایا جاسکتا کیونکہ روحانی موکلات کا شمار خاصان خدا میں سے ہوتا ہے۔ کسی عام شخص کی طرح نہیں بلکہ یہ اللہ کے بہت نزدیک ہوتے ہیں۔ ان کی دعا اور بد دعا دونوں ہی کامل اثر رکھتی ہیں۔ اس لئے کہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہر حکم ماننے پر مامور ہوتے ہیں۔ اور اللہ کی مدد و طاقت سے یہ بہت طاقتور ہوتے ہیں۔ اور اپنے اندر بہت زیادہ روحانیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ نفسانی تمام خواہشات سے بالکل پاک ہوتے ہیں۔ ان میں روحانی نظام کو توڑنے اور جوڑنے کا وصف بھی اللہ کی بخشی ہوئی طاقت سے زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص چلے کے صحیح معنوں سے واقف کار نہ ہو اور بیوقوفانہ طور پر کسی بھی چلے کو کرنے میں مصروف ہو۔ اور ان روحانی موکلات کو اگر اس کی ان حرکات پر غصہ

آجائے تو یہ اس شخص کے راستے میں اس کو سزا دینے کی خاطر اور اس کو آئندہ کیلئے نصیحت کروانے کیلئے۔ ایسی آزمائش میں ڈال دیتے ہیں۔ کہ پھر ان افراد کا دیوانوں کی طرح گلیوں میں پھرنا ان کی زندگی کا ایک ایسا حصہ بنا دیتے ہیں۔ جو کبھی بھی بدلا نہیں جا سکتا ایسا ہونے میں زیادہ قصوروار کون ہوگا؟ یقیناً وہ فرد جس کو چلے کے قائدہ اور قانون سے ذرا سی بھی واقفیت نہیں ہوگی۔ اور اگر چلے کو کوئی بھی بہت کچھ سمجھ کر اور اس کے کرنے میں مکمل تیاری کر کے اس کا اہتمام کرتا ہے۔ تو روحانی موکلات اس فرد کے ساتھ کسی بھی قسم کی کوئی زیادتی نہیں کرتے اور ان کو ان کی محنت کا صلہ ضرور دیتے ہیں۔ اور کسی بھی چلے میں بیٹھے افراد کو اگر یہ آزمائیں بھی تو یہ افراد ان کی آزمائش میں کامیاب ہی ہونگے۔ اس لئے کہ ان کی پہلے سے پوری تیاری مکمل ہے۔ اور چلہ کرنے کیلئے۔ تمام ترکیبوں کو سمجھا ہوگا۔ جس میں کسی بھی آزمائش پر پورا اترا جا سکے ایسی صورت میں کامیابی یقینی بن جاتی ہے۔ اور بے یقینی کا نام و نشان نہیں رہتا اور انسان یا اس فرد کے کام اس کی اپنی سچی لگن، پاکی، طہارت، اور اللہ کی رحمت ہی کام آتی ہے۔ جس کے عوض ان کا روحانی موکلات سے رابطہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(20) نوری موکل صاحب چلہ کو کن چیزوں سے مطلع کرتا ہے

اگر کوئی فرد چلے میں بھرپور کامیابی کے ساتھ کامیاب ہو جائے تو یہ درج ذیل ان امور میں ان سے مدد لے سکتا ہے اس کے علاوہ نہیں۔

(1) جادو سے ہر طرح کی مکمل نجات ۔ جس فرد کا موکل سے رابطہ پیدا ہو چکا ہو تو اگر اس سے کوئی دوسرا شخص کسی بھی جادو میں مبتلا ہو تو یہ اس روحانی نورانی موکل کی مدد سے اس فرد پر کیئے گئے جادو والی اشیاء کو زائل کروا کر اسی وقت صحتمند بنا سکتے ہیں۔

(2) جادو کرنے والے کی طرف اس کی جادو بھری اشیاء کو اسی پر واپس لوٹانے کی طاقت ہونا ۔ اگر کسی پر کسی جادوگر نے جادو کر دیا ہو اور اس کو کہیں سے بھی شفاء نہ ملتی ہو۔ تو صاحب موکل افراد اس کی مدد اسی جادوگر کا کیا ہوا جادو اسی کے الفاظ میں لوٹانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور اس

جادوگر کا جادو ان پر کسی بھی طور کارگر نہیں ہو سکتا۔

(3) کسی کی چوری ہو جانے کے سلسلے میں چور اور چوری شدہ اشیاء کو واپس منگوانا صاحب روحانی نورانی موکلات سے رابطہ رکھنے والے افراد کسی بھی چوری شدہ شے کو اسی وقت حاضر کر سکتے ہیں۔ اور چور کا پورا حلیہ اور اس کے رہنے کی جگہ تک کو جان لیتے ہیں۔ آگے اس کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ یہ صاحب چلہ افراد ہی کر سکتے ہیں۔

(4) اللہ کی طرف مائل ہونے میں بھرپور اور وزن دار مدد کرنا ۔ اگر ان افراد سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے مخفی اسرار دیکھنے یا محسوس کرنے کی خواہش کرے۔ تو یہ اس روحانی موکل کی مدد سے ایسا ٹھوس وظیفہ، اس کے کرنے کا صحیح وقت، اور سو فیصدی اس مقصد میں کامیاب ہونے کا طریقہ بتا کر کامیاب بنا دیتے ہیں۔ اور یہ سب اللہ ہی کی مدد سے ممکن ہو جاتا ہے۔

(5) اللہ کی عبادت کرنے میں دل کی حضوری کا حاصل ہونا ۔ صاحب روحانی و نورانی موکلات دوسرے افراد کو اس راز سے بھی آشنا کروا سکتے ہیں۔ کہ جب انسان اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ تو اس کے منہ سے نکلنے والے قرآنی حروف زبان پر گواہی دیتے ہیں۔ اور دل اللہ کہہ کر اس کی تصدیق کرتا ہے۔ کیونکہ ان کی تمام ان رازوں سے مکمل واقفیت ہوتی ہے۔ جو ایک عام آدمی کی سمجھ سے باہر ہے۔

(6) اپنے گھر یا مسجد میں نماز نیت کر کے حضور نبی کریم ﷺ کی حضوری میں حاضر ہونا ۔ یہ عوام الناس کے سامنے یا مخفی طور پر اگر اللہ کی عبادت کریں۔ تو ان کا باطن حضور نبی کریم ﷺ کے پاس موجود ہوتا ہے۔ اور یہ اس راز سے کسی کو بھی واقفیت دلوا سکتے ہیں۔

(7) ہر بات کے ہر پہلو میں وزن رکھنا ۔ اگر کوئی بھی ان سے کسی بھی بات کے متعلق پوچھے تو ان کا جواب ایسا ہوتا ہے۔ کہ سننے والا حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔ اس لئے کہ ان کی بنیاد سچائی پر مبنی ہوتی ہے۔ یہ افراد ہر اس بات سے دوسرے شخص کو مطلع کر دیں گے۔ جس کے

بارے میں یہ خود بھی نہیں جانتے ہونگے۔اور حیرت اسی بات کی ہوتی ہے۔

(8) اولاد نہ ہونے والے اسباب سے متعلق پوری معلومات فراہم کرنا اور اگر نصیب میں اولاد ہو تو اس کا ایسا حل یا علاج دریافت کرنا جس کے باعث اولاد پیدا ہو جائے۔

(9) ہر مشکل میں گرفتار شخص کو باسانی ایسا حل بتانا کہ چند منٹوں، گھنٹوں، یا چند دنوں میں اس کی مصیبت و پریشانی کا مکمل خاتمہ ہونا۔

(10) بزرگان دین کی زیارات خود کرنا اور دوسروں کو کروانا۔

(11) حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کروانا اور اس کا صحیح طریقہ بتانا۔

(12) ان علوم کا پڑھانا اور سکھانا جس کے متعلق ایک عام آدمی نہیں جانتا۔

(13) صاحب چلہ فرد کو خاص اللہ کا محتاج کرنا، تاکہ دوسرے افراد ان کی ضروریات پوری کریں۔

(14) کسی دوسرے افراد کو پریشان کرنے والے جنات، آسیب، چڑیل، اور ہر بلا، کا سرے سے خاتمہ کرنا۔

(15) اللہ کی رحمت اور برکت سے موکل کو معلوم ہونے والے فیض کو صاحب چلہ فرد پر عیاں کرنا اور لوگوں کا زیادہ سے زیادہ ان سے فیض یاب ہونا۔اور اس کے علاوہ حق و سچ پر جتنی بھی نصیحتیں، ھدایتیں، اور بھلائی کے سب کاموں کے کرنے کیلئے۔نوری موکل صاحب چلہ فرد کو مطلع کرتا ہے۔اور زیادہ سے زیادہ اچھے کاموں کی طرف بلاتا ہے۔اور ان سے رابطہ کرنے والے اشخاص پھر دوسروں افراد کے سو فیصدی کام کرسکتے ہیں۔

(21) چلے کے آغاز سے اختتام تک نظارے

صاحب چلہ جب چلہ کرنے کیلئے بیٹھتا ہے۔تو اس کو کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا اور ان کی اپنی یہ خواہش ہوتی ہے۔کہ ان کو کچھ محسوس ہو۔یا کچھ نظر آئے۔لیکن ایسا ایک دم نہیں ہوتا

محسوس کروانے والے اور ظاہر ادکھانے والے امور پندرہ دن چھوڑ کر سولھویں دن اپنے پورے بندوبست کے ساتھ اڈ کر آتے ہیں۔اور صاحب چلہ کی تمام حرکات و سکنات کو دیکھتے ہیں۔اور اس کو کسی نہ کسی طریقے سے بلانے یا اس کی توجہ ہٹانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔اور سب سے پہلے ان کا دھیان اور توجہ جس چیز پر پڑتی ہے۔وہ صاحب چلہ کا حصار یعنی (کنڈل) ہوتا ہے۔جس سے صاحب چلہ نے اپنے آپ کو کیلا ہوتا ہے۔اور اس مخلوق کے شر سے بچنے کیلئے لگایا ہوتا ہے۔جو مخلوق ان کا نقصان کرنے سے بھی گریز نہیں کرتی۔اور ان چیزوں کا تعلق عالم علوی (نوری فرشتوں) کے علاوہ عالم سفلی (ناری فرشتے) سے ہوتا ہے۔اور بعض اوقات جنات کی مخلوق بھی اس میں خلل پیدا کرکے صاحب چلہ کا نقصان کرسکتے ہیں۔اور یہ تمام کی تمام مخلوقات کی نظر صاحب چلہ کے حصار پر ہوتی ہے۔کہ اس میں کتنی طاقت اور اثر ہے۔اب جتنا کمال کا حصار ان افراد نے لگایا ہوگا۔یہ مخلوق ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گی۔اور جتنا ناقص ان کا حصار ہوگا۔تو یہ مخلوق ان کا حصار توڑ کر اندر داخل ہو جائے گی۔اور آگے ان کی مرضی کہ یہ صاحب چلہ سے کیا سلوک کرتے ہیں۔یہ تمام مخلوق اس بات کو دیکھتی ہے۔کہ حصار کس نوعیت کی ہے؟ اپنے کتنے وزن میں ہے؟ اور ایسا کون سا طریقہ ہے۔جس سے اس کو جوڑا گیا ہے۔اور ایسا کون سا طریقہ ہے۔جس سے یہ ٹوٹ جائیگی۔اور یہ یقیناً اس حصار کو توڑنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔اور اگر کسی صاحب کے حصار لگانے میں ذرا سی بھی کوئی کمی رہ جائے۔یا حصار ہی ٹھیک نہ ہو۔تو یہ یقینی ہلاکت ہے۔کیونکہ جو نظارہ صاحب چلہ اپنی حصار کے باہر دیکھ رہا ہوتا ہے۔وہ سب اندر آجاتا ہے اور پھر قلب کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔کیونکہ حصار کا توڑ ہی موت ہے۔اور باہر دیکھنے والا نظارہ سب موت اور ہلاکت پر مبنی ہوتا ہے۔ان سے مکمل طور پر جان چھڑوانے کا ایک طریقہ تو اپنی حصار بہت مضبوط ہونی چاہئے۔یا ان کا مرشد صاحب کشف و کرامت والا ہو۔جو ان کو ان تمام مخلوقات سے بچالے کیونکہ یہ پیر ان کو بچانے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔اس کے علاوہ اپنے اپنے سلسلے بنے ہوتے ہیں۔اور سب اپنے طور و طریقہ

کے حساب سے چلتے ہیں۔ کیونکہ مادی دنیا کے اصول و قوانین کے ساتھ ساتھ ان چیزوں کے بھی اصول اور قوانین ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے انسان کسی کوتاہی اور جہالت میں مبتلا نہیں ہوتا۔ اس لئے آگے جو سلسلہ درج ہوگا۔ وہ سارا حصارات سے متعلق ہوگا۔ جو چلہ کرنے میں اس کی جان اور روح ہے۔ جس نے تمام ہدایات کے ساتھ اپنی حصار کو پکا کر لیا تو گویا اس نے اپنے گرد ایسا قلعہ چن لیا جس کو توڑنے میں جتنا وقت لگے گا۔ تب تک وہ کامیابی کے دروازے کے اندر داخل ہو چکا ہوگا۔ اور جو مخلوق اس کو توڑنے کیلئے آئیگی وہ لاچار ہو کر جہاں سے آئی تھی وہیں پر واپس جائیگی۔ اور چلہ کرتے وقت جب ناری مخلوق حاضر ہوتی ہے۔ تو سب سے پہلی کوشش ان کی حصار توڑ کر اندر گھسنے کی ہوتی ہے۔ اور اگر اس میں ان کو ناکامیابی ہو تو یہ دوسرے طریقہ کو آزماتے ہوئے پوری طرح صاحب چلہ کے دھیان اور یکسوئی کو توڑنے کی کوشش کرتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی صاحب چلہ میں مگن ہو کر لگن سے اپنی پڑھائی کر رہا ہے۔ تو صاحب چلہ کی والدہ کی آواز آئیگی کہ میری بات سنو یہ نہ کرو یہ تمہیں فائدہ نہیں دے گا۔ اگر یہ شادی شدہ ہیں تو ان کی شریک حیات کی آواز میں ان کو اس کام سے روکا جائیگا۔ اگر یہ صاحب اولاد ہیں۔ تو ان کی اولاد رو رو کر انہیں اس کام سے منع کریگی۔ اور اس ساری کیفیت کا حقیقت سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ یعنی ان کو جو آواز اپنی والدہ کی سنائی دے رہی ہے۔ اس کے لئے ان کی والدہ کا زندہ ہونا یا نہ ہونا ایک برابر ہے۔ اسی طرح ان کے ان تمام رشتہ داروں کی آوازیں آئیگی جو اس دنیا میں نہیں ہونگے۔ اس سے متعلق خواہ ان میں سے کوئی زندہ ہو یا نہ ہو یہ ان تمام کو ان کی ظاہری زندگی سے متعلق اپنے سامنے دیکھیں گے۔ اور یہ سب ان کو روکنے کی بھرپور کوشش ہی کرینگے۔ چلے کے دوران اگر ایسا واقعہ بھی آجائے تو قلب کی دھڑکن بند ہو سکتی ہے۔ لیکن یہاں ایک اور ہدایت ان افراد کیلئے۔ کہ یہ ذرہ برابر ان شکلوں یا آوازوں پر غور نہ کریں۔ کیونکہ نہ تو یہ شکلیں ان کے اپنوں کی ہیں۔ اور نہ ہی آوازیں اس لئے ان باتوں پر غور کرنے کی بجائے صرف اپنی پڑھائی میں مگن رہیں۔ اور ان آوازوں کو اپنے کان میں نہ پڑنے دیں۔ اور جیسے

جیسے یہ آواز بلند ہو آپ ویسے ہی اپنی پڑھائی کو با بلند آواز میں پڑھیں۔ اور پر جلال و دبدبے کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ اپنے ورد کو آرام اور سکون سے پڑھیں۔ اور ساتھ ہی اپنے پیر و مرشد کا کامل تصور باندھیں۔ کہ وہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ اللہ کے حکم سے اللہ مدد فرمائے گا۔ اور ان افراد کو ضرور حوصلہ بخشے گا۔ جو ان کو گمراہ کرنے پر تلا ہوگا۔ بلکہ کامیابی و کامرانی سے اللہ انہیں کامیاب ہی کرے گا۔ اس دوران صاحب چلہ کبھی بھی جلد بازی سے کام نہ لیں۔ بلکہ بہت صبر و تحمل کے ساتھ اپنی پڑھائی کو پڑھتے رہیں اور قلب حضوری کو کامل یکسوئی کے ساتھ جاری رکھیں۔ ڈرنے یا اپنے اوپر خوف طاری کرنے کے علاوہ یہی سمجھیں کہ میں دنیاداری میں اچھے کام کرنا چاہتا ہوں اور دنیا اس کو اپنی باتوں سے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دیتی اسی طرح ناری مخلوق بھی یہی چاہتی ہے۔ کہ یہ اپنے اس مقصد میں کامیاب نہ ہو۔ بات چاہے دنیا کی ہو یا دین کی برے افراد اچھے کاموں سے روکتے ہیں۔ اور اچھے افراد ثابت قدمی کے ساتھ اپنی راہ پر گذرتے گذرتے گذر جاتے ہیں۔ لیکن صحیح جگہ پر پہنچنے کیلئے ثابت قدمی کے ساتھ گذرنا ہوگا۔ اگر ثابت قدمی نہیں ہوگی۔ تو گذرا نہیں جاسکے گا۔

(22) چلے میں جو شرط طے پا جائے اس کا کوئی نعم البدل نہیں

اس بات کو بھی تمام افراد یاد رکھیں کہ خواہ چلہ موکلات سے رابطہ کرنے کیلئے کیا جائے یا جنات کی مخلوق کو تابع کرنے کا یا اپنے ہمزاد پر قابو پانے کیلئے کیا جائے۔ تمام چلوں میں اختتام پر کسی بھی مخلوق کے ساتھ کوئی شرط طے پا جانے کے بعد ساری زندگی کیلئے پابند ہونا پڑتا ہے۔ اور دوران زندگی یعنی اپنی موت سے پہلے تک جس بات کا بھی معاہدہ یا شرط طے پائی جائے گی۔ اس کا کوئی نعم البدل نہیں ہو سکتا اس لئے چلے کے اختتام پر بہت سوچ سمجھ کر کوئی بھی شرط یا معاہدہ طے پائیں کیونکہ اس کی بھی پابندی نہ کرنے سے بہت سخت سزا کے آپ مستحق ہو سکتے ہیں۔ اور آپ کو ماسوائے اللہ کوئی نہیں بچا سکتا اور اللہ بے شک ہر سچائی کا ساتھ دیتا ہے۔ اور معاہدہ پورا کرنے والوں کو بھی دوست اور اچھا سمجھتا ہے۔ اس لئے شرط کے نعم البدل کی بات جب بھی چھڑے گی۔ وہ انسان کی

ہی طرف سے چھڑے گی۔اور اس لحاظ سے اپنے فائدے اور نقصان کا ذمہ دار خود صاحب چلہ ہی ہو گا۔اور اس صورت میں روحانیت والے تمام سلسلے اپنے راستے چلتے رہتے ہیں۔لیکن ایک انسان ہی ان سلسلوں کو آزمانے ، توڑنے ، جوڑنے ، کی ٹوہ میں لگا رہتا ہے۔اس لئے کبھی بھی ایسا کام مت کیجئے۔جس سے اس روحانی مخلوق کو نفرت ہو یا یہ جس کام کو پسند نہ کرتے ہوں۔ایسا کام کبھی نہیں کرنا چاہئے بلکہ معاہدہ طے پانے کے بعد ان کو جو اچھا لگے گا یہ وہی کام کریں۔کیونکہ روحانی نورانی موکلات زیادہ اچھے کاموں کی طرف رغبت دلواتے ہیں۔اور ان کاموں کے کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔جو اللہ اور اس کا رسول ﷺ پسند فرماتے ہیں۔اور اصل میں چلہ کے تخت کے بدلے پر تب ہی آتے اور حاضر ہوتے ہیں۔جب ان افراد کا ظاہر اور باطن دھل کر صاف طرح سے نکھر آتا ہے۔جس طرح ایک سفید رنگ کا کپڑا ہوتا ہے۔اور پھر اللہ کی پاک کلام اس سفید کپڑے پر اللہ کی رحمت سے وہ بیل بوٹے بناتی ہے۔جس کو ہر دیکھنے والی آنکھ ادب سے دیکھتی ہے۔اور دوسرے افراد کے قریب معزز اور معتبر ہوتی ہے۔

(23) چلے میں پیر و مرشد یا استاد کی اجازت لازمی ہے۔

اگر چلہ کرنے سے پہلے کسی استاد یا اپنے پیر و مرشد سے اجازت نہ حاصل کی ہو۔تو چلے کو قطعی نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ عمل کو پڑھنے اور اس کی (۴۰) دن ڈیوٹی کے دوران جن حالات و واقعات سے گزرنا پڑتا ہے۔وہ صاحب عمل پہلے سے ہی بتا دیتے ہیں۔کہ تمھارے ساتھ دوران چلہ یہ باتیں ظہور میں آئیں گی۔پھر چلہ کے دوران کسی مصیبت یا پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اور اگر کسی بھی عمل کے چلے کو بغیر اجازت شروع کر دیں گے۔تو یقیناً طور پر اس میں رجعت کا سامنا ہو گا۔تو رجعت ایک صاحب چلہ کی زندگی میں ایک ایسا ٹھہراؤ ہے۔جو جہاں پر کھڑا ہوتا ہے۔وہاں سے ایک قدم بھی سرکنے کا نام نہیں لیتا پھر دنیاوی زندگی میں ایسے ایسے حالات و واقعات سے گزرنا پڑتا ہے۔جو شاید صاحب چلہ نے سوچا بھی نہ ہو۔مثلاً اگر چلہ کرنے سے پہلے اس کی مکمل منصوبہ

بندی نہ کی گئی ہو۔اور عمل کو چلے کے طور پر کرنے کا بھی شوق صادق ہو۔تو بغیر اجازت کے چلہ تو شروع کیا جا سکتا ہے۔مگر یہ مکمل نہیں ہو گا۔اور چلہ کرنے والے افراد اپنی (۴۰) دن کی ریاضت کے بعد اس بات پر اترائیں گے۔کہ انہوں نے چلہ مکمل کر لیا ہے۔مگر وقت کے ساتھ ساتھ ان کو اس بات کی کمی ضرور محسوس ہو گی۔کہ چلہ مکمل ہونے کے عوض جو کچھ ملتا ہے۔وہ تو ان کو ملا ہی نہیں اور پھر دن بدن یہ پریشانیوں اور مصیبتوں کی لپیٹ میں اس طرح آئینگے۔کہ ان گھر میں ہر وقت بے سکونی ہو گی۔جبکہ چلہ کرنے سے پہلے ان کے گھر میں ہر طرح کا سکون اور امن و امان ہو گا۔گھر میں ہر چھوٹا بڑا ایسی بیماری میں مبتلا ہو گا۔جس پر دوا اثر ہی نہیں کرے گی۔ان کا رزق تنگ اور بے برکتی زیادہ اور ہر اس دکھ دینے والی مصیبتوں سے ان کا روز واسطہ پڑتا رہے گا۔اور پھر ہر وہ پریشانی ان کے سامنے آتی رہے گی جس کی انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی منصوبہ بندی کی ہی نہیں تھی۔ان تمام باتوں کی اصل بنیاد کہ انہوں نے اپنی زندگی میں مرشد یا کسی ایسے استاد سے اجازت نہیں لی جو ان تمام مراحل سے گذر کر کامیاب ہو کر اس لائن میں مکمل مہارت و عبور رکھتے ہیں۔اور چلے کے ہر نفع دینے والے اور نقصان کرنے والے تمام امورات سے باخبر ہوتے ہیں۔اور اجازت دینے پر صاحب چلہ کو ان تمام رازوں سے مکمل واقفیت دلواتے ہیں۔جو ان کو چلے کے دوران پیش آتے ہیں۔اور پھر جب ایسے افراد سے کوئی تعلق نہ ہو۔یا کوئی باکمال پیر و مرشد نہ ہو۔یا استاد بھی ناقص ہو تو پھر اپنے آپ سے کتاب وغیرہ یا کسی سے پوچھنے پر کوئی چلہ یا مخصوص ریاضت نہیں کرنی چاہئے۔ورنہ سوائے نقصان کے کچھ ہاتھ نہیں آئیگا۔اور اس مثال سے ہمیشہ بچیں کہ اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیا چگ گئیں کھیت۔یہ بزرگوں کی کہی ہوئی کہاوتیں سچی اور باوزن ہوتی ہیں۔اور یہ سب انسان کیلئے نصیحت کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔اور ان باتوں کو محض سن کر بھولنا نہ چاہئے بلکہ ان کو نصیحت کے طور پر پڑھ کر نصیحت حاصل کر کے اپنے اچھے اور برے کام میں تمیز پیدا کرنی چاہئے کہ ایسا کون سا کام ہے۔جس کو کرنے سے ہمیں دینی و دنیاوی فوائد حاصل ہونگے۔اور اگر نقصان ہی ہونگے۔تو ان کی

کیا وجوہات ہیں۔یا کہیں ہم اپنی زندگی کے دھاگے میں ایسی گانٹھ تو نہیں باندھ رہے جو پھر دانتوں سے بھی نہ کھلے۔اس لئے اس لائن میں کوئی بھی عمل ، چلہ ،یا مخصوص ریاضت کیلئے خاص طور پر اجازت حاصل کریں۔اور کامیاب ہوں۔اور کامیابی اسی صورت میں یقینی ہوگی جب انسان کی اپنی لگن سچی اور جاندار ہوگی۔اور خلق خدا کی خدمت کے واسطے کوئی لالچ نہیں ہوگا۔اور پوری محنت کے ساتھ اس کام کو کیا جائے گا۔جس کو کرنے کا کوئی بھی دل سے شوق رکھتا ہوگا۔تو اللہ کی مدد اور کرم سے کوئی بھی اصول اور مخفی اسرار اور موزوالی باتوں کو اپنا کر کامیاب ہوسکتا ہے۔

(24) کیا ہر چلہ (40) دن میں پورا اور مکمل ہو جاتا ہے ؟

چلے کو (40) اور (21) دنوں کی مخصوص مدت کے اندر کسی سورۃ شریف،آیت قرآنی،اسم الٰہی، کو سوالاکھ کی تعداد میں پڑھنا ہوتا ہے۔اور یہ ضروری نہیں ہوتا کہ چلے کی نیت کر کے اس کو (۴۰) دنوں تک سوالاکھ کی تعداد میں پڑھا جائے تو چلہ ضرور مکمل ہوگا۔بلکہ یہ کسی اسم الٰہی یا سورۃ شریف کی زکات ادا کرنے کے موافق ہے۔اب یہ اس اسم الٰہی یا سورۃ شریف کے عامل ہونگے۔ جنہوں نے ایسا عمل کیا ہے۔بعد اس عمل کے پھر یہ کسی بھی نیت یا مقصد کی خاطر چند مرتبہ اس اسم الٰہی یا سورۃ شریف کو پڑھیں گے تو ان کا کام ہو جائیگا۔اور ان کی کوئی بھی مشکل یا مصیبت ٹل جائیگی اس لئے کہ انہوں نے کامل پرہیزگاری کے ساتھ اس کو (40) دنوں کے اندر سوالاکھ کی تعداد میں پڑھا ہے۔لیکن کچھ سوالات میں یہاں بیان کرونگا جن کا جواب ہر وہ شخص پڑھ لے جو کسی بھی قسم کی آیت یا اسم الٰہی کا چلہ کرنا چاہتا ہو۔یا چلہ کر لیا ہو اور اس بات کی کمی محسوس کرتا ہو کہ انہوں نے سوالاکھ کی تعداد میں زکات بھی ادا کر دی ہے۔لیکن اس آیت یا اسم الٰہی پر معمور موکل حاضر نہیں ہوا یا ایسی کوئی طاقت نہیں آئی جو ان کے پاس موجود ہو یا ایسا کوئی نظارہ نہیں دیکھا جو چلے میں دیکھنے کو ملتا ہے۔یا ان کے کان میں موکل نے سرگوشی نہیں کی یا ایسا کوئی بھی کام نہیں ہوا جو چلے میں اکثر سننے یا دیکھنے میں آتا ہے۔اس کو جواب کے طور پر اس طرح دیکھے کہ کیا انہوں نے اس اسم الٰہی یا

آیت کو اپنے پیر و مرشد یا اپنے استاد سے باقاعدہ اجازت لیکر شروع کیا ہے ؟اور اس نے ان تمام رازوں سے واقفیت دلوادی ہے۔جو اس اسم الٰہی یا آیت قرآنی کے خواص ہیں۔یا انہوں نے صرف کتاب سے دیکھ کر بغیر اجازت کے کوئی عمل شروع کیا ہے۔اور موکل حاضر نہیں ہوا یا محض انہوں نے چلہ صرف اس لئے کیا ہے۔کہ یہ چلے میں درپیش نظارے دیکھ سکیں اگر ان وجوہات کی بناء پر چلہ کیا جائے اور پرہیز بھی کامل ہو تو یہ سب کچھ ممکن ہے۔اور اگر پیر یا استاد کامل نہ ہو۔اور اپنے کسی کرنے والے طریقے میں ذرہ برابر بھی کوئی کمی رہ جائے تو عمل میں نقص ضرور واقع ہوگا۔اور صاحب چلہ اپنی (40) دن کی محنت پر فخر محسوس کرینگے لیکن اصل میں یہ فخر نہیں اس لئے کہ اگر کتاب میں بھی کسی وظیفہ یا چلے کے وہ خواص بیان کئے ہوں۔جو چلہ کرنے میں درپیش ہوتے ہیں۔مگر چلہ کرنے پر وہ خواص نظر نہ آئے تو اس بات میں کمی صرف اس بات کی ہوگی۔کہ صاحب چلہ کے کرنے میں یا تو نقص پیش آرہا ہے۔یا صاحب اجازت نے کوئی ایک نقطہ اپنے پاس رکھ لیا ہے۔جس پر صاحب چلہ کو صحیح کامیابی نہیں مل رہی اور ان صورتوں میں یہ تمام چلے یا چلہ نامکمل ہی رہیگا۔اس لئے صاحب چلہ حضرات اس بات کو ضرور یاد رکھیں کہ اگر ان کو کسی صحیح نسخے سے باخبری ہو اور چلہ کروانے والا بھی یہ چاہتا ہو۔کہ یہ چلہ کریں۔تو ان کو (40) دن تو بہت زیادہ ہیں۔بہت جلد ہی کامیابی حاصل ہوگی۔اور اگر بتانے والا ٹھیک نہیں بتا رہا یا صاحب چلہ بار بار کسی کسی غلطی کا شکار ہو رہا ہے۔یا چلے کی شرائط میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔یا ان سے پرہیز صحیح نہیں ہو رہی اور صاحب اجازت ان کو اجازت نہ دیں۔تو یہ تمام ایسی وجوہات ہیں۔جو چلہ میں کامیابی کبھی نہیں دلوا سکتی اور محض وقت ضائع کرنے اور بے فضول محنت ضائع ہونے کے علاوہ کچھ بھی ایسا حاصل نہیں ہوگا۔جس پر فخر ہونا چاہئے۔بلکہ پھر (۴۰) دن تو بہت کم ہیں۔ان کو کامیاب ہونے کیلئے کئی (40) دنوں تک محنت کرنا پڑے گی۔اور کامیابی کی ضمانت پھر کوئی ان کو نہیں دیگا۔یا اپنے کامیاب ہونے کی ضمانت سے ان کو واقفیت نہیں ہوگی۔اور یہ مسلسل محنت اور لگن کو ضائع کرتے کرتے

تھک ہار کر بھی اسی لائن پر لگے رہیں گے۔ جس کے دروازے کی چابی ان کو نہیں ملے گی۔

(25) چلے میں حصار یعنی (کنڈل یا کڑا) کی اہمیت

کسی بھی قسم کے چلے کو کرنے کیلئے سب سے پہلے کسی حصار کی زکات ادا کرے یعنی حصار میں پڑھنے والی سورۃ یا آیت کو سوا لاکھ کی تعداد میں (40) دنوں میں پڑھ لے۔ پھر ان کو حصار لگانے میں کمال حاصل ہوگا۔ اور پھر یہ کسی بھی آیت، سورۃ، یا مخصوص عزیمت کا چلہ کریں۔ ان کی حصار و کڑا ان کو ایک قلعے کی مانند ان کی حفاظت کریگی۔ اور کسی بھی غیر انسانی مخلوق یا نقصانات والے تمام امور کو اس حصار کے اندر آنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ کیونکہ چلے میں سب سے پہلے حصار پر قابو پانا بھی نہایت ضروری اور لازم ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے حصار پر قابو یا کمال حاصل نہ ہو اور یہ چلہ کرنے کی نیت کر بیٹھیں اور چلے کے حصار کو چھوڑ کر تمام لوازمات پورے کر بھی لیں۔ تو ان کی حصار کی قلعے کی اینٹیں کچی ہونگی۔ اور کوئی بھی غیر انسانی مخلوق اس کو ایک ہی جھٹکے سے توڑ کر اس کے اندر داخل ہو جائے گی۔ اور اس مخلوق کا چلے میں بیٹھے حصار کے اندر آنا پوری طرح سے ہلاکت ہے۔ اور آخر اس فرد کو مار کر یا عاری زندگی کیلئے ایسی اذیتوں میں مبتلا کر کے چھوڑ دینا ہوتا ہے۔ جس کا پھر کوئی بھی علاج نہیں ہوتا کیونکہ ان افراد نے اپنی حصار کو قائم اور قلعہ کی طرح مضبوط بنانے کا ہنر نہیں سیکھا ہوتا پھر ایسے افراد یہ مثال بنتے ہیں کہ لکڑی کاٹنے کا منصوبہ بنائے تو ہو سکتا ہے کہ لکڑی نہ کٹے اور یہ بھی اس شخص کی طرح بے اختیاطی سے اپنا ہاتھ کٹوا بیٹھے اس مثال کو اچھی طرح سمجھیں اور آگے درج کامل اور زبردست حصارات میں سے کسی ایک کو منتخب کر کے اس کی (40) دنوں میں زکات ادا کریں۔ یعنی جو یہ پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ اس کو کامل پرہیز جلالی و جمالی کے ساتھ (40) دنوں میں سوا لاکھ کی تعداد میں پورا کر دیں۔ اور پھر کسی بھی نیت اور مقصد کے لحاظ سے چلے میں پڑھنے والی آیت، سورۃ شریف، یا اسم الٰہی کو چلہ میں بیٹھ کر پڑھیں اللہ کے فضل و کرم سے ان طریقوں پر مکمل کرنے والا ضرور کامیاب ہوگا۔ کیونکہ اس فن کو سیکھنے والے یہی قوائد ہیں۔ جن کی

ہر لڑی میں سو سو راز ہیں۔ اور اس فن پر عبور پانے کیلئے۔ آہستہ آہستہ ان رازوں میں سے مکمل واقفیت حاصل کریں۔ اور پھر محنت کے ذریعے کامیاب ہوں۔ حصارات کے سلسلے میں میں ایسی حصارات پیش کرونگا۔ جو اثر و طاقت کے لحاظ سے ایک قلعے کی مانند صاحب چلہ کے گرد اس کو اپنی حفاظت میں رکھنے کے برابر ہے۔ اور کسی بھی غیر انسانی مخلوق کو اس کے اندر آنے کی اجازت نہیں ہوتی یہ تمام طریقے صرف وہی افراد استعمال کریں۔ جن کا کوئی پیر و مرشد یا استاد نہ ہو۔ یا ان کو کوئی صحیح ھدایت کرنے والا نہ ہو۔ پھر ایسی صورت میں کوئی بھی فرد اللہ کا نام لیکر اس کتاب میں درج ھدایات کو اپنا پیر و مرشد بنائے اور تمام شرائط کو ملحوظ خاطر رکھ کر عمل یا چلہ شروع کرے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ضرور بر ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔ اور یہ ضرور اس چلے پر عبور حاصل کریں گے۔ جس کو یہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن میں اسی کتاب میں چلہ کرنے کے کچھ ایسے عملیات بیان کرونگا۔ جو بغیر پیر، استاد، یا مرشد کے نہ ہوتے ہوئے بھی سو فیصدی کامیابی دلوائیں گے۔ اور کوئی بھی فرد کتاب ھذا کے اندر درج شدہ ہدایات پر عمل کر کے کامیاب و کامران ہو سکتا ہے۔ انشاء اللہ

(26) کیا چلے کے ذریعے نوری روحانی موکلات کو اپنے تابع و فرمانبردار کیا جاسکتا ہے؟

اس دنیا میں ایسے بہت سے افراد ہیں۔ جن کے متعلق دوسرے لوگ یا یہ خود دوسروں کو یہی بتاتے ہیں۔ کہ ہماری تسخیر میں نوری موکلات ہیں۔ اور پھر دوسرے افراد بغیر تحقیق کیے اسی بات کو دوسرے افراد میں پھیلاتے ہیں۔ کہ ہمارے پیر صاحب کی تسخیر میں نوری روحانی موکلات ہیں۔ اور دنیاداری میں آنے والی مصیبتوں اور مشکلوں کو یہی دفع کرتے ہیں۔ دوسرے افراد کے متعلق ان خیالات کا تو میں احاطہ نہیں کر سکتا لیکن میرے نزدیک نوری روحانی موکلات کسی انسان کی تابعداری و غلامی اور فرمانبرداری قبول نہیں کرتے اور نہ ہی کوئی فرد ان کو اپنے تابع کر سکتا ہے۔ بلکہ جو افراد کسی اسم الٰہی، سورۃ شریف، یا قرآنی آیت کو چلہ کرنے کی غرض سے پڑھتے ہیں۔ تو

نوری روحانی موکلات بعض اوقات حاضر ضرور ہوتے ہیں۔ مگر تابع و فرمانبرداری کے طور پر یہ حاضر نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس اسم الٰہی یا سورۃ شریف پر معمور کیا ہوتا ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کو اس کے صفاتی نام یا قرآن مجید کی کلام کے ذریعے پکارے تو یہ روحانی و نورانی موکلات اس کی مشکل و پریشانی کو دور کریں۔ اور اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ اس فرد کی مصیبت کو ختم کرنا یا ایسا کوئی طریقہ اس فرد کو بتانا جس پر عمل کرنے سے اس فرد کی مصیبت ختم ہو جائے لیکن اس کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہوگا۔ کہ اس فرد نے ان کو اپنی تسخیر میں کر لیا ہے۔ کیونکہ جب کوئی فرد اللہ کو اس نام سے پکارتا ہے تو یہ حاضر ہوتے ہیں۔ اور اس فرد کے مزاج کو دیکھ کر اس سے گفتگو کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات کسی کو خواب کے ذریعے اس کی مصیبت کا حل بتاتے ہیں۔ لیکن اس کا مقصد ان کو اپنے تابع کرنے یا ان موکلات کا اس انسان کے تابع ہونے سے نہیں ہوتا بلکہ جو شخص کامل پرہیز جلالی و جمالی کے ساتھ ان کو بلانے والا کوئی چلہ کرتا ہے۔ تو یہ حاضر ضرور ہوتے ہیں۔ اور ان کو اپنی طرف سے کوئی نشانی دیتے ہیں۔ جس کا تعلق ان موکلات کو دوبارہ بلانے سے ہوتا ہے۔ اور ان روحانی و نورانی موکلات اور انسان کا آپس میں ایک تعلق اور رابطہ پیدا ہوتا ہے۔ اور رابطہ پیدا کرنے کا نام تابع داری یا مسخر کرنا ہرگز نہیں ہوتا کیونکہ تابعداری اس صورت میں ہوتی ہے۔ کہ انہوں نے پوری توجہ اور لگن کے ساتھ اس چلہ کو کیا ہے۔ اور اس پر معمور نوری و روحانی موکل ان افراد سے ملتا ہے۔ اور ان کے تابع ہو جاتا ہے تو پھر چاہے یہ جو مرضی کریں تمام شرعا کاموں کو چھوڑ دیں تو پھر بھی موکل ان کا ہی دم بھرے گا۔ ایسا ہرگز نہیں ہوتا بلکہ جو افراد نوری موکل سے ملنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ اور کامل پرہیزگاری کے ساتھ چلہ کشی کرتے ہیں۔ تو ان کی صرف نوری موکل سے ملاقات کے علاوہ موکل کے آنے جانے میں ایک نیا راستہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اور ایک قسم کا رابطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دنیاداری کے اس معاملے میں جس میں خاص طور پر بہت بڑی مشکل و پریشانی ہو یہ اس فرد کو بالکل صحیح آگاہ کرتے ہیں۔ اور اس سے نکلنے کا راستہ

بتاتے ہیں۔ اور اگر ان سے رابطہ کرنے والا فرد قوی الاثر ہو یعنی اللہ کا خاص تابعدار ہو تو اس کا کام فورا کر دیتے ہیں۔ اور چلے جاتے ہیں۔ اور ہمیشہ کیلئے اس فرد کے پاس اپنا ٹھکانہ یا آماجگاہ نہیں بناتے جو چلے میں ان نوری موکلات کو بلاتے ہیں۔ بلکہ اس جگہ پر واپس چلے جاتے ہیں۔ جہاں اللہ نے ان کی جگہ بنائی ہے۔ اور خصوصا ان کاموں کو زیادہ کرتے ہیں۔ جن کاموں کے کرنے کا اللہ نے انہیں حکم فرمایا ہے۔ کیونکہ روحانی و نورانی موکلات پر صرف ایک ہی قانون اور ایک ہی حکم چلتا ہے۔ اور وہ حکم اللہ وحدہ لاشریک کا ہے۔ اور ان موکلات کو چلہ کرنے والے افراد سے زیادہ اپنے حقیقی رب سے زیادہ انسیت اور محبت ہوتی ہے۔ اور جہاں ان پر اللہ کا حکم چلتا ہے۔ وہاں انسان کی کسی قدر و قیمت کو یہ نہیں سمجھتے اور نہ ہی جانتے ہیں۔ کیونکہ انسان نے بھی اللہ کی کلام کو پاکی کی حالت اور ان تمام شرائط پر سے گذر کر چلہ کو کر کے موکل سے رابطہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اور اگر محبت و لگن سے کوئی چلہ کرے گا۔ تو ضرور کامیاب ہوگا۔ اور موکل سے رابطہ پیدا ہوگا۔ اور اگر محنت نہیں کریگا تو ان سے ہمیشہ کیلئے دور رہیگا۔ پھر سو سال کی محنت بھی کم ہے۔ اس لئے تعویذ گنڈوں والے چلے بہت آسان ہوتے ہیں۔ اور موکلات سے رابطہ پیدا کرنے والے چلے بہت مشکل اور کٹھن مراحل سے گذرتے ہیں۔ اور موکلات سے متعلق تمام چلہ کشی گھر میں نہیں کرتے بلکہ آبادی سے کہیں دور مسجد میں کرتے ہیں۔ یا کسی نہر کے پاس مسجد ہو اس میں بیٹھ کر تمام روحانی سلسلے سے متعلق نوری موکلات سے چلہ کرنے کے عوض ان سے رابطہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور ان دو جگہوں پر بیٹھ کر چلہ کرنے سے ضرور کامیابی ہوگی۔ اور ان پر عمل کرنے والے افراد ضرور کامیاب ہونگے۔ مثلا تمام ہدایتوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کسی سورۃ شریف، اسم الٰہی، یا قرآنی آیات کے متعلق تمام خواص سے مکمل واقفیت حاصل کر کے آبادی سے کہیں دور چلے جائیں۔ اور اگر ایسی کوئی جگہ مل جائے جو آبادی سے دور ہو اور وہاں پر کوئی چھوٹی یا بڑی مسجد ہو۔ تو عشاء کی نماز کے بعد اس مسجد میں سوائے امام صاحب کے اور کوئی نہ رہتا ہو تو یہ بھی موکل سے رابطہ کرنے میں بہت زبردست تاثیر ہے۔ پھر اسی امام صاحب

سے اپنے دل کی خواہش کو ظاہر کرے۔اور پورا اہتمام کر کے پوری محنت اور لگن سے چلہ کرنے کا اہتمام کرے۔ تو ضرور کامیابی ہو گی۔اور اگر ایسی کوئی جگہ نہ ملے تو پھر کسی نہر کے پاس مسجد کو ڈھونڈے اور اس میں بیٹھنے کا مکمل ارادہ رکھے۔اور ساری توجہ اپنے اس مشن پر مرکوز کر کے چلہ شروع کردے۔ اللہ کے فضل سے (۴۰) دنوں کے اندر ضرور کامیاب ہو گا۔ اگر پھر بھی نہر کے قریب کوئی مسجد نہ ملے تو دریا کے پاس کسی مسجد کو ڈھونڈے اور ساری لگن کے ساتھ اپنے چلے کو مکمل کرے۔ صرف مسجد کو روحانی و نورانی موکلات سے رابطہ کرنے پر اس لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ مسجد اللہ کا گھر ہے۔اور اللہ کے گھر میں روحانیت سے متعلق تمام کام مکمل اور پورے ہوتے ہیں۔اور اگر بتائے گئے طریقہ کے مطابق ایسی مسجد نہ ملے تو پھر نہر کے کنارے حصار کر کے علحدہ تنہائی میں چلہ کرنے کا ارتکاب کرے۔ دریا کے کنارے پر بیٹھ کر حصار کر کے اپنے چلہ کو کرے جہاں عام لوگوں کا گذر نہ ہو۔اور بالکل تنہائی کا عالم ہو۔ پھر ان تینوں میں سے کسی ایک جگہ کا انتخاب کر کے نورانی موکلات سے رابطہ پیدا کرے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ضرور کامیاب ہو گا۔ ایک مرتبہ پھر اس بات کو ضرور یاد رکھیں۔ کہ گھر میں موکلات سے رابطہ کرنے کی کوشش ہر گز مت کریں۔اور نہ ہی اس نیت سے متعلق گھر میں کوئی ایسا چلہ کریں جو موکلات سے تعلق پیدا کرتا ہو۔ ورنہ سوائے نقصان کے کچھ ہاتھ نہیں آئیگا۔اور اپنے علاوہ گھر کے تمام افراد بھی اس لپیٹ میں ضرور آئینگے۔ جو گھر میں موجود رہتے ہیں۔ ان کو بھی مشکلوں و مصیبتوں سے روزانہ واسطہ پڑتا رہے گا۔اور کوئی بھی علاج کارگر نہیں ہو گا۔ اس لئے جو ہدایات یہاں درج کی جارہی ہیں۔ یہ صرف ان افراد کیلئے ہیں۔ جن کا کوئی پیر و مرشد نہیں ہے۔ یہ اس کتاب کو اپنا پیر و مرشد بنا کر اپنے چلہ کی تکمیل اور اپنے شوق کو پورا کر سکتے ہیں۔اور ان کا کسی بھی طرح نقصان نہیں ہو گا۔اور اگر اپنے ذھن کی ایجادوں کو بروئے کار لا کر یہ کوئی بھی عمل کریں یا کوئی چلہ کریں تو ان تمام چیزوں کے یہ خود ذمہ دار ہونگے۔ اس لئے میرے نزدیک کوئی فرد بھی اپنی نیت اس طرح کی نہ رکھے کہ میں موکل کو تابع

و فرمانبردار بنانے کیلئے چلہ کر رہا ہوں کیونکہ اس سوچ کا بھی خمیازہ صاحب چلہ کو ہی بھگتنا پڑے گا۔ اس لئے اپنی نیت کو اس طور پر باندھے کہ یہ چلہ محض میں اللہ کی بندگی اور ثواب کی نیت سے کر رہا ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس قابل سمجھا اور کامیاب ہوا تو میں اللہ کی مخلوق کی خدمت کرونگا۔اور بے لوث کرونگا۔ اگر کسی فرد کی اس طرح کی نیت ہو اور وہ بے لوث اللہ کی مخلوق کی مدد کرتا ہو تو میرے نزدیک اس شخص کا بھی شمار درجہ ولایت میں ہو گا۔ کیونکہ اس سلسلے میں کامیاب ہونے والے شخص کو کسی بھی قسم کے تعویذ دھاگے کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ زبان سے نکلنے والے الفاظ میں اتنا وزن ہوتا ہے۔ کہ جس کام کے کرنے کا ایسے افراد اگر ارادہ کرلیں تو کام حل شدہ شکل میں سامنے پڑا ہوتا ہے۔اور ان کو کاغذ کالے کرنے کی حاجت نہیں رہتی بس زبان کی تاثیر و طاقت سے یہ جو چاہیں اللہ کی مدد اور رحمت سے کر سکتے ہیں۔اور ایسے کام ان افراد سے اکثر سرزد ہو جایا کرتے ہیں۔ جن کو سمجھنے سے ایک عام انسان کی سمجھ بہت چھوٹی ہے۔

(27) صرف ناری مخلوق تابعداری قبول کرتی ہے۔

میرے نزدیک تجرباتی طور پر دیکھنے اور آزمانے کے طور پر آیا ہے کہ نورانی و روحانی موکلات سے صرف رابطہ پیدا ہوتا ہے۔اور یہ رابطے کے ذریعے چلہ کا اختتام پر معاہدہ طے پا کر اس سے پابند رہتے ہیں۔ اس صورت میں دونوں طرف سے ترازو کا پلڑا متوازن رہنا چاہئے اور میں تابعداری اور فرمانبرداری سے منسوب نہیں کرتا اور ناری مخلوق یعنی ہوائی چیزیں ان کو انسان کسی عزیمت کے طور پر جو قرآنی آیات، اسم الٰہی، یا کسی سورہ شریف کے علاوہ عبرانی زبان، سریانی زبان، پنجابی زبان، اور اس کے علاوہ اور کئی مختلف زبانوں سے مسخر کیا جاسکتا ہے۔اور اس عمل سے یہ مخلوق انسان کی تسخیر میں آنے کے علاوہ انسان کی تابعداری اور فرمانبرداری بھی قبول کرتی ہے۔اور جو انسان کہتا ہے یہ اس کا حکم مانتی ہے۔اور دنیا کا کوئی بھی کام کرنے پر معمور ہوتی ہے۔ لیکن اس چلے کو کرنے اور اس مخلوق کو اپنا تابعدار بنانے میں محنت بہت زیادہ ڈبل مقدار میں کرنی پڑتی ہے۔اور اپنا دل مضبوط اور بڑا

رکھنا پڑتا ہے۔ کیونکہ نورانی روحانی موکلات نقصان کرنے اور پہنچانے سے پہلے ایک تنبیہ ضرور دیتے ہیں۔اور انسان کو ایک موقع بھی دیتے ہیں لیکن ناری مخلوق انسان کو موقع بھی نہیں دیتی اور زیادہ سے زیادہ نقصان کرنے پر جمی رہتی ہے۔اور کوئی نہ کوئی موقع ڈھونڈ کر انسان کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر اس کو نقصان کی ایسی لپیٹ میں لیتی ہے کہ پھر انسان کا نہ مردوں میں شمار ہوتا ہے۔اور نہ زندوں میں ایسے افراد پھر اپنی ساری زندگی ایک زندہ لاش کی طرح بسر کرتے ہیں۔ایسے چلے بھی اپنے گھر میں ہر گز مت کریں۔بلکہ ان کو مسخر اور اپنے قابو میں کرنے کیلئے قبرستان میں اپنی قبر کھود کر اس کے اندر بیٹھ کر سات دنوں کا چلہ کرنا پڑتا ہے۔یا تین دنوں کا یا پانچ دنوں کا اور کامیابی نہ ہونے کی صورت میں (21) سے (41) دن بھی لگ سکتے ہیں۔اس طرح یہ مخلوق حاضر ہوتی ہے اور دوسرے قوائد و ضوابط پر ثابت قدم رہنے کے ساتھ ساتھ ہر پابندی قبول کرتے ہیں۔اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔کہ انسان ان کو مسخر کرنے کیلئے پوری طرح سے تیاری کرتا ہے۔اور اس کا ختمی فیصلہ کر کے عمل بھی شروع کر دیتا ہے۔تو یہ اس مخلوق کو اپنے قابو اور مسخر کرنے کے ساتھ اپنی کوتاہی کا شکار ہو کر الٹا اس مخلوق کے ہاتھوں مسخر ہو جاتے ہیں۔اور یہ مخلوق انسان کے قابو میں آنے کے بجائے الٹا انسان کو اپنے قابو میں کرتی ہے۔اور پھر ساری زندگی انسان سے کبھی نہ ختم ہونے والا کھیل کھیلتی رہتی ہے۔چونکہ اس مخلوق کی رہائش زیادہ قبرستانوں میں ہوتی ہے اور ان کو مسخر کرنے کیلئے ایسی عزیمت کو تیار کرنا پڑتا ہے۔جو ان کو متاثر کر کے ان کو اپنے پاس لا کر ان کو اپنے قابو میں کرنے سے متعلق ہوتی ہے۔اور اگر عزیمت صحیح نہ ہو یا صحیح نسخہ نہ ملے تو پھر کامیابی کے علاوہ یہ اس مخلوق کو دیکھ بھی نہیں سکیں گے۔اور روحانیت سے متعلق تمام شعبہ جات کو بے فضول کہہ کر چھوڑ دیں گے۔اور یہ بیو قوفی ان حضرات کی ہے۔جو محنت کرنا نہیں جانتے اور سمندر سے پار گزرنے کیلئے ایسی طاقت کے انتظار میں ساری زندگی گزار دیتے ہیں۔جو ان کو ایک پلک جھپکنے سے پہلے سمندر کے دوسرے کنارے پر چھوڑ آئے یہ خیالی باتیں ہیں۔اور حقیقت بہت تلخ شے کا نام

ہے۔اس لئے اس چلہ کو کرنے کیلئے اور ناری مخلوق کو اپنا تابعدار بنانے کیلئے صحیح عزیمت کو استخراج کریں یا کسی صحیح نسخے کو ڈھونڈ کر اس پر عمل کریں اور تمام شرائط کی بجاآوری کے ساتھ اس کو عملاً طور پر کریں۔تو ضرور کامیاب ہونگے اور اس کے فوائد ان کو ان صورتوں میں ملیں گے۔کہ جب یہ اس مخلوق کو اپنا تابعدار بنا لیں گے۔تو یہ دنیاداری کے تمام کاموں میں ان کے تمام مسائل کا خاتمہ کر سکیں گے۔اور ان کو کسی بھی مقصد میں کامیاب بنا سکیں گے۔ایسے افراد دوسرے مختلف لوگوں کا حساب اس کسوٹی پر کرتے ہیں کہ اگر کوئی ان سے اپنا حساب لگوانے کیلئے آئے تو یہ اس شخص کو اس فرد کا نام ،اسکی والدہ کا نام ،اس کے والد کا نام ،اور ان سے جتنے افراد جڑے ہوئے ہیں۔یہ تمام نام اس فرد کو بتا دینے پر قادر ہوتے ہیں۔جس سے ان کا کسی بھی قسم کا کوئی تعلق نہ ہو۔اور ایسی تمام باتیں بھی بتاتے ہیں۔جنہیں انسان اپنے اندر رکھتا ہے۔یا اپنے کسی خاص دوست یا عزیز سے کرتا ہے۔تو یہ اس کو وہ بات بھی بتا دیتے ہیں۔ان کے اس حساب سے متاثر ہوتے ہوئے دوسرے تمام افراد ان کی عزت کرتے ہیں۔اور ان کو پیر کامل مانتے ہیں۔ایسا بھی ہر گز نہیں ہے ایسے تمام افراد کا مرتبہ اور عہدہ ہر حال میں عامل کا ہی رہے گا۔جس کا مقام مرنے کے بعد نہ مرنے سے نہیں بلکہ مرنے کے بعد مٹی کے ساتھ مٹی ہونے کا ہوتا ہے۔کیونکہ پیر کامل کسی بھی مخلوق کو اپنا غلام بنا کر یا غلام کرنے کا طالب نہیں ہوتا بلکہ وہ ہر حال میں صرف اور صرف طالب اللہ ہوتا ہے۔اور اس کا مقام بہت بلند ہوتا ہے۔بہر حال یہ ایک علیحدہ بات ہے۔اس کے علاوہ اگر ان افراد سے کوئی دوسرا اپنی چوری کے متعلق پوچھے تو یہ اس چوری کرنے والے کا نام اس کا حلیہ اور چوری کا سامان جہاں رکھا ہو اس جگہ کا صحیح و ٹھیک طرح پر بتاتے ہیں۔جس میں غلطی کی ذرہ برابر بھی کمی نہیں ہوتی اور جب ان کے اس حساب پر عمل کیا جاتا ہے۔تو وہ ہر حساب سے درست پاتا ہے۔اس کے علاوہ اگر کسی کا کوئی بہت بڑا کام ہو اور انسان کی وسعت سے باہر ہو اور کام کا ہونا ضروری ہو۔تو یہ اس کام کو اس مخلوق کی مدد سے فوراً اور بہت جلدی کر دیتے ہیں۔اور اس کام کا یہ کیا معاوضہ لیتے ہیں۔یا انہوں

نے اپنا کیا ہدیہ رکھا ہوا ہے۔اس کے متعلق یہی جانتے ہیں۔بہر حال ناری مخلوق سے ایسے کام سر انجام دئے جاسکتے ہیں کہ انسان اگر سوچنے لگے تو اس کی سوچ بہت چھوٹی ثابت ہو گی۔اور صاحب چلہ کی وسعت بہت زیادہ اور یہ کسی بھی انسان سے کسی دنیاداری کے متعلق کام کو انجام دینے پر کوئی بھی ہدیہ وصول کر کے کسی بھی کام کو کر سکتے ہیں۔اور اگر یہ ہدیہ لیں یا نہ لیں تو یہ ان کی اپنی مرضی ہو گی۔ مگر اس نوعیت کا چلہ کرنے والے افراد بہت طاقت کے مالک ہوتے ہیں۔اور ہر بات کے ہر پہلو کو سمجھتے ہوئے کوئی بھی کام کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔اور یہ بھی اس قسم کا چلہ ہوتا ہے۔جس میں تعویذ دھاگے کی حاجت ہی نہیں رہتی کیونکہ ناری مخلوق ان کے پاس موجود رہتی ہے۔اور کسی بھی کرنے والے کام کو فورا کر دیتی ہے۔اور اپنی خوراک گوشت یا کوئی اور چیز کھا لیتی ہے اور ان کا کوئی بھی کام کر دیتی ہے۔اس لئے یہ چلہ بھی بہت سریع التاثیر ہوتا ہے۔اصل میں اس چلہ کو کرنے والے افراد کے پاس جب ناری مخلوق حاضر ہو جاتی ہے۔تو ان کے پاس جو افراد آتے ہیں یہ ناری مخلوق ان کو ان افراد سے متعلق ہر بات سے آگاہی دیتی ہے۔اور ہر مشکل و مصیبت سے چھٹکارے کے وہ تمام حل بھی بتاتی ہے۔جو انسان کو باآسانی کامیاب بناتے ہیں۔اور ان کا ہر کام کیا ہوا بہت زبردست اصولوں پر مبنی ہوتا ہے۔صرف یہ دوسرے افراد یا خود کو موت سے نہیں بچا سکتے اس کے علاوہ ہر کام میں یہ کام آتے ہیں۔اور ضرور ایسے کام کر دکھاتے ہیں۔جو عام انسان کے آگے بلکل ناممکن بن جاتے ہیں۔کیونکہ ان کو محنت اور لگن کے عوض جو کچھ حاصل ہوتا ہے۔اس کا یہی صلہ ہو سکتا ہے۔ناری مخلوق کے علاوہ نوری موکلات سے رابطہ کرنے والے افراد بھی بہت زیادہ طاقت کے مالک ہوتے ہیں۔لیکن ناری مخلوق سے زیادہ نوری موکلات زیادہ طاقت رکھتے ہیں۔اور ان کا حلقہ بھی بڑا ہوتا ہے۔اور نوری موکلات سے رابطہ طے پا جانے پر ان افراد کا مقام بھی بلند ہے۔کیونکہ نوری موکلات اسی بات سے آگاہ کرتے ہیں۔جو اللہ کی بتائی ہوئی ہوتی ہے۔اللہ اور اللہ کے خاص بندے کبھی بھی جھوٹ نہیں بولتے اس لئے ان افراد کا مقام بلند ہوتا ہے۔اور مرنے کے بعد صاحب مزار

شخصیت کے بھی مالک بن جاتے ہیں۔لیکن ناری مخلوق کو قابو کرنے والے افراد مرنے کے بعد صاحب مزار کے مقام تک نہیں پہنچ سکتے کیونکہ نوری موکلات صرف اور صرف اللہ کی بندگی میں ملتے ہیں۔اور ناری مخلوق کو مخصوص عزیمت کے زور پر قابو کرنا ہوتا ہے۔

(28) چلے کے ذریعے کسی بھی فرد کے تمام حالات کو جاننا

بے شک غیب کا علم صرف اللہ وحدہ لاشریک کے پاس ہے۔لیکن اللہ اگر چاہے تو کسی بھی ولی اللہ پر اس راز کو افشا کر کے اسے (صاحب کشف) بنا سکتا ہے۔(کشف) یہ علم غیب کا حصہ ہے۔یعنی اگر درخت کی قسم لکڑی ہے۔تو اس کے ٹکڑے کرنے پر اس کا ایک ایک حصہ لکڑی ہی ہو گا۔تو (کشف) علم غیب کا حصہ ہے۔آگے سمجھنے والوں پر منحصر ہے۔کہ یہ کیا ہے؟اور اس کی اہمیت و طاقت کتنی ہے۔لیکن یہ صرف اور صرف اولیاء اللہ کو عطا ہوتا ہے۔کیونکہ انہوں نے ساری زندگی وہی کچھ کرنا ہے۔جیسا اللہ نے فرمایا ہے۔تو (کشف) کا عطا کرنے بھی اللہ کے اختیار میں ہے۔وہ جس پر چاہے اس کو اتارے اور جس پر چاہے نہ اتارے یہ سب اللہ کے کام ہیں۔لیکن چلے میں ہر فرد کے متعلق اس کے بتائے بغیر ہر بات کا پتہ لگانا ہوتا ہے۔یہ شعبہ ناری مخلوق ہے۔جو قبرستانوں اور درختوں میں رہتے ہیں۔اس کے علاوہ گنجان آباد جگہ پر لیکن یہاں ایک سوال اٹھتا ہے۔کہ جب علم غیب اللہ کے پاس ہے۔تو بتانے والا روحانی بزرگ بھی نہیں ہے۔تو پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔تو میں یہاں ایک مثال کے ذریعے آپ کو سمجھتا ہوں۔کہ جس طرح کسی آبادی میں رہنے والا پرانا آدمی ہر گھر کے فرد کو جانتا ہے۔اور ان کے بڑے بزرگوں کے متعلق بھی پوری معلومات رکھتا ہے۔اسی طرح ناری مخلوق غیب کا علم نہیں جانتے بلکہ صاحب چلہ کے پاس آنے والے افراد کا پتہ لگا لیتے ہیں۔کہ یہ گھر سے فلاں کچھ کھا کر آیا ہے۔اس کی والدہ کا یہ نام ہے۔اس کے والد کا یہ نام ہے۔اور اس کے علاوہ اس فرد کے ہر اس آدمی کے بارے میں پوری ایسی معلومات دیتے ہیں۔جس کو صاحب چلہ ذاتی طور پر نہیں جانتا جو اس چلے کے عامل ہوں لیکن اس طرح سب کچھ

بتانے والا پھر بھی عامل ہی رہیگا۔کامل نہیں چونکہ ناری مخلوق میں بھی بعض بہت پرانے قبرستانوں میں رہتے ہیں۔اور تمام افراد کی پوری پوری معلومات رکھتے ہیں۔اور اس کے تمام بڑے بوڑھوں کی ہربات سے واقف ہوتے ہیں۔اور پوچھنے پر سب کچھ صحیح و ٹھیک طور پر بیان کرتے ہیں۔اور ان کے پاس آنے والے افراد اس بات سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔لیکن اس چلے کو کرنے کیلئے جو کچھ کرنا پڑتا ہے۔وہ سب بہت مشکل ہے۔لیکن ناممکن نہیں اس چلہ پر مکمل عبور پانے والے افراد پھر دنیاداری سے متعلق کچھ بھی کرسکتے ہیں۔مثلاً اگر کسی کی چوری ہو جائے تو یہ چور کا پورا نام اور چوری کا سامان چھپانے والی جگہ بتاتے ہیں۔اگر کسی کا کوئی محبوب ناراض ہو جائے اور کہیں چلا گیا ہو اور واپس نہ آتا ہو تو یہ کچھ گھنٹوں یا چند دنوں میں اسے لا کر حاضر کر دیتے ہیں۔خواہ وہ ملک سے باہر ہی کیوں نہ چلا گیا ہو۔اور اگر کوئی بہت بڑا مسئلہ ہو۔اور کوئی کام نہ بنتا ہو تو یہ چند گھنٹوں یا چند دنوں میں کر دیتے ہیں۔اور بہت صفائی سے کرتے ہیں۔اور دیکھنے و بیان کرنے والوں کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا اس طرح کے چلہ کرنے والے افراد تعویذ دھاگوں کو کم ہی استعمال کرتے ہیں۔کیونکہ طاقت ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔لیکن بعض اوقات ایسے تعویذ بھی دیتے ہیں۔جو مخلوق تعویذ دھاگوں کے ماتحت رہ کر کام کرتی ہے۔کیونکہ ان کا سارا نظام تعویذ گنڈوں پر منحصر ہوتا ہے۔اور پھر اس تعویذ کو استعمال کرنے کا طریقہ بھی یہ مخلوق خود ہی بتاتی ہے۔کہ اگر اس تعویذ کو آگ کے پاس رکھے تو فلاں کام ہو گا۔اگر ہوا میں لٹکائے تو فلاں کام اسی طرح یہ سب ان تعویذوں سے آگاہ کرتے ہیں۔جو تعویذ گنڈوں کی زکات ادا کرتے ہیں۔اور اگر کوئی ان افراد میں سے تعویذوں کی زکات ادا نہیں کرتا اور سیدھا اس ناری مخلوق کو قابو کرنے کیلئے چلہ کرتے ہیں۔تو انہیں تعویذ دھاگوں کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ یہ سیدھا سیدھا اس مخلوق کو اپنے تابع و فرمانبردار بنا کر ان سے ہر طرح کا کام کرواتے ہیں۔پھر یہ مخلوق ایسے افراد کو ہر مخفی بات سے آگاہ کرتے ہے۔اور ہر اس بات سے واقفیت دلواتی ہے۔جو ایک عام انسان کی سمجھ سے باہر ہوتی ہے۔اور اس کا چلہ کر کے جیسے یہ

مخلوق بتاتی ہے۔ویسے ہی کرتے ہیں۔تو کامیاب ہوتے ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو یہ طاقت بخشی ہے۔اور اپنی طاقت کو سمجھتے ہوئے اس پر معمور ہوتے ہیں۔

(29) چلے میں حاضر ناری مخلوق سے گفتگو کرنا

اس بات کو ضرور یاد رکھیں کہ چلہ کرنے کے دوران اگر یہ مخلوق حاضر ہو جائے تو یہ صاحب چلہ کے کام میں ضرور خلل پذیر ہو گی۔اور انہیں کسی نہ کسی بہانے سے چلے میں پڑھنے والی پڑھائی سے توجہ ہٹا کر اپنی طرف توجہ کرنے کی کوشش کرتی رہے گی۔اور اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے یہ اپنی توجہ ہٹا لیں۔اور ان کو محسوس کرنے کی فکر میں لگ جائیں تو نتیجہ ہلاکت کی صورت میں واقع ہونے کا اندیشہ رہیگا۔اس لئے یہ مخلوق جو بھی کرے اور ان کو ان کے رشتہ داروں اور ان کی والدہ کی آواز میں چاہے جتنا بھی متوجہ کرنے کی کوشش کرے۔یہ کبھی بھی اپنے دھیان کو ہٹنے نہ دیں بلکہ پوری محنت اور لگن سے اپنی پڑھائی کو جاری رکھیں۔اور اپنے متعلقہ دن تک اسی پر ثابت قدم رہیں پھر یہ مخلوق ضرور ان کے ماتحت ہو گی۔اور ان کا کہنا مانے گی۔اور ان کے دنیاداری کے ہر مسئلے پر حکم کی تابعداری کرتی رہے گی۔اور یہ سب اسی صورت میں ہو گا۔جب ایسے چلے کرنے والوں کا دل مضبوط ہو گا۔اور یہ پوری ثابت قدمی اور لگن کے ساتھ اپنے کام کو کرتے رہیں گے۔اس طرح کرنے سے چلے کے آخری دن یہ مخلوق ضرور مسخر ہو کر حاضر ہوتی ہے۔اور اس مخلوق کا مسخر ہونے کے ساتھ حاضر ہونا صاحب چلہ کی کامیابی کی نشانی ہے۔پھر یہ مخلوق اپنے متعلق مخفی اسرار سے صاحب چلہ کو متعارف کرواتی ہے۔اور انہیں اپنے منفی اور مثبت اثرات کو فوائد اور نقصان سے آگاہ کر کے رخصت ہوتی ہے۔پھر دوبارہ حاضر ہونے اور ان کا کام کرنے کیلئے اس طریقے سے بھی روشناس کرواتی ہے۔جو چلے میں کامیاب ہونے پر ہر صاحب چلہ کو پتہ ہونا چاہئے لیکن کوئی فرد بھی چلے میں بیٹھ کر حاضر مخلوق سے کسی قسم کی کوئی گفتگو نہ کرے۔بلکہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے چلے کے متعلقہ دن کا انتظار کرے۔اور پوری یکسوئی اور ثابت قدمی

کے ساتھ اپنی اس کوشش پر کوشاں رہے اللہ تعالیٰ ضرور بر ضرور صبر کرنے والوں کو پھل دیتا ہے۔

(30) ناری مخلوق کی طاقت

ناری مخلوق کو تابع کرنے اور ان کو اپنا فرمانبردار بنانے کیلئے جو افراد ان کو اپنے قابو میں کرنے کا چلہ کرتے ہیں۔ تو یہ افراد اپنی حصار کو لگانے میں سب سے پہلے مہارت حاصل کریں۔ کیونکہ جتنی طاقت ان کی حصار کی ہوگی۔ یہ مخلوق ان سے اتنا ہی اچھے سلوک سے پیش آئیگی۔ اور اگر ان کی حصار میں طاقت نہیں ہوگی۔ یا حصار لگانے میں کوئی نقص واقع ہوگا۔ تو یہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ ایسے افراد اس بات کو ضرور یاد رکھیں۔ کہ یہ حصار کو توڑ کر اندر بھی داخل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ اس مخلوق میں بعض نے خود چلے کئے ہوتے ہیں۔ اور اپنی اس طاقت کو آزمانے اور مقابلہ کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ اور ضرورت پڑنے پر اس کو آزماتے ہیں۔ ناری مخلوق میں چلے کرنے والے بھی بہت کثرت سے پائیں جاتے ہیں۔ جو خود ایک انسان نہ ہونے کے علاوہ چلے کر کے اپنے اندر بے مثال ایسی طاقت رکھتے ہیں۔ کہ ایک عام آدمی سے لیکر باشعور آدمی تک ان کی مدد سے اس صورت میں نہیں بچ سکتا جو کہ خود بہت زیادہ روحانیت نہ رکھتا ہو۔ اور اگر صاحب روحانیت نہ ہو تو یہ مخلوق خود صاحب چلہ کے قابو میں آنے کے خود اس فرد کو اپنے تابع و فرمانبردار کر لیتے ہیں۔ اور اگر کوئی فرد ان کے کام کا ہو۔ تو یہ اس سے اپنی ہر اس بات کو منواتے ہیں۔ جو یہ نہیں کر سکتے اور اگر کوئی صاحب چلہ ان کے کام نہ کرے تو یہ اسے اذیت دے دے کر مار ڈالتے ہیں۔ اس لئے یہ مخلوق اپنے اندر بہت زیادہ طاقت رکھتی ہے۔ اور حصار کو توڑنے کی بھی اس لئے سب سے پہلے اپنی حصار پر اچھی طرح سے قابو پانے پر ہی ایسے چلے کو کرنے کا ارتکاب کریں۔ اور حصار میں طاقت اور اس مخلوق کے اثرات کو زائل کرنے کیلئے کیسی طاقت ہونی چاہئے اس کا آگے ذکر ہوگا۔

(31) کل کا علوی علم اور آج کا نوری

اوپر مذکورہ ایک لفظ (علوی) بیان کیا گیا ہے۔ جسے آج عام طور پر دوسرے افراد نوری علم کہتے ہیں۔ کہ ہمارے بزرگ یا فلاں بزرگ نوری علم کرتے ہیں۔ نوری علم حقیقت میں علوی علم کا نام ہے۔ اور علم علوی کا مکمل رابطہ صرف اور صرف اللہ بزرگ و برتر سے ملتا ہے۔ اور یہ حق سچ ہے۔ اور یہ کسی بھی صورت میں تعویذ دھاگوں کو نہیں مانتا اس علم پر مکمل عبور رکھنے والے افراد اولیاء کامل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو کسی بھی مرد یا خاتون کو ان کی بیماری، یا ان کے کسی بھی دنیاوی کام کیلئے کوئی بھی نقش نہیں دیتے صرف اپنی زبان سے ان کے کام کے ہونے یا نہ ہونے کا بتا دیتے ہیں۔ جو حقیقت میں بھی ان افراد کی زندگی میں بالکل انہی کی زبان کے مطابق ہو کر رہتا ہے۔ خواہ وہ دین یا دنیا کو کوئی بھی کام ہو۔ اس علم پر مکمل عبور رکھنے والوں کا مقام صرف اور صرف درجہ اولیائی ہے۔ اور جس کسی کو بھی یہ کچھ بھی اپنی زبان سے نکال دیں تو ہر حال میں اس کا اثر اٹل ہے۔ اور دنیا کی کوئی بھی طاقت ان کو نہیں روک سکتی کیونکہ ان کی ہر کہی ہوئی بات وزن میں ہر حساب سے مکمل ہوتی ہے۔ پھر انہیں تعویذ یا نقش کو کسی کا بھی کام کرنے کیلئے اس کی حاجت یا ضرورت نہیں رہتی بس اپنے منہ سے نکال دیا اور مکمل کام آپ کے سامنے ہوگا۔ اس علم پر مکمل عبور رکھنے والے ویسے تو بے تحاشہ بزرگوں کی روایات سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ کہ یہ اللہ کے منکروں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ اور اللہ کے خاص قرب کے ذریعے کافروں کو مسلمان کیسے کرتے ہیں۔ اور اپنے مریدوں کے دلوں کو سکون کیسے بخشتے ہیں۔ اس طرح کی ہزاروں روایات آپ روز بروز سنتے اور سناتے ہیں۔ لیکن ان تمام شواہد میں اس بات کو ضرور یاد رکھنا ہوگا۔ کہ ان میں سے کسی بھی ایک بزرگ نے کسی کافر کو مسلمان کرنے کیلئے کسی تعویذ یا نقش کا سہارا نہیں لیا اور نہ ہی کسی کو اپنی کرامت دکھانے میں کسی تعویذ کا استعمال کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان تمام سلسلوں سے متعلق میں آپ سب پر اس بات کو فیصلہ چھوڑتا ہوں کہ آپ خود ان باتوں کو سوچیں کہ کیا کبھی ایسا ہوا ہے ؟ یا کبھی

ایسا ہو سکتا ہے ؟ہر گز ہر گز نہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ راز (کن فیکون) کا راز ہے جس کو عام طور سے بھی بیان کرنے پر اللہ کے راز فاش کرنے کے برابر ہے۔اس لئے یہ کیسا حاصل ہوتا ہے۔یا اللہ کس پر اپنی رحمت برساتا ہے۔یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔اس لئے ولی کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ پورا پورا ماپا اور تولا ہوا ہوتا ہے۔اور اسے کسی بھی قسم کی بات کے متعلق کسی بھی نقش یا تعویذ کی حاجت نہیں رہتی اس کی زبان ہی سب سے بڑی نقش اور تعویذ ہے۔اور ایسا نقش اور تعویذ ہے۔جس سے دین و دنیا کے ہر کام بہت آسانی سے ہوتے ہیں۔اسی لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے علوی کو سفلی کا سردار بنایا ہے۔

(32) کل کا سفلی علم اور آج کا کالا جادو

اسی طرح سفلی علم ہے اور اس علم کے ماہر اپنے سلسلے میں بہت بڑے جادوگر مانے جاتے ہیں۔اور انکی اپنی ایک علیحدہ دنیا ہے۔جس میں یہ رہتے ہیں اور اپنے دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔اور شیطان کو اپنا باپ مانتے ہیں۔اور شیطان کے تمام چیلوں کو اپنا سردار بنا کر اللہ کی بنائی ہوئی اس خوبصورت دنیا کو زیادہ زیادہ پریشان دیکھنا اور کرنا چاہتے ہیں۔اور دوسرے افراد کو پریشانی و مصیبت میں مبتلا کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔ان کی زیادہ یہی خواہش ہوتی ہے۔کہ کوئی بھی اللہ کا پیارا نہ بنے اور ہمارے ساتھ ساتھ وہ بھی دوزخ کی آگ میں جلے اور میرے نزدیک جہاں تک میرا علم ہے۔یہ بھی تعویذ دھاگوں سے کم ہی کام لیتے ہیں۔اور اپنے ساتھ دوسرے افراد کو بھی ان کے مسائل کو ختم کروانے کیلئے زیادہ الٹے اعمال ہی کرواتے ہیں۔جس سے اکثر کامیابی بھی دیکھنے میں آتی ہے۔اللہ ایسے عاملوں سے دین اور دنیا کو محفوظ رکھے۔ آمین

(33) تعارف حصارات عظیم

پچھلے اوراق میں گزرے تمام حالات وواقعات کو اچھی طرح سے بغور مطالعہ کرنے کے بعد سارا سلسلہ اسی بنیاد پر قائم ہوگا۔اب جو شخص بھی اس حصار عظیم میں سے کسی کو بھی چالیس دنوں

تک پرہیز جلالی و جمالی کر کے سوا لاکھ کی تعداد میں ختم کریگا۔تو اس کی حصار میں زبردست تاثیر پیدا ہوگی۔اور اسی کی بنیاد میں پھر چاہے وہ کوئی بھی چلہ کرے اللہ کے حکم سے کوئی بھی غیر انسانی مخلوق ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔کیونکہ ان کی زبان میں وہ تاثیر آجائیگی۔جس کی بنیاد پر ایسی مخلوق کو تابع کیا جا سکتا ہے۔جس کا پیچھے تفصیل وار ذکر کیا گیا ہے۔اگر اس حصار کو کسی صاحب کشف و کرامت والے بزرگ کے مزار پر پڑھے تو یہ ضرور کامیاب ہوگا۔اور اس سے کسی بھی قسم کے نقصان کا احتمال نہیں رہیگا۔چونکہ یہ چلہ کسی استاد یا مرشد کے بغیر کیا جائیگا۔اس لئے یہ جس بزرگ کے مزار پر اس کو پڑھے گا۔تو یہ بزرگ اس کی ہر طرح سے حفاظت کریں گے۔اس کے علاوہ ان حصارات میں سے کسی بھی حصار کو اپنے گھر میں دعوت کی نیت سے پڑھے بلکہ پھر کسی گنجان آباد میں اس کو پڑھے لیکن میں نے یہاں ایک مسنون طریقہ بزرگ کے مزار پر کرنے کا بتادیا ہے۔جو سب سے زیادہ سریع التاثیر ہے۔اور اپنی اس کلام کا کسی سے بھی کسی بھی طور ذکر ہر گز مت کرے۔ورنہ پھر کسی رجعت میں گرفتار ہونے کا اندیشہ ہے۔

(34) حصارات عظیم

(1) بسم اللہ الرحمن الرحیم

(2) پیش محمد پس علی دست و راست امام حسن دست چپ امام حسین کلید دائو د قفل سیمان پیغمبر نگہبان پاك ذات ـ لا اله الا الله الملک الحق المبین لا اله الا الله العلی العظیم لا اله الا الله محمد رسول الله وما لم یشالم یکن وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین اللهم احفظ صاحب هذا الکتاب من جمیع الافات والعاهات والبلیات بحق محمد و آل محمد وعلی و فاطمه والحسن والحسین ـ

(3) آیت الکرسی پوری پڑھے

(4)لا اله الا الله العلی العظیم لا اله الا الله الملک الحق المبین ماشاء الله کان ومالم یشالم یکن وقل جاء الحق وزهق الباطل کان زهوقا ۔

(5)قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا یهدی الی الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدا وجعلنا من بین ایدیهم سدا ومن خلفهم سدا فاغشینهم فهم لا یبصرون ۔

(6) چاروں قل شریف علیحدہ علیحدہ چاروں پڑھے۔

(7) بسم الله الرحمن الرحیم الله لا اله الا هو الحی القیوم عزمت علیکم واقسمت علیکم برب الملائکة المقربین اجب یا جبرائیل یا کمائیل سامعا مطیعا بحق لا تاخذه سنة ولا نوم له ما فی السموات وما فی الارض عزمت علیکم واقسمت علیکم برب الملائکة المقربین اجب یا اسرافیل یا کواکیل یا تنکفیل سامعا مطیعا بحق من ذاالذی یشفع عنده الا باذنه عزمت علیکم واقسمت علیکم برب الملائکة المقربین اجب یا میکائیل یا حربائیل یا نائیل یا تمقائیل سامعا مطیعا بحق یعلم ما بین ایدیهم وما خلفهم عزمت علیکم واقسمت علیکم برب الملائکة المقربین اجب یا شورائیل یا سامائیل یا احمائیل یا سامعا مطیعا بحق ولا یحیطون بشیء من علمه عزمت علیکم یا رب الملائکة المقربین اجب یا میکائیل یا حفلائیل یا طوطائیل یا موطائیل سامعا مطیعا بحق الا بما شاء وسع کرسیه السموات والارض ولا یوده حفظهما وهو العلی العظیم۔عزمت علیکم برب الملائکة

المقربین اجب یا برتائیل یا ترتائیل یا هربائیل سامعا مطیعا بحق الاعظم ان تقضی حاجتنا برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

(8) بسم الله الرحمن الرحیم ۔ناد علیا مظهر العجائب تجده عونا لک فی النوائب کل هم و غم الی الله حاجتی وعلیه معولی کلما رمیت متقاضی فی الله ید الله ولی الله لی ادعوك کل هم و غم سینجلی بعظمتک یا الله بنبوتک یا محمد ﷺ بولایتک یا علی یا علی یا علی ادرکنی بحق لطفک الخفی الله اکبر الله اکبر الله اکبر انا من شر اعدائک بری بری بری الله صمدی بحق ایاك نعبدو وایاك نستعین یا ابا الغیث اغثنی یا علی ادرکنی یا قاهر العدو یا والی الولی یا مظهر العجائب یا مرتضی علی یا قهار تقهرت بالقهر والقهر فی قهر یا قهار یا ذالبطش الشدید انت القاهر الجبار المهلک المنتقم القوی الذی لا یطاق انتقامه وافوض امری الی الله ان الله بصیر بالعباد والهکم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحیم حسبی الله ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر یا غیاث المستغثین اغثنی یا علی ادرکنی برحمتک ومنک و جورك یا ارحم الراحمین ۔

(9) بسم الله الرحمن الرحیم صمدی من عندك مددی وعلیک مددی وعلیک معتمدی بحق ایاك نعبدو و ایاك نستعین بحق محمد العربی یا کریم تکن منی والکریم یا کریم فی کرم کرمک یا کریم ناد علیا مظهر العجائب والجلیل فی جلالک یا جلیل اجب یا جبرائیل سمیعا مطیعا بحق هذا الاسماء الاعظم الاکرام ان تقضی لنا حاجاتنا کلها هاء

کے ذکر کے بغیر نہیں ہوتی اس کے جسم کا ایک ایک بال اللہ کا ذکر کرتا ہے۔اور مرنے کے بعد زندہ ہو جاتا ہے۔اسی حوالے سے جیسا کہ حدیث بھی ہے۔(مرنے سے پہلے مر جاؤ) موت زندگی میں صرف ایک ہی مرتبہ زندگی کے ساتھ آکر ختم ہو جانے کا نام ہے۔اور ایک ایسا سچ جس کے متعلق دنیا کی کوئی بھی طاقت یا مذہب انکار نہیں کر سکتا لیکن یہ اس زندہ دنیا میں ایک مردے کی طرح زندگی گذارتا ہے۔اور حدیث کے مطابق اس درجے پر فائز ہو جاتا ہے۔جس میں موت کا نام و نشان بھی نہیں رہتا یہ سب اللہ کی طرف سے اس پر انعام ہوتا ہے۔اور یہ محنت بھی ایسی کٹھن کرتا ہے۔کہ جس سے اللہ کی رحمت کا ظہور ہوتا ہے۔اپنا کھانا، پینا، سونا، جاگنا، اور ہر کام کرنا صرف ان کیلئے اللہ کیلئے ہی کرنا ہوتا ہے۔اور پھر جیسا اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد کرتا ہے۔کہ میں ہاتھ بن جاتا ہوں زبان بن جاتا ہوں۔اور اس کے ساتھ ساتھ جتنے بھی انعام اس پر اترتے ہیں۔یہ ان پر غرور و تکبر سے کام نہیں لیتا بلکہ پھر بھی اللہ کے سامنے اپنی گردن کو جھکائے رکھتا ہے۔اس لئے اس طرح بننا مشکل اس فرد کیلئے ہوگا۔جو پیدائشی طور پر اس درجے کی اہمیت نہیں رکھتا ہوگا۔لیکن میں یہاں کامل عشق رکھنے والے افراد کا دل بھی نہیں توڑ سکتا بلکہ ایسے راز سے واقفیت ضرور دلوا سکتا ہوں۔جس پر محنت کر کے اللہ کی رحمت چھا سکتی ہے۔اور یہ اللہ کے محبوب بندے بن سکتے ہیں۔اس سلسلے میں یہ افراد زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت کریں۔اچھے کام کریں اور جیسا حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔بالکل ویسا ہی کرلیں۔کسی بھی مسلمان بھائی بہن کا دل نہ دکھائیں جھوٹ کبھی نہ بولیں ان کا خواہ کتنا بھی نقصان کیوں نہ ہو ہمیشہ سچ کا ساتھ دیں۔یہ تمام وہ باتیں جن کے متعلق کوئی بھی مسلمان بخوبی یہ جانتا ہے۔کہ اللہ و رسول ﷺ کو کیا پسند ہے اور کیا نہیں لیکن کامل عشق اختیار کرنے کیلئے کیا کرنا پڑتا ہے۔اس کے متعلق اول تو کوئی صحیح جانتا نہیں اور اگر کوئی جانتا بھی ہے تو وہ اس راز کو بتاتا نہیں جب تک وہ اس کو اپنا مرید نہ بنالے جو عشق کی منزل طے کرنا چاہتا ہے۔اور اس راز پر عبور پانا چاہتا ہے۔جس کا پچھلے اوراق میں ذکر کیا گیا ہے۔اور ایسا کرنا ایسے افراد پر لازم

ہے۔کیونکہ بادشاہوں کی باتیں بادشاہوں سے کرنی چاہئیں نہ کہ ایسے افراد سے جو نہ تو بادشاہ ہیں اور نہ ہی کامل فقیر بس اپنی الٹی سیدھی بنائی ہوئی باتوں پر کچھ سن کر اور کچھ اپنے پاس سے دوسرے افراد کو بتا کر ان کا بھی ایمان خراب کرتے ہیں۔اور خود بھی اس درجے میں ان کا کوئی کمال نہیں ہوتا اور میں بھی اس سلسلے کو طول دے کر ایسی حرکت نہیں کرنا چاہتا جس کو اللہ کے راز کو فاش کرنا کہتے ہیں۔اور اللہ اسے ضرور سزا دیتا ہے جو اللہ کے خاص راز بلاوجہ ایسے افراد کو بتانا چاہتا ہے۔جن کو بغیر اصول کے بتانا گناہ ہے۔اس لئے اس بات کو ضرور یاد رکھیں کہ اگر ایک ولی کامل ہو تو اس کے مقابلے میں دس ہزار عامل ہوتے ہیں۔اور ولی کامل اپنی ایک نظر سے کسی بھی عام انسان کو زبردست عامل بنا سکتا ہے۔اور ایک ہزار عامل اکٹھے ہو کر بھی ایک کامل نہیں بنا سکتے اس لئے آج کل کے نام نہاد پیروں سے بچنے اور ان کی صحیح شناخت کیلئے اس فرق کو ضرور یاد رکھیں۔کیونکہ ہر حال میں سچ سچ ہی ہوتا ہے۔اور جھوٹ صرف ایک ریت کی دیوار جو سوکھ جانے کے بعد ضرور گر جائیگی۔

اس سلسلے میں کامیاب ہونے کیلئے صرف اور صرف اللہ کی عبادت کریں۔اور اللہ کی مخلوق کی خدمت کریں۔اور صدقہ و خیرات بھی زیادہ رکھیں اللہ اپنی رحمت برسائے گا۔انشاء اللہ

(36) مختلف حساب و کتاب

یہاں جو طریقہ درج ہوگا اس پر عمل کرنے سے کوئی بھی فرد دنیاوی تمام مقاصد میں کامیاب ہو سکے گا۔اور یہی فن عملیات ہے۔اس جدول میں درج حروف ابجد کی مدد سے کسی کا بھی نام لیکر اس میں سے دیکھ کر اعداد نکالیں اور پھر جو بھی تقسیم وزبر کے قانون کے ساتھ اخذ ہو اس نتیجہ کو دیکھ کر خود ہی دیکھ لیں کہ اس عمل کی بدولت کسی انسان کے ساتھ کیا معاملہ ہے۔اس قاعدے پر عمل کرنے سے اگر کسی پر جادو کیا ہو سایہ ہو کوئی ملک سے باہر جانا چاہتا ہو یا کسی بھی دنیاوی معاملہ میں پھنس چکا ہو۔تو اس کے ذریعے حاصل ہونے والے نتیجے سے بہرہ ور ہوا جا سکتا ہے۔اور نتیجہ میں کامیاب ہونے کیلئے اور اپنے مقصد کے حصول کیلئے میری کتاب مفیض العملیات و تعویذات، یا

کسی بھی عملیاتی کتاب کے ذریعے عمل کر کے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ فن عملیات اور روحانی دنیا میں یہ مقام اور روحانی درجہ عامل کا ہی رہے گا۔ کامل کا نہیں اس لئے پچھلے اوراق میں گزری ہدایات کو اچھی طرح سے سمجھ کر عمل کریں۔یا کوئی بھی چلہ کریں۔ اللہ کسی بھی محنت کا پھل ضرور دیتا ہے۔ سب سے زیادہ مسنون طریقہ یہی ہے کہ اس جدول کو زبانی حفظ کر لیں کیونکہ اس کی بار بار ضرورت پڑے گی۔

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ق	ل	م	ن
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	20	30	40	50
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
60	70	80	90	100	200	300	400	500	600	700	800	900	1000

اگر کسی انسان کا روحانی طور پر یہ دیکھنا ہو کہ اس کو سایہ ہے یا جادو ہے یا اندرونی بخار ہے۔اس کو کرنے کیلئے پہلے مریض کا نام جدول سے نکالیں اور پھر دنوں والی جدول میں سے یہ دیکھیں کہ یہ کس دن آیا ہے پھر نام کے اعداد اور دنوں کے اعداد نکال کر اس کو (۴) پر تقسیم کریں۔اور پھر آگے نتیجے کے ذریعے خود دیکھیں کہ اس مریض کو کیا ہے۔اس کا صحیح نتیجہ اخذ ہو گا۔ پھر کسی کتب سے دیکھ کر یا اپنے کسی عمل کے ذریعے اس کا حل نکالیں۔

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
257	387	367	422	566	412	118

مریض کا نام اور اس جدول میں سے دن کے نام کے اعداد نکال کر اسے (۴) پر تقسیم کریں۔اور تقسیم کرنے کے بعد دیکھیں اگر

(۱) باقی رہے تو مریض کو اندرونی بخار ہے۔اگر (۲) باقی رہے تو جسمانی بخار ہے۔اس کا علاج کرنے کیلئے کسی اچھے ڈاکٹر یا حکیم سے رابطہ کر کے اس کا علاج کروائیں اللہ شفاء دیگا۔

اگر (۳) باقی رہے تو مریض کو خلل آسیب یعنی سایہ ہے جو مریض کے الٹے طرف ہے۔ جو اس کے ساتھ ساتھ چلتا ہے اور اس کا دل تیز دھڑکتا ہے۔ پیاس زیادہ لگتی ہے۔اور ہر وقت دل گھبراتا رہتا ہے۔اس کا علاج سوا گز کالا کپڑا، تین انڈے، ان پر یہ حروف کالی سیاہی سے لکھیں۔ا ب ل ی س ه ا م ا ن ق ا ر و ن ن م ر و د ش د ا د ق ا ر و ن ف ر ع ون ا ب ل ی س ان کو لکھیں۔اور ایک کالے رنگ کا مرغ انڈوں کو کالے کپڑے میں لپیٹ کر چوراستہ میں رکھیں اور اس مرغ کو زندہ ہی چوراستہ میں چھوڑ دیں۔اور واپسی پر پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں۔ یہ اس سایہ کا روحانی علاج ہے۔ اللہ کے فضل سے اس مریض پر جو بھی سایہ ہو گا۔وہ ختم ہو گا۔اس عمل کے ساتھ اس عزیمت کو زعفران سے لکھ کر چراغ میں جلا کر مریض کو اس کے سامنے بٹھائیں بوقت بعد نماز عشاء اور چراغ میں سرسوں کا تیل ڈالیں۔اور اس نقش کو زعفران سے لکھ کر مریض کے گلے میں باندھے اور ایک عدد پھر زعفران سے لکھ کر اس کو پانی میں ڈال کر اس کا مریض پانی پئے اللہ کے فضل سے ہر طرح کا سایہ ختم ہو گا۔ انشاء اللہ

اذا	جاء	نصر	اللہ	والفتح	ورایت	الناس	یدخلون	فی	دین
جاء	نصر	اللہ	والفتح	ورایت	الناس	یدخلون	فی	دین	اللہ
نصر	اللہ	والفتح	ورایت	الناس	یدخلون	فی	دین	اللہ	افواجا
اللہ	والفتح	ورایت	الناس	یدخلون	فی	دین	اللہ	افواجا	فسبح
والفتح	ورایت	الناس	یدخلون	فی	دین	اللہ	افواجا	فسبح	محمد
ورایت	الناس	یدخلون	فی	دین	اللہ	افواجا	فسبح	محمد	ربک
الناس	یدخلون	فی	دین	اللہ	افواجا	فسبح	محمد	ربک	واستغفر
یدخلون	فی	دین	اللہ	افواجا	فسبح	محمد	ربک	استغفرہ	انہ
فی	دین	اللہ	افواجا	فسبح	محمد	ربک	استغفرہ	انہ	کان
دین	اللہ	افواجا	فسبح	محمد	ربک	استغفرہ	انہ	کان	توابا

اگر (۴) سے برابر تقسیم ہو جائے تو یہ جادو، ٹونہ ہے۔اس کا روحانی علاج بھی بالکل اسی طرح کرے جس طرح اوپر بیان کیا گیا ہے۔یہ سایہ و جادو ٹونہ کا زبردست علاج ہے۔

اگر کسی کی دوستی کے متعلق دیکھنا ہو کہ ان دو فریقوں کی آپس میں دوستی کیسی رہے گی

تو وہ فرد جو دوستی کرنا چاہتا ہے اور وہ فرد جس سے دوستی کرنی ہے۔ان دونوں کے نام کے اعداد نکال کر ان اعداد کو (۲) سے تقسیم کریں۔ تقسیم کرنے کے بعد

اگر (۱) باقی رہے تو ان کی آپس میں نہیں بنے گی بلکہ الٹا ان کی کسی نہ کسی طریقہ سے دشمنی ہو گی۔

اگر (۲) باقی رہے تو ان کی دوستی ضرور ہو گی خواہ اس میں کچھ دن ہی کیوں نہ لگ جائیں۔

اگر (۳) باقی رہے تو ان کی دوستی و محبت ایک طرف سے بظاہر دیکھنے میں دوستی معلوم ہو گی۔اور اندر سے یہ فریق بغض و عداوت رکھتا ہو گا۔اس کا شمار بھی صحیح دوستی میں شمار نہیں ہو گا۔

اگر (۴) باقی رہے تو یہ دونوں فریق آپس میں ظاہر اور باطن میں ایک دوسرے پر جان چھڑکنے والے ہونگے۔اور ان کی دوستی بے مثال حیثیت کی حامل ہو گی۔

شادی کرنے سے پہلے بعد کا حساب دیکھنا

چونکہ شادی ایک ایسا بندھن ہے جو ہمیشہ دونوں فریقوں نے نبھانا ہوتا ہے۔اور یہ چند دنوں کا کھیل نہیں ہوتا اس لئے اس کے متعلق صحیح معلوم کرنے کیلئے لڑکی کا نام اور لڑکی کی ماں کا نام ان کو آپس میں جمع کریں یعنی ان اعداد کو علیحدہ رکھیں۔پھر لڑکے کا نام اور لڑکے کی ماں کا نام اس کو بھی مذکورہ طریقے کے مطابق نکالیں اور علیحدہ علیحدہ ان کو (۳) پر تقسیم کریں۔

اگر (۱) باقی رہے تو یہ شادی کر سکتے ہیں یہ شادی اعداد کے علم کے مطابق ٹھیک ہے۔

اگر (۲) باقی رہے تو یہ شادی ان کے حق میں ٹھیک نہیں ہے۔اس لئے اس سے پرہیز کریں۔

اگر (۳) باقی رہے تو یہ علم اعداد کے مطابق عورت یا لڑکی کے صالح ہونے کی علامت ہے۔

اگر (۳) سے برابر تقسیم ہو جائے تو یہ لڑکے و لڑکی دونوں کی شادی کیلئے ٹھیک ہے۔

اگر کوئی اپنے حال کے متعلق دیکھنا چاہتا ہو

تو اس مرد یا عورت کے نام کے اعداد میں متعلقہ دن کے بھی عدد شمار کریں اور انہیں (۳) پر تقسیم کریں

اگر (۱) باقی رہے تو یہ عیش و عشرت میں رہنے کی علامت ہے۔اور اگر ایسا نہ ہو تو یہ کسی علم کے ذریعے ان کو مغلوب کر کے اس عہدہ سے برخاست کرنے کی علامت ہے۔

اگر (۲) باقی رہے تو یہ عدد ان کو تکلیف کے ساتھ زندہ رہنے پر دلالت کرتا ہے۔اس کیلئے کسی آیت یا درود شریف کی کثرت سے ریاضت کریں۔اور اللہ کی طرف مائل ہوں۔

اگر (۳) باقی رہے تو مالی مصیبتوں کے ساتھ ان کا جانی نقصان بھی کسی طریقہ سے ہو سکتا ہے۔

اگر (۳) سے برابر تقسیم ہو جائے تو یہ ان کے حق میں ٹھیک ہے۔

دو نفرت کرنے والوں کے درمیان دوستی کے متعلق حساب دیکھنا

اس عمل کیلئے دونوں فریقوں کے نام کے اعداد نکال کر اسے (۲) پر تقسیم کریں۔

اگر (۱) باقی رہے تو ان کی دوستی آپس میں ہرگز نہیں ہو گی۔بلکہ اسی طرح نفرت کے ساتھ رہیں گے۔

اگر (۲) باقی رہے تو یہ کچھ عرصہ کے بعد آپس میں مل جائینگے۔

کسی خبر کے متعلق صحیح معلوم کرنا

اگر کوئی خبر لانے والا یا کوئی خبر سنانے والا کوئی خبر سنائے تو اس کے متعلق صحیح معلقم کرنے کیلئے اس فرد کے نام کے اعداد نکالیں اور اسے (۲) پر تقسیم کریں۔

اگر (۱) باقی رہے تو یہ خبر جھوٹی ہے۔اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔

اگر (۲) باقی رہے تو یہ خبر درست ہے۔اس پر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

کسی مفرور یا غائب شخص کے متعلق حساب دیکھنا

جو کہیں دور دراز چلا گیا ہو یا اس کی کوئی خبر نہ مل رہی ہو۔تو اس فرد کے نام کے اعداد نکال کر اسے (۴) پر تقسیم کریں۔

اگر (۱) باقی رہے تو مفرور شدہ قید میں ہے۔ کب واپس آئیگا اس کا صحیح پتہ چلنا مشکل ہے۔

اگر (۲) باقی رہے تو مفرور [illegible] ہ جلد واپس آکر رجوع کرے گا۔

اگر (۳) باقی رہے تو مفرور کسی بھی صورت واپس نہیں آئیگا۔ وہ وہاں خوشحال ہے۔ اور اس کا واپس آنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔

اگر (۴) باقی رہے تو مفرور دو دن، دو ہفتہ، یا دو ماہ بعد ضرور آئیگا۔ وہ اس وقت کسی مصیبت میں مبتلا ہے۔ اور چند دنوں میں ہی اس مصیبت سے فارغ ہو کر واپس آجائے گا۔

چوری کے متعلق حساب دیکھنا

اس سلسلے میں جو چوری کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہو تو اس فرد کے نام کے اعداد اور متعلقہ دن کے اعداد حاصل کر کے اسے (۲) پر تقسیم کرے۔

اگر (۱) باقی رہے تو چور مرد ہے اس کا رنگ سفید مائل بہ زردی ہے۔

اگر (۲) باقی رہے تو چور ایک عورت ہے۔ جس کا رنگ گندمی ہے۔

رنجش یا مقدمہ کے متعلق حساب دیکھنا

اگر کسی کا مقدمہ چل رہا ہو تو ان تمام ناموں کو اکٹھا کر کے (۴) پر تقسیم کرے۔

اگر (۱) باقی رہے تو سوال کرنے والا غالب آئیگا اور مقدمہ جیتے گا۔

اگر (۲) باقی رہے تو ان کے مخالف افراد ان پر غالب آئینگے۔

اگر (۳) باقی رہے تو یہ مقدمہ زیادہ طویل کرنے یا آپس میں لڑنے جھگڑنے کی بجائے صلح کی طرف مائل ہوں۔ کیونکہ اس وقت ان کی صلح ہو سکتی ہے۔

اگر (۴) باقی رہے تو رنجش و خصومت کی علامت ہے۔

اگر کسی محفل میں شریک ہونے کے متعلق حساب دیکھنا ہو

تو جو فرد شرکت کرنا چاہتا ہے اس کے نام کے اعداد اور متعلقہ دن کے اعداد ان کو آپس میں جمع کرے